C3
.A13209b

بشارتِ احمدی

یہ کتاب تصنیفات سے جنابِ مولوئ معنوی مقبول الکلام حامیٔ دینِ اسلام
حضرت مولوی عبدالعزیز صاحب سُنّی المذہب لکھنوی کی ہے جنابِ موصوف
نے بکمالِ جد وجہد وسعیٔ کما ینبغی اہلِ ہنود کی قدیم پُران اور پُرانی پوتھیوں سے
جناب سرورِ کائنات کے نبی آخر الزمان ہونے کا ثبوت نہایت ہی متانت اور لیاقت
سے کما حقّہ آگہی بہم پہنچا کر رقم فرمایا ہے کہ منکرینِ نبوّت آنحضرت صلعم کو اُف
کرنیکا بھی موقع نہیں رہا بعدہٗ جنابِ مظلوم کربلا سیّد الشہدا پارہ جگرِ مصطفیٰ لختِ
دلِ مرتضیٰ کی شہادت کا واقعہ بزبانی حضرت آدمؑ و حوّا بڑی شدّ و مد سے تحریر کیا ہے
دعا ہے کہ خدا تعالے مولوی صاحب مقدم الوصف کو اس کارِ خیر قابلِ قبول کی جزائے نیک عطا فرمائے

کتاب ہذا رجسٹری شدہ ہے

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

تعداد طبع ۱۰۰۰ جلد قیمت کاغذ ولایتی ۹ر کاغذ سفید سیرام پوری ۸ر کاغذ خاکی ۶ر

C3
A13209b

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

الحمد لله والمنة که کتاب مستطاب مملو به مژده هاے صمدی المسمیٰ به

بشارات احمدی

جسمین تمام نوید و آثار نبوت اور وقوع مین آنا شہادت حضرت امام حسین کا ذکر ہی

مطبع یوسفی دہلی مین چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الہی تو اکیلا ہے نرنکار
نہین بن تیرے ہل سکتا ہی ذرا
اُتارا تو نے ہی قرآن اونپر
الہی وہ بھی ہین تیرے ہی بندے
نبی جتنے الہی تو نے بھیجے
زبان سے بھی ہین ہم اقرار کرتے
محمدؐ کا ہمین دے عشق یارب

کیا قدرت سے پیدا تو نی سنسار
محمدؐ ہین الہی تیرے بندے
الہی لائے ہم ایمان سُن کر
نبی موسیٰ کو دی توریت تو نے
کلام اپنا اُتارا اونپہ تو نے
الہی عشق اپنا ہمکو دے تو
پیمبر اور ولی تیرے ہین جو سب
اسی عشق و محبت مین فنا کر

تو ہی تھا منے والا سبھون کا
ترے پیغام کے پہنچانی والے
نبی عیسیٰ کو دی انجیل تو نے
پیمبر اور ولی تیرے ہین بندے
ہم اونپر لائے ہین ایمان دل سے
کہ ہمکو ہر طرف سوجھے تو ہی تو
سبھون کا عشق تو ہمکو عطا کر

یا اللہ تو اکیلا ہے تیرا دوسرا کوئی نہین پہلے تیرے سوا کچھ نہ تھا تو ہی اکیلا ہمیشہ سے تھا تو ایسا نہین کہ پہلے نہو پھر ہو گیا ہو بلکہ تو ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا تو نے آسمانون کو اور زمینون کو بنایا تو نے فرشتون کو نور سے اور جنون کو آگ سے اور انسان کو مٹی سے بنایا تو نے پیغمبرون پر اپنا کلام اوتارا کبھی تو نے خود پیغمبرون سے باتین کین کبھی تو نے فرشتون کی زبانی پیغمبرون کے پاس اپنے پیغام بھیجے حضرت محمد صلی اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھے تو نے اونپر اپنا پاک کلام جبرئیل فرشتے کی زبانی بھیجا حضرت محمد نے اللہ اونپر درود بھیجے تیرا کلام آدمیون اور جنون کو سُنایا سارے جہان کو تیرا پیغام پہنچایا یہ قرآن جو ہم پڑھتے ہین بیشک تیرا کلام ہے تو نے ساتون آسمانون کی اونپر اپنے تخت پر سے یہہ کلام جبرئیل فرشتے کو سُنایا جبرئیل نے زمین پر اوتر کر پھر

یہہ کلام حضرت محمدؐ کو سنایا یا اللہ ہم تجہپر ایمان لائے اور حضرت محمدؐ پر ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہین اور تیرے پیغام پہونچانے والے ہین اور قرآن پر ہم ایمان لائے کہ بیشک تیرا کلام ہے تو سچا اور جبرئیل سچے اور محمدؐ سچے جو تونے فرمایا وہی اونہون نے ہمکو پہونچایا یا اللہ حضرت محمدؐ سے پہلے جتنے پیغمبر تونے بھیجے اون سب پر ہم ایمان لائے اور جتنے کتابین تونے اپنے پیغمبرون پر اوتارین ہم اون سب کتابون پر بھی ایمان لائے حضرت عیسیٰ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چہہ سو برس پہلے تھے اون پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہین اور تیرے پیغام پہونچانے والے ہین انجیل کتاب پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرا کلام ہے تونے اپنے بندے عیسیٰ پر اوتارا ہے اونہون نے اپنی قوم کو سنایا ہے حضرت داؤد جو اون سے پہلے تھے وہ بھی تیرے بندے ہین تونے اونکو زبور کتاب دی ہے حضرت داؤد پر اور زبور پر بھی ہم ایمان لائے حضرت موسیٰ جو اون سے پہلے تھے ہم اون پر بھی ایمان لائے یا اللہ ہم تیرے سب نبیون پر اور تیری سب کتابون پر ایمان لائے یا اللہ ہم تیرے سب فرشتون پر ایمان لائے اور قیامت پر بھی ایمان لائے تونے قرآن مین خبر دی ہے کہ تو سب آدمیون اور جنون اور جانورون اور فرشتون کو زندہ کرے گا سب سے حساب لے گا جو آدمی اور جن تجہپر اور تیرے فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون اور قیامت پر ایمان رکھتے ہین اونکو ہمیشہ اونکو باغ بہشت مین رکھیگا جہان سب نعمتین موجود ہین اور جو آدمی اور جن کسیکو تیرا شریک جانتے ہین یا تیرے کسی فرشتے کی یا تیرے کسی کتاب کی یا تیرے کسی پیغمبر کے یا قیامت کے منکر ہین انکو ہمیشہ آگ مین جلاویگا یا اللہ ہمکو ایمان محمدی پر قایم رکھیو آمین ٭ اب کہتا ہے کہ بندۂ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اللہ سے امیدوار عبد العزیز ابن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اوسکے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب گناہ بخشدے اور دین محمدؐ پر قایم رکھے اور اسی دین پر دنیا سے اوٹھاوے یہہ کہ سنو اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بڑا رتبہ دیا ہے آپ سب بندون سے بڑہ کر اللہ کے پیارے ہین اگلے پیغمبرون پر جو جو کتابین اوتارین سب کتابون مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفین کین توریت شریف مین آپ کے پتے اور نشانیان صاف دکھائی ہین زبور مین آپ کے آنیکی خوشیان سب کو سنائی ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کی ساری کتاب کی آیتین آپ ہی کی تعریف مین آئی ہین انجیل پاک مین آپ کی بشارتین صاف سنائی ہین نصرانی اور یہودی جان بوجھکر مکرتے ہین اور صاف صاف باتونکا مطلب بدلتے ہین نصرانی کہتے ہین کہ یہہ سب بشارتین

50M74

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہین اور انجیل پاک کی بشارت کا کچھ اَوْر مطلب بدل کر بتلاتے ہین
یہودی کہتے ہین کہ جن پیغمبر کی یہ بشارتین ہین وہ ابھی آئے نہین ہم اونکی راہ دیکھ رہے ہین
ان دونون فرقون کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ضد پڑ گئی ہے جان بوجھ کر دوزخ
کی آگ مین ہمیشہ کا جلنا اونہون نے قبول کیا نصرانیون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد
باندھی ہے اور سب پیغمبرون کو مانتے ہین جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہین یہودیون نے
حضرت محمدؐ اور حضرت عیسیٰؑ دونون کی دشمنی پر کمر باندھی ہے مگر اللہ کی قدرت دیکھو جو کتابین
پیغمبرون کی اونکی پاس ہین یہ دشمن بہتیرا اون کتابونکو چھپا دین مگر اللہ ظاہر کر دیتا ہے اور محمدی
بشارتین ہم محمدیون کو دکھا دیتا ہے ہم محمدیون کیلئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنیکی ہمیشہ سے دھوم تھی اور سب پیغمبر آپ کے آنے کی خوشی کرتے تھے اور اسوقت کی راہ
دیکھتے تھے کہ یا اللہ وہ وقت کب آویگا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہون اور اونپر اللہ کا کلام
اوترے اور وہ کلام ساری دنیا مین پھیلے اور جو منکر ہون وہ قتل کئے جاوین اللہ کا شکر ہے کہ
ہمکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور ہمکو قرآن سکھایا اور ہمکو ایمان دیا کہ ہم
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سب پیغمبرون پر اور قرآن پر اور اگلی سب کتابون پر ایمان لائے
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اوسوقت سے جب بارہ سَو برس
گذر چکے اور تیرہوین صدی شروع ہوئی بہت لوگون کے ایمانونمین خلل پڑ چلا اللہ کے کلام کا اور
اوسکے پیغمبرون کا ادب دلون سے کم ہو گیا مگر پکے ایمان والے بھی بہتیرے موجود ہین بے ادبونکو
ادب سکھلاتے ہین اور بے ایمانون کو ایمان کا نور دکھلاتے ہین جب تیرہوین صدی کے ستر اور
دو بہتر برس گذرے لکھنؤ پر اور تمام ملک اودھ پر نصاریٰ کا غلبہ ہوا یکایک ایک نئی بلا آئی جو
کبھی نہ دیکھی تھی نہ سُنی تھی بہت سے نام کے مسلمان بے ایمان ہو گئے حضرت عیسیٰ کو اور انجیل پاک
کو گالیان دینے لگے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نبیون کو بُرا کہے وہ قتل
کیا جاے اب مسلمان حاکم کوئی اس مُلک مین نہین جو بے ایمانون کا سر کاٹے وہ ایمان جو اللہ تعالیٰ نے
قرآن مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تھا کہ سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر ایمان
لاؤ اوس ایمان کے بہت لوگ دشمن ہو گئے اسوقت مین ہم سب محمدیون کو دن رات کانینا اور اللہ
سے دعا مانگنا چاہیئے کہ یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو اور بے ایمانون کا منہ نہ دکھائیو یا اللہ اپنے سب
پیغمبرون کی محبت اور اُنکا ادب اور تعظیم ہمارے دلون مین قائم رکھیو آمین اب سنو کہ حضرت محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کی جو جو بشارتین توریت شریف مین اور زبور شریف مین اور انجیل پاک مین اور
سب کتابونمین موجود ہین وہ بشارتین سب ایک جگہ جمع کرکر ہمنے محمدی بہائیونکے دیکہنے کے لیئے ایک
کتاب طیار کی ہے اوس کا نام بشارت محمدی رکھا اللہ تعالیٰ محمدیون کو اسکے چھاپنے کی توفیق
دے آمین اب یہ رسالہ اس بیان مین لکہا جاتا ہی کہ حضرت آدم جو سب آدمیون کے باپ ہین اور اللہ
کے نبی ہین اللہ نے اون سے باتین کی ہین اونکی پیدا ہونیسے پہلے زمین پر جن بستے تہے جنونمین
مہادیو جو بڑے بزرگ تہے اور اللہ کے پہچاننے والے تہے اوہنون نے بہی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارتین دی ہین اور آپ کی بڑی بڑی تعریفین کی ہین اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ
علیہا السلام کی بڑی بڑی تعریفین کین اور آپ کی دونو نواسون امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
کی بڑی بڑی تعریفین کرکے جناب امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونیکی خبر دی وہ کتاب ہندوؤن کے
پاس ہے اگرچہ ہندو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سب پیغمبرون کے بڑے دشمن ہین اور
ایسی کتابونکی چہپانیمین بڑی محنت کرتے ہین مگر پہر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے حق بات کو ظاہر کردیتا
ہے ہندوؤن کی پوتھیون کی بولی اور ہے اوس بولی کو ہم مسلمان لوگ نہین سمجہتے مگر پہر بعضے بعضے
مسلمان جو اوس بولی کو سیکہہ لیتی ہین وہ اون کتابون سے خبردار ہوجاتے ہین حضرت مولانا
عبد الرحمن چشتی ایک بڑے بزرگ گیارہوین صدی مین تہے جنہون نے ہندوؤن کی زبان سیکہی تہے
اور اونکی کتابین دیکہی تہین اوہنون نے ایک رسالہ فارسی مین لکہا ہے اوس رسالہ مین محمدی بشارتین
بیان فرمائی ہین جو ہندوؤنکی پرانی کتابونمین پائی ہین اوس رسالہ کا نام مرآۃ المخلوقات رکہا ہے
اور ہمارے زمانہ مین ایک مسلمان دیندار جو ہندوؤن کی بولی سنسکرت سے خبردار ہین اوہنون نے
ایک رسالہ اردو مین لکہا ہے جو جو بشارتین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندوؤن کے اگلی ایمان
والون کی کتابون مین پائی ہین وہ ہمین بیان فرمائی ہین ایک بشارت ایک اور صاحب نے ہمارے
زمانہ مین اپنے رسالہ مین لکہی ہے یہہ سب بشارتین ایک رسالہ مین اکہٹی کرکے بہت صاف صاف
ہندی بولی مین لکہی جاتی ہین اور ہر جگہہ پر فائدہ کا لفظ لکہکر قرآن اور حدیث سے اور بزرگونکی
کتابون سے اوسکا بیان بہت پہیلاکر لکہا جاتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب جو بچہراؤن کے رہنے والے
ہین اوہنون نے جو جو باتین ہندوؤن کے قائل کرنے کے واسطے اونکی کتابون سے نقل کی ہین
اون باتونمین سے بہی بہت باتین جو ہمارے دین کو قوت دیتی ہین ہمین لکہدین اور نام اس رسالہ کا
بشارات احمدی رکہا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے نفع پہنچا آمین محمدی لوگونکو

لازم ہے کہ اسکو نہایت شوق سے دیکھین اور اپنے ایمان کو تازہ کرین دل و جان سے اللہ کا شکر
کرین کہ اللہ نے ہمکو ایسے پیارے پیغمبر کی اُمت مین پیدا کیا جنکا نام ہزارون برس پہلے آدمیون مین اور
جنون مین مشہور تھا اور اونکا اور اونکی امت کا ذکر اور تعریفین ہر طرف ہو رہی تھین پہلے ایک بڑے کام
کی بات ہے اوسکو سمجھ لینا چاہیے اللہ تعالی نے قرآن شریف مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
ہے کہ ہمنے بہت پیغمبر ایسے بھیجے ہین جنکا احوال تجکو سنا دیا اور بہت پیغمبر ایسے ہین جنکا احوال تجکو نہین
سنایا سورہ نحل مین اللہ فرماتا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا یعنے بیشک ہمنے ہر قوم مین
ایک پیغمبر بھیجا ہے اور سب پیغمبرون نے اللہ کا پیغام بندونکو یہی پہونچایا ہے کہ اکیلا اللہ ہی تمہارا مالک ہے
اوسکا دوسرا کوئی نہین فقط اوسیکو پوجو پھر جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ ایمان لاے جنکو اللہ نے آگ مین جلانے
کے لئے بنایا وہ کسی طرح نہین مانتے جب یہ بات معلوم ہو چکی تو سمجھنا چاہیئے کہ جسطرح حضرت عیسیٰ کے بعد
نصاریٰ بگڑ گئے اور اونکی راہ پر نرہے اور جسطرح یہودی لوگ حضرت موسیٰ کا نام لیتے ہین مگر اونکی راہ پر
نہین اور سب پیغمبرون پر ایمان نہین لاتے اسی طرح ہندوئون کا بھی حال ہے کہ جن بزرگون کا یہہ نام
لیتے ہین وہ لوگ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے اللہ کو پہچانتے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارتین دیتے تھے کیا تعجب ہے کہ وہ پیغمبر ہون یا ولی ہون نادان لوگ اونکا نام سُنکر بیجا
بُرا کہنے لگتے ہین اور یہ گمان کرتے ہین کہ جیسے یہہ ہندو بے ایمان ہین کہ اللہ کا شریک اورونکو جانتے
ہین اور پیغمبرون کو نہین مانتے ہین ویسے وہ بھی ہونگے یہہ گمان نادان مسلمانون کا بالکل غلط ہی
اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے اے ایمان والو بہت سے گمانون سے پرہیز کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہین
مطلب یہ ہی کہ جب تک کسی شخص کی بُرائی تمکو خوب تحقیق نہو جاوے جبتک بدی کا گمان مت کرو جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنے تیئن گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان سب باتون سے زیادہ جھوٹا ہے
مطلب یہ ہی کہ گمان اکثر جھوٹھہ نکلتا ہے لوگ اپنی اٹکل سے جن لوگونکو بُرا سمجھتے ہین وہ لوگ حقیقت مین
اچھے ہوتے ہین گمان کرنیوالے ناحق گنہگار ہوتے ہین اس بات کو خوب سمجھنا چاہیے کہ ایمان اسکو کہتے ہین
کہ اللہ کو اکیلا جاننا اور اوسکے سب فرشتون اور پیغمبرون کو ماننا جو شخص اللہ کا دوسرا کسیکو سمجھتا ہے یا
کسی فرشتے یا پیغمبر کا منکر ہے وہ بے ایمان اور کافر ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سے اللہ نے
قرآن اوتارا جن نصرانیون اور ہندوئون نے قرآن کو نمانا وہ بے ایمان اور کافر ہین اور قرآن کے اوترنے
سے پہلے جو نصرانی حضرت عیسیٰ کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرون کو مانتے تھے اور اللہ کو اکیلا
جانتے تھے وہ ایماندار تھے اور بہت اچھے تھے یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے وہ کافر تھے

اگرچہ حضرت موسیٰ کو مانتے تھے جو ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوا پیغمبر سب آپسمین ایک ہین جو ایک کا دشمن
ہے وہ سب کا دشمن ہے انجیل کے اوترنے سے پہلے جو یہودی حضرت موسیٰ کی شریعت پر قائم تھے وہ سب اچھے تھے
جو ہندو قرآن کے اوترنے سے پہلے اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم تھے اور سب پیغمبرون کو مانتے تھے وہ
ایماندار تھے اور اچھے تھے اور جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم نتھے یا کسی پیغمبر کے منکر تھے وہ کافر تھے امام
توریشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدون کی کتاب مین لکھا ہے کہ جنون مین ایک کتاب ایک فرشتے کے وسیلہ
سے اوتری تھی مولانا شاہ غلام علی صاحب جو حضرت علی کی اولاد مین تھے اور دلی کے رہنے والے تھے
اور قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے تھے اونہون نے اپنے پیر و مرشد مرزا جانجانان صاحب شہید
کا حال ایک رسالہ مین لکھا ہے اور اونکے خط اوسمین جمع کئے ہین مرزا صاحب کے چودہوین خط مین یہہ
بیان لکھا ہے کہ ہندوؤن کی پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ایک کتاب بھیجی تھی جسکا نام بید تھا
اوسمین چار دفتر تھے اللہ نے کچھہ باتون کا حکم کیا تھا کچھہ باتون سے منع فرمایا تھا کچھہ خبرین اگلے زمانہ کی
تھین کچھہ آیندہ زمانہ کی خبرین پہلے سے اللہ نے دی تھین ایک فرشتہ جسکا نام برہما تھا اوسکے وسیلہ
سے اللہ نے یہہ کتاب بھیجی تھی اور جتنے فرقے ہندوؤن کے آج ہین سب اسپر ایکار کہتے ہین کہ اللہ اکیلا ہے
اور سارا جہان اوسی نے بنایا ہے اور قیامت اور حساب کتاب کے سب قائل ہین اس سے معلوم ہوا کہ
کوئی شریعت انمین تھی اب وہ موقوف ہو گئی اور اللہ تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے کہ ہر قوم مین پیغمبر آئے
ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ملکون مین بھی اللہ نے پیغمبر بھیجے ہین اونکا احوال اونکی
کتابون مین لکھا ہوا ہے اونکی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کامل تھے اور لوگ بھی اونکی برکت سے
کامل ہو جاتے تھے اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن جب نہین اوترا تھا اوسوقت ہر قوم مین
ایک پیغمبر بھیجے گئے تھے اونکی تابعداری اونہین پیغمبرون کے اوس قوم پر واجب تھی جب سے ہمارے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ساری خلقت کے سمجھانے کے لیے بھیجا اوس وقت سے قیامت تک سب پر
آپ ہی کی تابعداری فرض ہے آپ پر قرآن کی اوترنے کے شروع ہونے سے آجکے دن تک ایکہزار
ایکسو اسی ہوئے ہین جو کوئی آپ پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے جو کوئی آپ سے پہلے تھے وہ اگر
اپنی شریعت پر قائم تھے تو وہ اچھے تھے پھر مرزا صاحب نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگلے زمانہ
کے ہندو جو بتون کو پوجتے تھے وہ اونکو اللہ کا شریک نہین جانتے تھے اپنے بزرگون کی تصویرین
برکت کیواسطے سامنے رکہتے تھے اسکا مطلب یہہ ہے کہ اگلی شریعتون مین تصویر بنانا حرام نہین
تھا اچھے لوگون کی تصویرین برکت کے واسطے رکھنا درست تھا اوسوقت مین جنہون نے

تصویرین بنائین وہ گنہگار نہین ہوئے جنہون نے اونکو اللہ کا شریک سمجہا وہ البتہ دوزخی ہوئے اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اللہ نے مورت بنانے کو حرام کر دیا جو کوئی مورت بناوے گا دوزخ مین جاویگا مرزا صاحب پہر اگلے ہندؤون کا حال لکہتے ہین کہ بعضے فرشتے جو اللہ کے حکم سے جہان مین کام کر رہے ہین یا بعضے کاملون کی ارواحین کہ بدن کے چہوڑنیکے بعد بہی اونکا فیض اللہ نے باقی رکہا ہے یا بعضے زندہ لوگ جو اون کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام کی طرح پر زندہ ہین انکی صورتین بناکر اونکی طرف رجوع ہوتے ہین اور اس رجوع ہونیکے باعث سے ایک مدت کے بعد جنکی وہ صورت ہے اون سے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور اونکے وسیلہ سے دین و دنیا کی مرادین حاصل ہوتی ہین اور اونکا سجدہ تعظیمی سجدہ ہے وہ سجدہ نہین جو مالک مختار جانکر کیا جاوے اور اون کے طریق مین مان باپ کو اور پیر کو اور اوستاد کو سلام کی جگہہ سجدہ کی رسم تہی جسکو ڈنڈوت کہتے ہین مرزا صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اگلے زمانہ کے ہندؤون کا یہ طریقہ تہا اونکی شریعت مین مورت بنانا منع نہین تہا وہ اس طریقہ سے اللہ کے اچہے بندون سے علاقہ پیدا کرتے تہے اور اللہ اونکو دین و دنیا کا فیض اپنے خاص بندون کے وسیلہ سے دیتا تہا اب اللہ نے ہماری شریعت محمدی مین مورت بنانا حرام کر دیا اب جو کوئی اس طریقہ سے بزرگون کا وسیلہ پکڑے گا اوسپر اللہ کا غضب اوتریگا اور سب نیک بندے اوس سے بیزار ہون گے البتہ دل سے اچہے لوگون کا دہیان کرنا ہماری شریعت مین باقی ہے مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اس طرح کا ایک معاملہ ہمارے یہان بہی درویشون مین معمول ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی صورت کا تصور کرتے ہین اور طرح طرح کے فیض اوٹہاتے ہین مگر ظاہر مین تصویر نہین بناتے ہین مرزا صاحب حاجی محمد افضل صاحب کے ذکر مین فرماتے ہین کہ حدیث شریف کا سبق پڑہتے وقت اون کے دل کا فیض میرے دل کو پہونچتا تہا اور اللہ تعالیٰ سے جو دل کا علاقہ ہے وہ قوی ہو جاتا تہا حاجی صاحب حدیث شریف کے ذکر کے وقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دہیان مین بالکل ڈوب جاتے تہے اور بہت نور اور برکتین ظاہر ہو جاتی تہین گویا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری پوشیدہ طرح پر حاصل ہو جاتی تہی اوسوقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور ہماری طرف آپ کا مہربانی سے دیکہنا ہمکو دکہلائی دیتا تہا حاجی صاحب حدیث مین میرے اوستاد ہین اور صحبت کے پیر ہین ایک دن اون کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ ایک جنگل ہے آگ کا بہرا ہوا اور کشن آگ کے اندر ہین اور رام چندر اوس آگ کے کنارے پر ہین ایک شخص

اسکی تعبیر مین یون اوٹھا کہ یہ دونو آگ مین عذاب پاتے ہین مینے کہا اسکی ایک تعبیر اور بہی ہے اگلے لوگون مین کسی شخص کو معین کرکے کافر کہدینا درست نہین ہے جبتک اوسکا کفر شریعت سے ثابت نہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ یعنی کوئی بستی ایسی نہین جسمین کوئی ڈر سُنانیوالا نہ گذرا ہو تو ظاہر ہے کہ ان لوگون مین بہی کوئی خوشی سُنانیوالا اور ڈر سنانیوالا گذرا ہو گمان جاتا ہے کہ وہ لوگ نبی ہون یا ولی ہون رامچندر کہ جنون کی خلقت کی شروع مین پیدا ہوے اوسوقت مین عمرین لنبی تہین اور طاقتین زیادہ تہین وہ اپنے زمانہ کے لوگون کو آہستہ آہستہ اللہ کی راہ پر لے چلتے تہے اور کشن اون لوگون کے بزرگون مین پچھلے مین اوسوقت مین اگلے زمانے سے عمرین چہوٹی تہین اور طاقتین کمزور تہین اونہون نے اپنے وقت کے لوگون کے دل کو ایکا ایک اللہ کی طرف کہینچ لیا گانے کی کثرت جو اون سے لوگون نے نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوق و شوق اور دل کو اللہ کیطرف کہینچ لیجانا اون مین بہت تہا تو اللہ کے عشق کی گرمیان آگ کے جنگل کیصورت مین ظاہر ہوئین کشن جی جو اللہ کے عشق اور محبت کے مزون مین ڈوبے ہوئے تہے وہ اس آگ کے اندر دکہلائی دیئے اور رامچندر جو آہستہ آہستہ اللہ کی محبت کی راہ مین چلتے تہے وہ اوس آگ کے کنارے پر دکہلائی دیئے آگے اللہ جانے حاجی صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور اس تعبیر سے بہت خوش ہوئے بعد اسکے شاہ غلام علی صاحب لکہتے ہین کہ ابو صالح خان جو حاجی صاحب کے مُرید اور جانشین تہے وہ متہرا کی زمین مین گئے تہے اونکو کچہہ ضرورت تہی کہ اوسکی سامان کے لئے سات روپیہ درکار تہے ایک رات کو تہجد کی نماز پڑہ رہے تہے کہ ایک شخص ظاہر ہوے اونکی صورت ایسی ہی تہی جیسے صورت کشن جی کی ہندو لوگ بیان کرتے ہین اس شخص نے سلام کیا اور روپے آگے رکہدیئے حاجی صاحب بولے کہ ٹہیرو مین نماز پڑہ لون بعد نماز کے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے وہ بولے کشن اور یہہ سات روپیے تمہاری ضیافت کے ہین کہ تم ہماری زمین مین آئے ہو اونہون نے فرمایا کہ مین محمدی ہون ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری حاجتون اور مرادون کے لیئے کافی ہے ہم بیگانہ کا تحفہ نہین لیتے اسپر وہ رونے لگے کہ ہمنے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف اور اونکے راہ پر چلنے والون کی خالص محبت کا حال جتنا سنا تہا اوس سے زیادہ ہمنے دیکہہ لیا تمام ہوا بیان غلام علی صاحب کا نواب سیّد صدیق حسن خان صاحب کتاب خطیرة القدس مین لکہتے ہین کہ عارفِ کامل شاہ غلام علی صاحب اپنے مرشد مرزا مظہر صاحب کے احوال مین لکہتے ہین کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث جب اونکو خط لکہتے تہے تو یون لکہتے تہے کہ آپ جو طریق محمدی کے قائم کرنیوالے

اور سنت محمدی کیطرف لوگون کو بلانیوالے ہین اللہ آپکو مدت تک سلامت رکہے اور مسلمانون کو آپ سے
فایدہ دیوے حاجی محمد فاخر جو علم حدیث کے بڑے جاننے والے تھے وہ فرماتے تہے کہ وہ یعنی مرزا مظہر
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ پر چلنے مین بڑی شان رکہتے تہے اور حاجی محمد افضل صاحب محدث جو علم
حدیث مین مرزا مظہر صاحب کے اوستاد ہین وہ شیخ سالم بصری مکی سے علم حدیث کی سند رکہتے ہین اور
شاہ ولی اللہ محدث کو علم حدیث کی اونہی سے سند ہے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جو دلی مین قرآن اور
حدیث کے بڑے جاننے والے تہے اور تیرہوین صدی کے اونتالیسوین برس اونہون نے انتقال فرمایا
اون سے مولوی رفیع الدینخان مرادآبادی نے کچھہ باتین پوچہی تہین اونہون نے اوسکا جواب لکہا
تھا اون سوالون اور جوابون کو مولوی رفیع الدینخان صاحب نے جمع کیا ہے اوسمین لکہا ہے کہ مولانا
شاہ عبد العزیز صاحب لکہتے ہین کہ ملک عرب یعنی یمن سے شام اور مصر تک اللہ کی ہدایت نے ایک
طرحپر ظہور فرمایا اور نبیون کو اور پیغمبرون کو اللہ نے بہیجا اور اون کے ہاتہہ پر معجزے پیدا کیئے اور
کتابین اوتارین اسلیئے کہ ان ملکون کے لوگ ایک آدمی کے وسیلہ سے دوسرے ادمی کے مکان دور
ہونے کے باعث سے یا زمانہ کے بعید ہونے کے باعث سے چہپی بات معلوم ہونیکا یہی طریقہ جانتے
تہے کہ کوئی قاصد آوے اور زبانی پیغام لاوے یا کوئی خط ساتھہ لاوے اور نشان اوس قاصد کے
سچائی کا اوس سے طلب کرتے تہے چنانچہ اب بہی امیرون اور بادشاہون کے ہان یہی رواج ہے
کہ کوئی فرمان یا شقہ کسی معتبر کے زبانی بہیجتے ہین اور اوسکی سچائی ظاہر کرنے کیلیئے بعضی خاص چیزین
جیسے پالکی اور نالکی اور ہاتہی اور سوا اوسکے ہمراہ کر دیتے ہین پس عرب کے ملکون کے لوگونکو
اسی طرح ہدایت ہوئی اور ہندو اس بات کو سمجہتے تہے کہ اللہ تعالی کی تجلی اور ظہور بعضی چیزون
مین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی زبانی بعضے لوگ کچھہ بولتے ہین اور اون سے کرامتین ظاہر ہوتی ہین
اور اللہ کے حکم سے وہ لوگ خلق پر حکومت کرتے ہین سو وہ لوگ اس بات کو سمجہتے تہے اون سے
ویسا ہی معاملہ ہوا اور بید اونہون نے لکہوائی بہت بڑی مدت تک اونکی تعلیم اسی طرحپر قایم
رہی جیسا کہ کتاب جوگ بشست سے اور رامائن سے اور بہاگوت سے معلوم ہوتا ہے یہان تک کہ
بیاس نام ایک شخص پیدا ہوا اوس نے اون کے مذہب کو برباد کیا اور شرک اور بت پرستی کو رواج
دیا **فائدہ** معلوم نہین کہ مولانا نے کون سے بیاس کو کہا ہے وہ بیاس جنہون نے بید جمع کیئے
ظاہر یہہ ہے کہ وہ یہہ نہین ہین کیونکہ وہ کرشن جی کے زمانہ مین تہے اور کرشن جی کو مولانا نے
اچہے لوگون مین سمجہا ہے آگے انکا ذکر آتا ہے پہر مولانا لکہتے ہین کہ یہہ جو ہندوؤن کے شریعت مین

کا تیہہ اور کہتری اور مہاجن اور ہر قوم کے واسطے حکم علحدہ تھے سو ہماری شریعت مین بھی اسطرح کے حکم ہین
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے بارہ قومون مین ہر قوم کے واسطے علحدہ حکم
تھے ہماری محمدی شریعت مین ہاشم کے اولاد کو پانچوان حصہ کافرون کی لوٹ کا ملتا ہے اور زکوۃ اونپر
حرام ہے اور ہندو لوگ جن لوگون کو اوتار کہتے ہین وہ لوگ ایسے تھے کہ اللہ کی قدرت کا ظہور اور نمونہ
اونمین تھا خواہ وہ انسانونمین سے ہون یا شیر اور مچھلی وغیرہ ہون جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
عصا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مولوی امام الدین صاحب جو لکھنؤ مین مولانا کے شاگرد تھے
اونہون نے کچھہ باتین آپ کی زبانی جمع کی ہین اوسمین لکھا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور کنہیا
کے حق مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا بہتر تو یہہ ہے کہ کنہیا کے حق مین چپ رہنا چاہیئے اور بہاگوت
جو ہندؤون کی معتبر کتاب ہے اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کنہیا اولیاؤن مین سے تھے اور اونکے
مقام متھرا وغیرہ بلاشک عشق انگیز ہین یعنی اون مقامون مین اللہ کا عشق دل سے جوش کرتا
ہے اور حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب جو بانسہ کے رہنے والے تھے اونکی نقل بیان فرمائی - کہ
فرماتے تھے مین حج کو جاتا تھا کنہیا کے مقامونمین پہونچا کنہیا کی روح میرے سامنے حاضر ہوئی اور
پانچ اشرفیان نذر کین کہ پیشکش یعنی مکہ کو آپ جاتے ہین اسکو خرچ کیجیئے مینے قبول نکیا اور کہا کہ مین
محمدی ہون مین اللہ کے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون اس روایت سے یہی معلوم ہوا کہ
کنہیا نجات والون مین سے ہین تمام ہوا کلام مولانا کا - اگلے لوگون کا یہ طریقہ تھا اب اس زمانہ
مین بہت لوگ دوسرے فرقہ کی ضد مین اپنا ایمان کہوتے ہین نصاریٰ کی ضد مین حضرت عیسیٰ کو
اور انجیل پاک کو برا کہتے ہین حضرت عیسیٰ کی تعریف جابجا قرآن مین موجود ہے جسنے اونکو برا کہا
وہ کافر ہے اوسکا قتل واجب ہے ہندؤون کے بزرگون کا ذکر قرآن مین صاف صاف نہین ہے
تو اتنا تو خوب معلوم ہے کہ اللہ نے ہر قوم مین پیغمبر بھیجے ہین جن لوگون نے یہ گمان کیا کہ جیسے یہہ
ہندو ایمان کے دشمن ہین ویسے ہی انکے اگلے بھی ہون گے جن لوگون نے یہ گمان کرکے اونکو برا
کہا وہ جلدی توبہ کرین فقیہ ابو اللیث نے بستان مین لکھا ہے کہ جن پیغمبرون کا حال خوب معلوم
نہین اونکے حق مین یون کہنا چاہیئے کہ اگر وہ پیغمبر ہین تو ہم اونپر ایمان لائے اور اونکے ساتھہ
کسی طرح کی بے ادبی نکرنا چاہیئے اگر کوئی ضدی اوجڈ آدمی یہہ خیال کرے گا کہ اگر وہ پیغمبر تھے تو
وہ دوسری قوم کی ہین ہم اونکو ہرگز نہین مانین گے یا یہ خیال کرکے اونکو برا کہیگا وہ بیشک
کافر ہو جاویگا اب یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریان جو اگلے وقت

کے کتابونمین لکھی ہین اونکے جاننے مین اور بیان کرنے مین ہمارے دین کے بہت بڑی مدد ہے
ایک تو اپنا دل بہت خوش ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بہت بڑا رتبہ دیا کہ
اگلے سب اچھے لوگ آپ کا ذکر کرتے تھے اور آپکی تعریفین کیا کرتے تھے جن لوگونکی دلمین محمدی
ایمان کا نور باقی ہے وہ ان خبرون کو سُنکر بہت خوش ہوتے ہین اس بارہ سو برس کے عرصے
مین جو جو محمدی علم والے گذرے ہین جنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین لکھی ہین وہ سب
اپنی اپنی کتابون مین اس بات کا بیان بہی بڑی خوشی سے اور بڑی دہوم سے لکھتے ہین کہ توریت
اور انجیل اور زبور مین اور سب کتابونمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین موجود ہین یہہ لکھکر
وہ آیتین توریت اور انجیل کے بڑی خوشی سے لکھتے ہین جو آپ کی تعریف مین آئی ہین اور اس فکر
سے اونکا دل باغ باغ ہوتا ہے بارہ سو بہتر برس تک تو یہی قاعدہ جاری رہا مگر جب سے تیرہوین
صدی کے بہتر برس گذرے ایکا ایکی لوگون کا رنگ بدلا بہت لوگ حضرت عیسیٰ کے اور انجیل پاک
کے دشمن ہو گئے بالکل بے ایمان ہو گئے بہتون کو تہوڑی سی اونکی ہوا لگی اونکے سامنے جب توریت اور
انجیل مین سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین بیان کرو تو وہ لوگ بہت ناخوش ہوتے ہین
اور کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین قرآن اور حدیث مین کیا تہوڑی ہین جو
ہم توریت اور انجیل مین سے آپکی تعریفین بیان کرین اگلی کتابون اور اگلے پیغمبرون کے ذکر سے اونکا
دل رُکتا ہے یا اللہ ہمکو قدیمی محمدی دین پر رکہیو تیرہوین صدی کے آفتون سے بچائیو آمین
اللہ تعالی قرآن شریف مین ہمکو یہہ خوشی سُناتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی امت کی
تعریفین ہمنے توریت اور انجیل اور زبور مین لکھی ہین جس بات کی خوشی ہمارے اللہ نے ہمکو سُنائی
اوس بات پر ہم کیونکر خوشی نکرین ہم محمدیون کو لازم ہے کہ خوشی سے پہولے نہ سماوین کہ ہمارے
رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اللہ نے پہلے ہی سب آدمیونکو اور جنون کو
سُنائین اور آپ کی امت کی تعریفین بہی سب کو بتائین جو لوگ اس ذکر کو سُنکر ناخوش ہوتے ہین
معلوم ہوا کہ نور ایمان کا اون کے دلونمین بہت کم رہ گیا یا اللہ نور محمدی کو ہند مین پہر پہیلا دے
آمین دوسرا فائدہ اس ذکر مین یہ ہی کہ جس فرقہ کے لوگ جس کتاب کو مانتے ہین اونکو ہم اوسی
کتاب سے قائل کرین نصاریٰ اور یہود کو توریت اور انجیل سے قائل کرین ہندوؤن کو اونکی
کی اگلی کتابون سے قائل کرین اور اللہ سے دعا مانگین کہ یا اللہ اپنے بندون کو ایمان دے کہ جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سب پیغمبرون کو پہچانین اور ایمان لاوین آمین جاننا چاہیئے کہ ہندوون

کی جس کتاب کا ترجمہ مولانا عبد الرحمن ؒ نے مرآة المخلوقات مین کیا ہے یہہ کتاب اب بہی ہندوؤن کے
یہان موجود ہے ایک پنڈت نے لکہنؤ مین میرے سامنے امام حسین علیہ السلام کے ذکر مین کہا تہا کہ ہمارے
یہان خبر ہے کہ یون ہونگے اور یون شہید ہونگے مینے کہا پہر تم کیون نہین محمدی دین مین آتے ہو
اوسنے کہا کہ ہمارے یہان کا علم ایک دریا ہے جہان اور باتون کا ذکر ہے وہان تمہارا بہی ذکر ہے
پہر ایک اور پنڈت کاکوری مین ملا تہا اوسنے بہی بیان کیا کہ تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر
ہمارے ہان موجود ہے مینے کہا کہ اوس کتاب کا کیا نام ہے کہا برم اوتر کہنڈ لفظ اوتر کہنڈ جو اوسنے
بولا یہی لفظ مولانا عبد الرحمن چشتی نے بہی اس رسالہ مین لکہا ہے پہر مینے کہا تم ایمان کیون نہین
لاتے وہ بولا کیا کرین باپ دادا سے لاچار ہین باپ دادا جو راہ ڈال گئے ہین ہم اوسی راہ پر چلتے
ہین پہر ایک مدت کے بعد منشی ظہیر الدین صاحب جو امین آباد مین رہتے تہے اونہون نے ایک آدمی
سے کہکر بنارس سے ایک پنڈت بلایا اور اُس پنڈت سے اس کتاب کا حال پوچہا اوس پنڈت نے
اقرار کیا کہ یہہ کتاب ٹہیک ہے مہادیو کا یہی کلام ہے ایک دن مین منشی صاحب کے پاس مسجد مین
بیٹہا تہا اور وہ بنارس کا پنڈت بہی بیٹہا تہا مینے اوس پنڈت سے پوچہا اوسنے کہا ہان یہہ
سب باتین ٹہیک ہین مینے کہا پہر تم ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جانتے ہو کہنے لگا ہم اونکو
اچہا جانتے ہین مینے کہا پہر تم کیون نہین اونکے دین مین آتے اوسنے کہا کہ وہ پیغمبر تمہارے واسطے
ہین ہمارے واسطے نہین اس بات کا جواب یہ ہے کہ جب تمنے اونکو سچا جانا تو اونکو سب باتون مین
سچا جانو اونہون نے یہ بہی فرمایا ہے کہ مین ساری خلقت کے لئے بہیجا گیا ہون قرآن شریف مین
اللہ تعالیٰ نے ہمپر یہہ بہی فرض کردیا ہے کہ تم مین سے کچہہ لوگ ایسے بہی رہین جو نیکی کیطرف لوگونکو
بلاتے رہین اور نیک کام کا حکم کرین اور برے کامون سے منع کرین اور وہی لوگ مراد کو پہونچنے
والے ہین اس زمانہ مین بہت سے علم والے کسی سے کچہہ نہین کہتے اللہ کا فرض جان بوجہکر ترک
کرتے ہین کافرون کو اور جاہل مسلمانون کو کیا سمجہا دینگے اپنے گہر والون سے کچہہ نہین کہتے
اتنی خبر بہی اونکو نہین ہو سکتی کہ قرآن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے اوتارا ہے جاہل
لوگ کہتے ہین قرآن پڑہے لکہے مولویون پر اوتارا ہے بہت سے علم والون نے تو یون زبان
بند کرلی ہے اور بہت لوگ وہ ہین جو اور کافرون سے اسطرح بحث کرتے ہین کہ اون کے ساتہہ
آپ بہی کافر بن جاتے ہین نصاریٰ کو توریت اور انجیل سے قائل نہین کرتے بلکہ اونکی ضد مین
توریت اور انجیل سے بے ادبیان کرکے اپنا ایمان کہوتے ہین ہندوؤن سے بحث کرتے ہین

تو اونکے اگلے زمانہ کے خداپرست بزرگون کو بُرا کہتے ہین ایک نادان مسلمان نے ایک رسالہ ہندوؤن کے قائل کرنے کے لئے چھاپا اوس مین مہادیو کو جو حضرت آدم سے پہلے تھے اور بڑے خداپرست تھے اونکو اوس نادان مسلمان نے بہت بُرا کہا اور یہہ دلیل لایا کہ ہندوؤن کی بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ مہادیو نے ایسے ایسے بُرے فعل کیے ہین وہ نادان یہہ نسمجہا کہ ہندوؤن نے کتابونمین بہت جگہہ اونکی خداپرستی اور دینداری اور پرہیزگاری کا بھی حال لکھا ہے پہر اگر کسی کتاب والے نے اونپر کسی بُرے کام کی تہمت جوڑ دی تو ہمکو یہی کہنا چاہیئے کہ جس شخص کی دینداری اور پرہیزگاری کی اتنی لوگ تعریف کرتے ہین اوس شخص کو اگر بعضے لوگ بُرا کہتے ہین وہ جہوٹے ہین یا وہ مہادیو کوئی دوسرا ہوگا جسکے بُرے فعل لکھے ہین ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین سو مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہین کہ فرقہ جین اور بودہ جو ہندوؤن مین ہین وہ کرشن جی کو بہت بُرا جانتے ہین اور زنا کی نسبت اونکی طرف کرتے ہین اور پدم پُران مین مہادیو کو بُرا لکھا ہے اب ہم کہتے ہین کہ جب ایسے فرقے بہی ہندوؤن مین موجود ہین تو ہمکو یہی گمان کرنا چاہیئے کہ جو جو بُرے فعل مہادیو اور کرشن جی کیطرف نسبت کرکے لکھے ہین وہ اون کے دشمنون نے جوڑ دیئے ہین اور نادان دوستون نے بن سوچے بن سمجھے لکھ لیئے ہین اوس نادان مسلمان نے مہادیو کی ہجو لکھکر اور چھاپ کر اپنے تیئن بہی گناہ مین گرفتار کیا اور بدگمانی کا گناہ اپنے سر پر لیا دوسرا گناہ اوسکے سر پر یہہ ہوا کہ اوسکے رسالہ کو دیکھکر ایک ہندو کو ضد چڑھی اوسنے بہت سے رسالے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین اور سب پیغمبرون کی ہجو مین چھاپے اور بڑے بڑے کفر بکے اون رسالون کو نام کے مسلمان بے ایمانون نے بیچا چار پیسون کے لیئے ایمان کھویا اس فتنہ و فساد کا بیج اوسی نادان مسلمان نے بویا پہر بعد اوسکے کئی آدمیون نے اوس کافر کی رد مین کتابین لکہین مولوی محمد علی صاحب نے سوط اللہ الجبار اور ظفر مبین اور فتح مبین اور سیف اللہ القہار کتابین لکہین ایک صاحب نے تحفۃ الہند لکہی ان کتابونمین ہندوؤن کو اونہین کی کتابون سے قائل کیا یہہ کام بہت اچہا کیا اور اللہ کا فرض ادا کیا مگر ہندوؤن کے اگلے بزرگونکی حق مین اونہون نے بہی نیک گمان نکیا اور یہہ نسوچا کہ ہندوؤن کی کتابونمین طرح طرح کی باتین لکہین ہین کہین تو ایمان کی بڑی بڑی پکی باتین اور اللہ کی پہچاننے کے پرلے درجے کے بھید اونکی کتابون مین اپنے بزرگون کی زبانی لکھے ہین کہین ایسی باتین بہی لکہی ہین جن سے شرک اور کفر ٹپکتا ہے اس صورت مین ہمکو یہی گمان کرنا چاہیئے کہ اگلے لوگ جنکی زبانی ایمان کی باتین لکہی ہین بیشک وہ اچھے تھے اور جہان کفر کی باتین اونکی زبانی لکہی ہین یا بُرے بُرے فعل اونپر تھوپے ہین وہ اونکے

دشمنون نے اونپر تھوپ دیئے ہین ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ سب اچھے لوگون پر اون کے دشمنون نے اور نادان دوستون نے تہمتین جوڑی ہین یہودیون نے دشمنی سے اور نصاری نے نادانی کی دوستی سے حضرت عیسیٰ پر کیا کیا تہمتین جوڑین کہ اللہ کے پناہ یہودیون نے حضرت ہارون اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر کیسی کیسی تہمتین جوڑین اللہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا حضرت ہارون اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی پاکی خوب طرح ظاہر کردی یہودیونکو جھوٹا کردیا ہندوؤن کے بزرگون کا ذکر صاف صاف قرآن مین نہین کیا مگر یہ قاعدہ تو بتلادیا کہ بُرا گمان مت کرو بہت سے گمانون سے پرہیز کرو محمدی دین کا یہ قاعدہ ہے کہ جس شخص کی برائی لوگون مین مشہور ہو مگر اوسکا برا ہونا خوب طرح تحقیق نہوا وسکو برا نہ کہنا چاہیئے اور جسکی خوبیان بہت لوگ بیان کرتے ہون اور کچھہ لوگ اوسپر تہمت جوڑتے ہون اون لوگون کو ہرگز سچا نہ جاننا چاہیئے اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی برائی ہمکو خوب تحقیق ہوگئی ہو مگر ہم جانتے ہون کہ ہم اوسکو برا کہین گے تو اوسکے ماننے والے ضد مین آن کر اچھے لوگونکو برا کہنے لگین گے ایسی جگہ پر تو برے شخص کو بہی زبان سے برا نکہنا چاہیئے اپنے دلمین اوسکا بغض رکھنا چاہیئے عرب کے کافر لوگ بتون کو اللہ کا شریک جانتے تھے شرک سے کافرون کے دل ناپاک تھے اون کے بتون کو اللہ نے قرآن مین فرمادیا کہ یہہ بت ناپاک ہین اور دوزخ کا ایندھن ہین اور ایک جگہہ قرآن مین یون فرمایا کہ اون کے بتون کو برا مت کہو کہ وہ ضد کے مارے نادانی سے اللہ کو برا کہنے لگین گے یہہ حکمت بھی بتلادی کہ جہان ایسا موقع دیکھو وہان بتونکو بھی زبان سے برا مت کہو دل مین برا سمجھتے رہو یعنی کافرون کی ضد مت بڑہاؤ اس زمانہ کے نادان مسلمان کچھہ نہین سوچتے جو جی مین آتا ہے سو بک ڈالتے ہین اور جھٹ پٹ رسالہ طیار کر کر چھپوا دیتے ہین محمدیون کو لازم ہے کہ جہالت کی باتون سے توبہ کرین اور جناب مولانا عبد الرحمٰن چشتی کا بیان سنین اگلے زمانہ کے پکے علم والون کی راہ پر چلین کٹھ ملاؤن کی کتابین آگ مین جلادین مولانا عبد الرحمٰن چشتی فرماتے ہین کہ ہندوؤن کی وہ کتابین جن کتابون مین اگلے وقتون کا احوال لکھا ہے جو کتابین جنون کی اور زمین کے رہنے والے فرشتون کے زمانہ مین لکھی گئی ہین وہ کتابین مینے بہت سی پڑھین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ زمین کے رہنے والے فرشتے مولانا عبد الرحمٰن چشتی نے اون لوگون کو کہا ہے جنکو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا اون سے اولاد بھی ہوتی تھی وہ ایک قسم کے جن تھے مگر چونکہ اون مین نور کا بہی میل تھا اسلیئے اونکو فرشتہ بھی کہا مولانا لکھتے ہین کہ اون کتابونمین مینے کہین حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کا ذکر نپایا آخر کو جب بہت تلاش کی

تو مجھکو ایک کتاب ملی جسمین لشبست کی زبانکی باتین لکھی ہین اور اوسکے اوتر کھنڈ مین پیدائش اور بزرگی حضرت
آدم علیہ السلام کے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی اولاد پاک کی صاف صاف بیان کی ہے
اور لشبست جنون کی قوم مین اور زمین کے رہنے والے فرشتونمین سے تھے اور اون لوگون کی بولی مین
رسول کو یعنی پیغام پہونچانے والے کو کہتے ہین اور لشبست اگرچہ خود بہی کامل تھے مگر اکثر علم کا فیض مہادیو
سے لیتے تھے اور اپنی قوم کو پہونچاتے تھے اور اپنی قوم کے بہیجے ہوئے پیغمبر تھے اور مہادیو کو ابو الجن
کہتے ہین یعنی سب جنون کے باپ اور وہ اون لوگون مین بہیجے ہوئے پیغمبر تھے جنون کی قوم مین اور
جن بزرگ نے جواہر التفسیر لکھی ہے وہ اور تاریخ طبری جنہون نے لکھی ہے وہ اور اون کے سوا اور بھی
معتبر لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنون کے راہ بتانے کے واسطے جن ہی پیغمبر ہو کر اللہ کیطرف
سے آتے تھے تمام ہوا کلام مولانا کا **فائدہ** قرآن شریف مین بہی اس بات کا صاف اشارہ
موجود ہے سورہ انعام مین اللہ تعالی فرماتا ہے يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا
کہ اے قوم جنون اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو
بیان کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب یہ ہے
کہ اللہ تعالی کافر انسانون کو اور کافر جنون کو یون قائل کریگا کہ تمہارے پاس میری طرف سے پیغام
پہونچانے والے آئے تھے جو تمہین مین سے تھے یہ لفظ جو فرمایا کہ تمہین مین سے اسکا ظاہر مطلب
یہی نکلتا ہے کہ جنون کے پاس پیغام پہونچانے والے جنون مین سے آئے تھے اور آدمیون کے پاس
پیغام پہونچانیوالے آدمیون مین سے آئے تھے اور بعضے لوگ اسکا یہ مطلب سمجھے ہین کہ تمہین مین
سے ہونے کا یہہ مطلب ہے کہ آدمیون مین پیغمبر ہوئے اور اونہون نے آدمیون اور جنون کو
دونو کو پیغام اللہ کا پہونچایا اسکا پورا بیان یون ہے کہ بیشک ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ کا پیغام سب آدمیون کو اور سب جنون کو پہونچایا ہے آپکے بعد کوئی پیغمبر نہین نہ آدمیون مین
نہ جنون مین آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے اونمین حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جنون کا آنا اور ایمان لانا
ثابت ہے مگر اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہو - جاننا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت مین بہت سے پیغمبر ہوتے تھے ہر پیغمبر کو یہہ حکم تھا کہ اپنی
قوم کو ہمارا پیغام پہونچاؤ اور اللہ کو پہچاننا اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا سب پر فرض تھا اور ہر قوم پر
یہ فرض تھا کہ اپنے پیغمبر کے حکمون پر چلین اور اگر اپنے پیغمبر کے راہ کا جاننے والا کوئی نہ ملتا تہا اون

لوگونکو دوسری قوم کے پیغمبر کے شریعت پر چلنا بھی درست تھا عرب کے لوگ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین تھے مگر جب مدتین گزر گیئن او حضرت اسمعیل علیہ السلام کی راہ کو لوگ بھول گئے عرب کے بہت لوگ حضرت عیسیٰ کی شریعت کے تابع ہوئے ورقہ جو حضرت خدیجہ کے چچا کی بیٹی تھی وہ عیسائی تھی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہلے پہل حضرت جبرئیل آئے اور سورہ اقرأ کی پانچ آیتین لائے اونہون نے سنکر گواہی دی کہ یہ ویسا کلام ہے جیسا حضرت موسیٰ پر اوترا تھا اسی طرح جن اگر حضرت عیسےٰ کے پاس حاضر ہوکر ایمان لائے تو ایمان لانا سب پیغمبرونکا سب جنون اور آدمیون پر فرض ہے اس سے یہہ نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اگر وہ جن حضرت عیسیٰ کی شریعت کے تابع ہوگئے ہون تو بھی اس سے یہہ نہین نکلتا کہ انمین کوئی پیغمبر نہو کیا عجب ہے کہ اونکی شریعت کا جاننے والا کوئی اونمین نہ رہا ہو جسطرح عرب مین حضرت اسمعیل کی شریعت کا جاننے والا کوئی نہ رہا تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دی گیئن جو مجھسے پہلے نبیون مین سے کیسیکو نہین دی گیئن وہ پانچ باتین آپنے بیان کی فرمائین اونمین یہہ بھی فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین بھیجا گیا تمام لوگونکی طرف مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ عربی بولی مین ناس کا جو لفظ بولتے ہین تو اوسمین جن بھی داخل ہوتے ہین اور جوہری نے فرمایا کہ ناس کبھی آدمیونکو کہتے ہین کبھی جنون کو مولانا کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث مین جو آپ نے لفظ ناس کا فرمایا کہ بعثت الی الناس عامۃ تو ناس مین آدمی اور جن سب داخل ہین جیسے ہندی بولی مین لوگ کا لفظ ہے کہ آدمیون اور جنون کو دونو کو کہہ سکتے ہین تو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مین سارے آدمیون اور جنون کی طرف بھیجا گیا قرآن شریف مین سورہ فرقان کے سرے پر اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندے پر یعنی محمد پر یہ قرآن اسلیئے اوتارا کہ وہ بندہ سارے جہان والون کو ڈرانے والا ہو اس لفظ مین بیشک سارے جن اور سارے آدمی داخل ہین ابن عبد البر نے فرمایا کہ کسی کا اسمین اختلاف نہین یعنی سب مسلمانونکا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین آدمیون اور جنونکی طرف خوشی سنانیوالے اور ڈر سنانیوالے اور جن باتونمین اللہ نے آپ کو سب نبیونپر بزرگی دی ہے اونہین باتونمین سے یہ بھی ہے کہ آپ ساری خلقت کیطرف جنون اور انسانو کیطرف بھیجے گئے ابن حزم جو قرآن او حدیث کے بڑے جاننے والے ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانون مین کوئی نبی جنون کیطرف نہین بھیجا گیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجا جاتا تھا اور جن انسانونکی قوم مین سے نہین ہین ابن حزم کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجے جاتے تھے

تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور سب اگلے پیغمبر جنون کیطرف نہین بہیجے گئے انسانون مین
بھی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجے گئے ابن حزم فرماتے ہین کہ اب ثابت ہوگیا کہ جنون کے ڈرانے کیلیے اونہین
جنونمین پیغمبر ہوئے ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مین خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن فرمادیگا کہ اے قوم
جنونکی اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے
تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب یہ ہی کہ اس
آیت سے صاف نکلتا ہے کہ جنونکو بہت سے پیغمبرون نے ڈرایا انسانونمین سے تو حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب پیغمبر فقط اپنی اپنی قوم کیطرف بھیجے گئے جنون کی طرف نہین بھیجے
گئے تو صاف ثابت ہوا کہ جنون کے پاس جن پیغام پہونچانیوالے ڈرانے کو آئے جنکی اللہ خبر دیتا ہی وہ اونہین
جنونمین کے تھے ابن جریر فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابن حُمید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحییٰ نے جو واضح کے بیٹے
ہین کہا کہ ہمسے فرمایا عُبید نے جو سلیمان کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ضحاک سے پوچھا گیا کہ جنونمین
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی ہوئے ہین اونہون نے فرمایا تو نے نہین سُنا کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي
اے قوم جنون اور انسانونکی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان
کرتے تھے تمہاری سامنے میری آیتین اسکا مطلب یہ ہی کہ پیغام پہونچانیوالے انسانونمین سے اور پیغام
پہونچانیوالے جنونمین سے یہہ جو ضحاک ہین اونہون نے ابن عباس کو اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت
سے دیکھنے والونکو دیکھا ہی ضحاک خاص شاگرد ابن عباس کے ہین وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس
کے بیٹے ہین جنکا نام عبداللہ ہے وہ ابن عباس کرکے مشہور ہین اللہ نے اونکو علم کا دریا بنادیا تھا سو ضحاک نے
بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھا مولانا محمد شبلی لکھتے ہین کہ ابن عباس اور ابن جُریج اور ابی عُبید سے یہہ بھی
روایت ہی کہ جنونکے پیغام پہونچانیوالے وہ تھے جو انسانونکے پیغمبرون پاس حاضر ہوئے حضرت عیسیٰ
یا حضرت موسیٰ یا اور پیغمبرون کے باتین اونہون نے سنین وہی باتین اونہون نے اور جنون کو جاکر
سنائین تو وہ جن پیغمبرون کیطرف سے پیغام پہونچانیوالے ٹھیرے یعنی خود اون جنونپر اللہ کا کلام نہین اوترا
اب ہم کہتے ہین کہ یہہ فکر حضرت آدم کے بعد کا ہی حضرت آدم سے پہلے تو زمین مین آدمی نہتے فقط جن
بستے تھے لاکھون برس تک جن زمین مین رہے یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اوس زمانہ مین اللہ نے اونکی طرف
کوئی پیغمبر نہ بہیجا ہو تو اس آیت مین صاف اشارہ اون پیغمبرون کی طرف ہے وہ پیغمبر جو جنونمین حضرت
آدم سے پہلے تھے وہ بیشک اصل پیغمبر اللہ کے تھے اونپر اللہ کا کلام اوترتا تھا مولانا محمد شبلی آکام المرجان کے

دوسرے باب مین لکھتے ہین کہ حُذَیفہ کے باپ اسحاق قریشی جو بشر کے بیٹے ہین وہ کتاب مبتدا مین لکھتے ہین کہ ہمکو
خبر دی جُویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنون کی طرف ایک
پیغمبر کو بھیجا تھا اور اونکو حکم کیا تھا کہ اللہ تعا کی تابعداری کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرین اور
ایک کو ایک قتل نکرین جب جنون نے اللہ کی تابعداری چھوڑدی فرشتون نے کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ
یُّفْسِدُ فِیْهَا یعنے یا اللہ تو زمین مین بناتا ہے اون لوگونکو جو اوسمین فساد کرینگے اور خون گراوینگے مطلب یہ ہے
کہ اللہ نے جب حضرت آدم کے بنانیکا ارادہ کیا تب فرشتون نے یون کہا اور یہ گمان کیا کہ انسان بھی جنون
کی طرح کے ہونگے اسحاق فرماتے ہین کہ مجکو خبر دی مقاتل اور جُویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے
اونہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے حضرت آدم کے بنانیکا ارادہ کیا فرشتون سے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنی بنانیوالا ہون زمین مین ایک نائب تب فرشتے بولے کیا تو بناتا ہے اون لوگون کو
جو فساد کرینگے زمین مین اور خونونکو گراوینگے ابن عباس نے فرمایا کہ فرشتونکو غیب کی خبر نہتی لیکن اونہون نے
آدم کی اولاد کے اعمالونکو جنون کے اعمالونپر قیاس کیا اور کہنے لگے کیا تو بناتا ہے زمین مین اونکو جو اوسمین فساد
کرینگے جسطرح جنون نے فساد کیا اور خونون کو گراوینگے جسطرح جنون نے خونون کو بہایا اسکا باعث یہ تھا کہ
جنون نے اپنے نبی کو قتل کیا تھا جسکا نام یوسف تھا اسحاق فرماتے ہین کہ ابو رَوق نے فرمایا وہ عکرمہ سے وہ
ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے سومنا کو بنایا جو سب جنون کے باپ ہین اور وہی ہین جو آگ سے
شعلہ سے بنائے گئے پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ آرزو کر اونہون نی یہہ آرزو کی کہ ہم دیکھین اور ہم دکھائی
ندین اور ہم مٹی مین غائب ہوجاوین اور ہمارا ادھیڑ جوان ہوجاوے سو یہہ باتین اونکو دی گئین وہ دیکھتے ہین
اور وہ دکھائی نہین دیتے اور جب مرجاتے ہین مٹی مین غائب ہوجاتے ہین اور اونکا ادھیڑ نہین مرتا ہے
جبتک کہ لڑکے کی طرح پھر ہوجاوے جاننا چاہیئے کہ یہہ جو اسحاق مین جو بشر کے بیٹے ہین اونکو حدیث والون
نے معتبر نہین جانا مگر اونکی اس بات کا اور جگہہ سے پتہ لگتا ہے اسواسطے اونکی روایتین لکھدین مولانا عبد الرحمن
چشتی لکھتے ہین کہ روضة الصفا مین لکھا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جنون کے باپ کا نام سومان نستت ہے
اور جان اونکا خطاب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی کتابونمین لکھا ہے کہ جان کا نام طارنوس تھا جب اوسکی
اولاد زمین مین بہت ہوئی اللہ تعالی نے ایک شریعت اونکو عنایت فرمائی اور اون سب کو اپنی تابعداری
کا حکم فرمایا اور ہند کی تاریخ یعنے اگلی وقت کے احوال کی کتابونمین بیاس جو بشست کے بیٹے اور جانشین
ہین وہ لکھتے ہین کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہے اور طارنوس ایک اور بزرگ مہادیو کے وقت مین تھے
اور وہ اللہ کی بندگی مین مشغول رہتے تھے اونکا نسب نامہ برہما تک پہونچتا ہے یعنی وہ برہما کی اولاد مین

تھے اور بشست بھی برہما کی نسل مین ہین اور برہما کو بعضے تو کہتے ہین کہ وہ آتشی یعنی آگ سے بنای ہوئے ہین جنون کے باپ ہین لیکن بیاس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنصری دیوتہ ہین اور اون لوگونکی بولی مین دو طرحکے دیوتہ بیان کیئے ہین ایک نورانی جنکا سردار بشن ہے وہ آپس مین ایک سے ایک پیدا نہین ہوتے اور دوسری طرح کے دیوتہ عنصری ہین کہ اون سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا اور مولانا دوسری جگہ لکھتے ہین کہ برہما کو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اس سے ثابت ہوا کہ اُن لوگونکی بولی مین دیوتہ فرشتونکو کہتے ہین اور اُن لوگونکو بہی کہتے ہین جو نور اور آگ سی بنائے گئے تب ہی اونہون نے دو طرح کے دیوتہ بیان کئے ایک نورانی یعنی جو نور سے بنائے ہوئے ہین جنکا سردار بشن ہے یہہ فرق فرشتونکا کا ہے چنانچہ ایک کتاب دیکہنے مین آئی اوسکے لکہنے والے نے اپنا نام کلب حسن لکہا ہے اور اپنے باپ کا نام مرزا کلب علیخان اور دادا کا نام مرزا محمد تقی اصفہانی لکہا ہے اور لکہا ہے کہ یہہ کتاب مینے بارہ سو بیالیس برس ہجری مین لکہی اوسمین لکہا ہے کہ بیاس جی بیدانت مین فرماتے ہین کہ نرگن سروپ پاربرہم یعنی اللہ جو کسی کے طرحکا نہین ہے اوسکی صورت ان تینون دیوتہ سے علیحدہ ہے اور تین دیوتہ اون لوگون کے نزدیک یہہ ہین ایک برہما جو اللہ کے حکم سے بدن کو بناتا ہے شاید یہہ نام حضرت اسرافیل کا ہو دوسرے بشن جو اللہ کے حکم سے پرورش کرتے ہین شاید حضرت میکائیل کا یہہ نام ہو تیسرے مہیش جو اللہ کے حکم سے جان نکالتے ہین یہہ نام حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہی تمام ہوئی بات اوس کتاب کی اب دوسری طرح کے دیوتہ جو بیان کئے گئے جنسے اولاد بھی ہو سکتی ہے اور اونکو اللہ نے عنصری بنایا ہے یعنی آگ سے بنایا ہے سوا اوس آگ مین نور بھی ملایا ہے اس راہ سے اونکو بھی دیوتہ کہا **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکہتے ہین کہ عنصری دیوتہ ایک قسم کے فرشتے ہین اور اون سے اولاد بھی ہوتی ہے اور اون سے گناہ بھی ہو جاتا ہے اور دوسری جگہہ پر جہان یہہ ذکر ہے کہ حضرت آدم پیدا ہو چکے وہان لکہتے ہین کہ اُس زمانہ مین عنصری فرشتونکو دیوتہ کہتے تھے اور منکہہ بھی کہتے تہی اور نورانی فرشتونکو دیوتہ اور گن اور گندہرپ اور جچہہ کہتے تہے اور جنونکو دیو اور دیت اور رچہس اور دانو کہتے تھے اور انسان کو نل کہتے تہے اس بیان سے صاف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عنصری دیوتہ ایک تیسری قسم تھے فرشتون اور جنون کے سوا اوس زمانہ کے لوگون نے اون کو جنون سے الگ شمار کیا اسکا باعث صاف ظاہر ہے کہ اونکا اصلی باپ الگ ہے اور وہ نور اور آگ سے بنائے گئے ہین اور اونکے خواص جنون کے سے ہونگے اونکی خصلتین بہت عمدہ ہونگی مگر اونکو فرشتون مین بھی شمار نکرنا چاہیئے کیونکہ اون سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور گناہ بھی ہو جاتا ہے اونکے خواص جنون سے ملتے ہین فرشتون سے نہین ملتے بہتر یون ہے کہ اونکو ایک تیسری قسم کہنا چاہیئے کہ وہ نور سے اور آگ سے بنائے گئے ہین

اسی باعث سی برہما کو بعضون نے آتشی کہا اور بیاس نے کہا کہ وہ دیوتہ عنصری ہے دونو باتونکا ایک ہی مطلب ہے
برہما جو عنصری دیوتونکا سردار ہے آگ کے عنصر سے اور نور سے دونو سے بنا ہوا ہے طارنوس اور شست
اوسکی نسل مین ہین حضرت آدم کی کتاب سی جو لفظ نقل کیا اوسمین طارنوس کو جن کہا ہے معلوم ہوا کہ اس
قسم کے لوگ بھی جنون مین داخل ہین مگر دونو قوم کا باپ علیحدہ ہے عنصری دیوتونکا اصل باپ برہما
ہے اور جنون اور دیوتونکا اصل باپ سومان ہے جنکو مہادیو کہتے ہین **مولانا جلال الدین**
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ دُر منثور مین لکھتے ہین کہ ابن جریر ابن عباس سے روایت لائے ہین کہ
اونہون نے فرمایا کہ ابلیس فرشتونکی ایک قوم مین سے تھا کہ وہ جن کہلاتے تھے وہ لون کی آگ سی بنائے
گئے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ ایک قسم کے فرشتے وہ بھی ہین جو آگ سے بنائے گئے ہین وہ جن بھی کہلاتے
ہین **مولانا** عبد الرحمن چشتی لکھتے ہین کہ ان دونون شخصون کو اللہ تعالی نے بن ماں باپ کے بنایا برہما
کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اس تیسری قسم کی خلقت
کو بعضون نے اس راہ سے فرشتہ کہا کہ نور کا بھی اونمین میل ہے مگر اونکو جنون مین داخل سمجھنا چاہیے جنونکا حال
اونمین ظاہر ہے اولاد کا ہونا اور گناہ کا بھی ہو جانا یہان ایک اور بات بھی سمجھنا چاہیے کہ ہندوؤن کی
کتابونمین جابجا دیوتاؤن کی بڑے بڑے گناہ لکھے ہین وہان سمجھنا چاہیے کہ وہ دیوتا فرشتے نہین ہین
وہ وہی دیوتا ہین جو منکہہ کہلاتے تھے اون سے گناہ بھی ہوتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک نام کے
دو شخص ہوتے ہین ایک جا ایک بڑا ہندوؤنکی کتابونمین ایک جگہ بہشت کے بیان مین لکھا ہی کہ اندر
وہانکا دربان ہے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ اندر منیہہ اور بدلی وغیرہ پر مقرر ہین ان دونون جگہ پر بیشک
ذکر فرشتون کا ہے اور ایک اندر وہ ہے کہ جسکا حال یون لکھا ہی کہ اندر راجہ گوتم کی بیوی پر عاشق ہوا
ایسا عشق مین ڈوبا کہ سلطنت کے بندوبست سے غافل ہوا اس راجہ اندر کی بیوی بھی تھی اس اندر راجہ
کی بڑی بڑی بدکاریان لکھی ہین کہ اللہ کی پناہ یہہ اندر ہرگز فرشتہ نہین ہے یہہ وہی دیوتاؤنکا بادشاہ
تھا بہت بڑا بدکار تھا اسی طرح کئی جگہہ پر ہندوؤنکی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو نام فرشتون کے ہین
وہی نام اور لوگون کے بھی ہوتے تھے مگر اونکی خصلتون سے دونو کا فرق دکھائی دیتا ہی اب سمجھنا چاہیے
کہ جناب ابن عباس کے زبانی جو اسحاق نے لکھا ہی کہ جنون کے باپ کا نام سومنا ہے اور روضۃ الصفا مین
ابن عباس کی زبانی سومان نستت لکھا سومنا اور سومان دونو لفظ ایک ہی ہین کسی نے نون کو پہلے
کہا کسی نے الف کو پہلے کہا اور بیاس نے لکھا کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہے جو نام کہ ابن عباس نے
بتایا تھا وہی نام بیاس نے بھی لکھا معلوم ہوا کہ وہی سومان جو سب جنون کے باپ ہین اونہین کو مہادیو

بھی کہتے ہین مہا ہندی بولی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاراج یعنی بڑے راجہ یعنی بڑے بادشاہ سو مہادیو کے معنے ہوے بڑے دیو یعنی سب دیوا ور جنون کے باپ یہہ اونکا خطاب ہے اصل نام سومان ہی **مولانا عبدالرحمن احمد چشتی** فرماتے ہین کہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین جن لوگون نے احوال اگلے زمانے کا لکہا ہے اون سبہون نے اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ زمانہ کے چار دَوْرے ٹھیرائے ہین اور لکہا ہے کہ پہلے اور دوسرے دورے مین جنون نے اور عنصری دیوتون نے زمین مین بادشاہت کی ہے اور جو شریعت اللہ تعالی نے اونپر بھیجی تھی اوسپر عمل کیا ہے اور تیسرے دَوْرے مین دنیا کی کثرت سے اور اوسکے غلبہ سے اللہ کے حکمونپر چلنا چہوڑ دیا اور گناہ کرنا شروع کیا اللہ تعالی نے فرشتون کو حکم دیا کہ اونکو فنا کردو فرشتون کی فوجین آسمان سے اوترین تمام جنون کو غارت کر دیا اونکے بعضے بچے جو معصوم تھے اونکو قید کر لیا اور آسمان پر لیگئے اور سب قیدیون مین سے ایک عزازیل تھا جب اوسنے فرشتونکی صحبت مین پرورش پائی اسکا رتبہ یہانتک پہونچا کہ اللہ تعالی کی تخت کی پاس بیٹھکر تعلیم کرتا تہا فرشتونکی فوجونکی ساتھ آسمانسے زمین پر اوترکر حکم کرتا تہا ساری زمین کو اوسنے اپنی حکومت کی نیچے کر لیا کبہی آسمان پر جاتا تہا کبہی زمین پر آتا تہا بیوقوفی کے باعث سے اُس کو غرور پیدا ہوا کہ میرا رتبہ سب سے بڑا ہی یہانتک کہ اللہ تعالی نے فرشتون سی فرمایا کہ مین زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون **فائدہ** آکام المرجان مین ہی کہ ابن جُریرؒ نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابن حُمیدؒ نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحییٰ نے جو واضح کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا ابو سعید یحمدی اسمٰعیل نے جو ابراہیم کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سوار نے جو ابو الجعد کے بیٹے وہ شہر سے جو حوشب کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ابلیس اون جنونمین کا تہا جسکو فرشتون نے نکالدیا بعضے فرشتے اُسکو قید کر کے آسمانپر لیگئے مجھسے فرمایا علیؓ نے جو حسین کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا نصر کے باپ احمد نے جو محمد کے بیٹے سرکہ بیچنے والے کہا ہمسے فرمایا سعید نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہشیم نے کہ ہمکو خبر دی عبدالرحمن نے جو یحییٰ کے بیٹے وہ موسیٰ سے جو نمیر کے بیٹے اور عثمان سے جو سعید کے بیٹے وہ سعد سے جو مسعود کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ فرشتے جنون پر جہاد کرتے تھے سو ابلیس قید کر لیا گیا اور چہوٹا تہا اور فرشتون کے ساتھ رہا اور اون کے ساتھ اللہ کی بندگی کرتا تہا جب فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین سب نے سجدہ کیا ابلیس نے نمانا اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ﴾ یعنے ابلیس نے نمانا وہ جنون مین کا تہا مولانا لکھتے ہین کہ تیسرے دَوْرکے اخیر مین اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور وہ جو جنات ہین اور عنصری دیوتونمین اگلے زمانہ کا احوال لکھنے والے ہین جیسے بشسست اور بیاس وغیرہ اونہون نے بہی زمانہ کے چار دَوْرے ٹہیرائے ہین پہلا زمانہ ست جگ کا یعنی سچا زمانہ جو سترہ لاکھ

اور بتیس ہزار برس کا تھا دوسرا زمانہ ترتیا کا جو بارہ لاکھ اور چھانوے ہزار برس کا تھا تیسرا زمانہ دواپر کا
جو آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا تھا چوتھا زمانہ کل جگ کا جو چار لاکھ بتیس ہزار برس کا ہے +
مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے
اُسوقت سے اسوقت تک ایکہزار اکتالیس برس گزرے ہین اور کل جگ کے زمانہ سے چار ہزار سات سو چوبیس
برس گذرے ہین مطلب یہ ہے کہ مولانا عبدالرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تھے اُسوقت تک اتنے برس گزرے
تھے اور آگے یہ بیان آویگا کہ زمانہ کل جگ کا قیامت سمیت مراد ہے جسوقت مسلمان لوگ بہشت مین جاوینگے
کل جگ کا زمانہ تمام ہوگا **جناب شیخ محی الدین ابن عربی** رحمتہ اللہ علیہ فتوحات کے نوین باب مین لکھتے ہین
کہ جن زمین مین حضرت آدم سے ساٹھ ہزار برس پہلے تھے اسکا مطلب یا تو یون ہے کہ ساٹھ ہزار برس
پہلے تک کا حال اونکو معلوم ہوا اور اس سے پہلے کا نہ معلوم ہوا یا یہ کہ برسون کا حساب کسی طرح بر ہی شاید
کوئی حساب ایسا ہی ہو کہ لاکھون برس اوس حساب سے ساٹھ ہزار برس ٹھیرین **مولانا عبدالرحمن**
چشتی لکھتے ہین کہ بعضے نادان آدمیون نے رام چندر اور کشن اور ارجن وغیرہ کو حضرت آدم کے اولاد
مین سمجھا ہے یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ رام چندر ترتیا کے زمانہ مین تھے اور بسشت نے اونکو برہما کی
نسل مین لکھا ہے اور برہما ست جگ کے زمانہ مین تھے اور مہادیو بھی ست جگ کے زمانہ مین تھے
ان دونون شخصون کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے بن ماں باپ کے بنایا تھا برہما کو نور اور آگ سے بنایا
اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش دواپر کے زمانہ کے آخیر مین ہوئی
اور کشن اور رامچندر نے حضرت آدم کے اولاد کا زمانہ پایا ہی لیکن بیاس نے انکا پشت نامہ راجہ جدہ تک پہونچایا ہے
اور راجہ جدہ بھی ترتیا کے زمانہ مین تھے اسی باعث سے کشن وغیرہ جدہ کو بنسی کہتے ہین بعضے کہتے ہین
کہ نسل راجہ جدہ کی ماہتاب کی نسل سے تھی اور رامچندر آفتاب کی نسل سے تھے اور سلسلہ دونو فرقون کا
برہما تک پہونچتا ہے اور برہما زمین کے فرشتون کا سردار ہے **فائدہ** مطلب یہ کہ وہی
عنصری دیوتہ جنکو اللہ نے نور اور آگ سے دونو سے بنایا ہے وہ ایک قسم کے جن ہین اونکو اسی باعث سے
فرشتہ کہا کہ اونمین نور کا بھی میل ہے اور ظفر مبین مین ہے کہ برہسپت دیوتون کا مرشد ہے اور اسکی
نسل مین جدہ بنسی ہین اونہین مین سری کشن جی بھی ہین یہان سے ہی ثابت ہوا کہ سری کشن جی
دیوتاؤن کی نسل مین ہین **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکھتے ہین کہ کشن اور ارجن کے زمانہ
تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تھے ہند کے سارے ملک مین
جنات اور عنصری دیوتا پہیلے ہوئے تھے بیاس جی لکھتے ہین کہ کشن کا ظہور اسلیئے تھا کہ کنس دیت کو

مار ڈالے اور مہابھارت کی لڑائی مین تمام قوم جنات کو اور عنصری دیوتا کے قوم کو ہلاک کرے کہ ہند کا ملک
اُن سے خالی ہوجاوے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ آن کر اس مُلک مین اپنا قبضہ کرین
کہ زمانہ جنون کا تمام ہوچکا اُس زمانہ مین عنصری فرشتے کو دیوتہ بھی کہتے تھے اور منکھہ بھی کہتے تھے اور
نورانی فرشتونکو دیوتہ اور گن اور گندہرب اور جچہہ کہتے تھے اور جنون کو دیو اور دیت اور راچھس اور
دانو کہتے تھے اور انسانکو نل کہتے تھے خلاصہ یہہ کہ مہادیو آتشی جن تھے اور کھلے اور چھپے خوبیان اُمین
اتنی تھین کہ اُنکی قوم مین اُنکی طرحکا کوئی نتھا اور اللہکا اکیلا ہونا خوب بیان کرتے تھے اور غیب کا حال اکثر
اللہ اُنپر کھول دیتا تھا اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا
لِيَعْبُدُونِ ط یعنی مینے جنون اور انسانون کو اسلئے بنایا ہے کہ مجکو پُوجین اِس آیت مین صاف دلیل ہے
اس بات پر کہ جنون مین بھی بڑے بڑے خدا پرست اللہکے پہچاننے والے ہین اب سنو کہ ست جُگ کے
تمام زمانہ مین جو پہلا دَوَرہ تھا عنصری دیوتون نے اور جنون نے نہایت عیش اور خوشی مین اپنے عمر
کاٹی کسی طرح کا رنج اور مصیبت اُنہون نے نہین اُٹھایا اس باعث سے اُنکے دلونمین غرور سما گیا دنیا کے
مزون مین مست ہوے دوسرا دَورہ یعنی ترتیا کا زمانہ جب تمام ہونے لگا اُن لوگون نے اللہکے حکم کے
برخلاف برے برے کام کرنے شروع کئے اُسوقت مہادیو نے اُنسے فرمایا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو
تو اللہ کی شریعت کو مت چھوڑو نہین تو اپنے کئے سے پشیمان ہوگے وہ لوگ دنیا کے غرور کے نشے مین
ایسے مست تھے کہ اُنہون نے مہادیو کی نصیحت کا ذرا بھی خیال نکیا مہادیو نے اُن سے ناراض ہوکر اُن
فسادی اور شریر لوگون سے یون فرمایا کہ ہوشیار رہو کہ اگر اللہ چاہیگا دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو پیدا کریگا کہ وہ ساری زمین مین تمہارا نام و نشان نچھوڑیگا مہادیو یہہ بات فرماکر کیلاس
پہاڑ کی طرف تشریف لیگئے اور اپنے مقام مین جاکر آرام لیا ایکدن پاربتی نے مہادیو کو خوش دیکھا اور
عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالیٰ جو بڑا حکمت والا اور بڑا قدرت والا
ہے وہ ایک شخص کو پیدا کریگا جو سارے دیو دیت وغیرہ کو فنا کرکے ساری زمین مین اپنا قبضہ کریگا
جسوقت سے مینے یہہ بات سُنی ہے مجکو بڑی حیرت ہے اب حقیقت کو بیان فرمائیے کہ وہ قادر برحق اُس شخص کو
کس طرح پیدا کریگا مہادیو نے پاربتی کو اِن باتون کے پوچھنے سے منع فرمایا چونکہ عورت کی عقل ناقص ہے
منع کرنے سے کچھہ فائدہ نہوا پاربتی نے نہایت ہٹ کی کہ جبتک بیان نفرمائیگا مین اپنے قالب مین جان کو
نرکھونگی مہادیو کو اپنی بی بی سے بڑی محبت تھی لاچار ہوکر اُنہون نے کہنا شروع کیا اوسوقت نشست
تھی کیلاس پہاڑ کے نیچے اللہ کی بندگی مین مشغول تھے جو سوال و جواب مہادیو اور گورا پاربتی کے آپسمین

ہوتے تھے بشست من چونکہ مہادیو سے نہایت محبت رکہتے تھے وہ اُن سب باتونکو فوراً لکہتے جاتی تھے
چنانچہ سُنت اور سُونگ جو مقام نیکہار ہین اپنی قوم مین بڑے علم والے اور کامل تھے اور دنیا سے الگ ہوکر
اللہ کی بندگی مین مشغول تھی وہ دونوان باتونکو بشست من کی زبانی نقل کرتے ہین وہ باتین یہ ہین بغیر
گھٹانیکے اور بغیر بڑہانیکے ترجمہ اشلوک کا لکہا جاتا ہے **مولانا عبدالرحمن چشتی** فرماتے ہین کہ اول
چاہا تھا کہ اُن اشلوکون کو بعینہٖ لکہدون لیکن کسی کی سمجہ مین نہ آتا اس باعث سے نمونہ کے طور پر ایک اشلوک
لکہدیا باقی اشلوکونکا ترجمہ لکھا گیا کہ ہر شخص بے سوچے معلوم کرلے ایک اشلوک یہ ہے اَدْمانہ بَرَتْ بُودْاوبَتْ
سوبچہہ نیل کنتھی بشست منیا کو تلقہا او تر کہندی ندہیہ اَیَسنو مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی دواپر کے
زمانہ مین عجائب غرائب معاملے ظاہر ہونگے وہ قادر برحق جو سب سے نرالا ہے نارد کو حکم فرمادیگا کہ وہ گن یعنی
فرشتہ جسکا نام سابدہی ہے اوس سے کہدے کہ زمین پر جاکر ایک مٹھی خاک لادے اور اوس خاک کو برہما
کے حوالہ کرے **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکہتے ہین کہ اُن لوگونکی بولی مین برہما اللہ کے
حکم سے خلقت کے بنانیکے لئے مقرر ہے اور نارد بھی دیوتہ یعنی فرشتہ ہے جو اُس قوم کے کاملون پر اوترتا
تھا مہادیو نے فرمایا کہ پھر نارد جاکر اللہ کا پیغام اوسکو پہنچادیگا اور کہیگا کہ قادر برحق نے کمال محبت سے
یہہ خدمت تجکو فرمائی ہے وہ چاہتا ہے کہ اُس خاک سے ایک شخص کو پیدا کرے جب نارد نے بات تمام
کی سابدہی فرشتہ کے دلمین خیال آیا کہ نہین معلوم نارد اپنی طرف سے کہتا ہے یا اللہ نے یہی حکم فرمایا ہے
تحقیق کرنیکے واسطے وہ اللہ کے ذات پاک کی طرف رجوع ہوا کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہے جو کچہ
حکم ہو وہ کام ابھی پورا کرون بغیر تالو اور زبان کے آواز آویگی کہ جو کچہ ہمنے فرمایا تھا وہ اُسنے تجہسے کہا
تو کلال یعنے کمہار چار صورت والے کے یعنی برہما کے آگے جا اور اُس سے کہہ کہ ایک شخص کو ٹھیک درست
کرکے بنادے کہ بہت زور والا اور خوبصورت آگ کی طرح چہرہ ہو یعنی اتنا حسن اور جمال اور کمال رکھتا ہو
کہ کوئی اُسکی طرف دیکھ نسکے اور پہلا نام اُسکا دنجا ہوگا اور دوسرا نام اسکا آدم ہوگا جب برہما اوسکے
قالب کو موجود کریگا مین اُسکو ایسی قبولیت دونگا کہ تمام خلقت کے لوگ اُسکی تعظیم کرین گے اس اثنا مین
پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ جس شخص کے اسطرح کے کمال اُس قادر مطلق نے بیان فرمائے وہ کسوقت
پیدا ہوگا مہادیو نے فرمایا کہ دواپر کے زمانہ سے تین ہزار سال باقی رہین گے جب آدم پیدا ہون گے
اے پاربتی وہ گندہرب یعنے فرشتہ آسمان سے زمین پر آکر کہیگا کہ اے ماے زمین ایک مٹھی خاک اپنی
مین سے دے زمین اُسکو جواب دیگی کہ اے بیٹا مین ہرگز تجکو مٹی نہین دونگی مجکو معاف رکھہ کہ وہ
چاہتا ہی کہ ایسا شخص مجہسے پیدا کرے جو بہت گناہ کرے گا نہ جگ کریگا نہ دان دیگا نہ برت کریگا نہ تیرت جاویگا

فائدہ چار صورت کے معنے ہین کہ برہما کے چار سر ہین جیسا کہ ہندوؤن کی کتابون مین لکھا ہے اس مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے اور ان لفظون کا مطلب یہ ہے کہ آدم کی اولاد مین ایسے لوگ بھی ہونگے جو جگ یعنی نماز نہین پڑھین گے اور دان یعنی زکوۃ نہین دین گے اور برت یعنی روزہ نہین رکھین گے اور تیرتھ یعنی زیارت کو نہین جاوین گے یعنی جو مقام زیارت کے اونکے لئے مقرر ہونگے جیسے کعبہ اور بیت المقدس ان مقامون مین بہت لوگ نہین جاوین گے اور اللہ کے لیئے نماز اور روزہ بھی نہین کرین گے اور اوسکے نام بھی نہین لین گے مہادیو فرماتے ہین کہ یہہ وہ جچہ یعنی فرشتہ زمین کی باتین سنکر اٹھ کر آسمان پر جاویگا اور اپنی جگہہ پر کھڑا ہوگا اور اس احوال کو اللہ تعالی کے سامنے عرض کریگا اسوقت وہ قادر برحق جو جیو لیجانے والا ہی جم ہے یعنی روح کے نکالنے والے فرشتے سے فرماویگا کہ تو نے دیکھا یہہ کون ہے یعنی فرشتہ خاک زمین کی نہ لایا روح کا نکالنے والا کہیگا کہ مین خاک لاتا ہون اسیوقت آسمان سے زمین پر گر پڑیگا جسطرح مینہ کا قطرہ جلدی سے گر پڑتا ہے اور زمین کی رضامندی کے بغیر اپنا بایان ہاتھ لنبا کرکے ایک مٹھی خاک لیکر برہما کے آگے جاویگا برہما کہیگا شاید تو جم ہے کہ تو نے یہہ کام کیا کہ بے رضامندی زمین کے تو مٹی لایا وہ فریاد کر رہی ہے مین اس مٹی سے قالب بناؤن وہ کسطرح برکت والا ہوگا روحون کا نکالنے والا جواب مین کہیگا کہ اس قادر برحق نے جو کچھ حکم فرمایا مین بجالایا تجکو جو قالب بنانیکا حکم ہوا ہے تو بجالا اور کراہت کر کہ اسمین کچھ فائدہ نہین **فائدہ** جیسی مہادیو نے خبر دی تھی ویسا ہی ظہور مین آیا

مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ ہمسے فرمایا موسی نے جو ہارون کے بیٹے اونہون نے اپنی سند ابن عباس اور ابن مسعود تک اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اور صحابون تک پہنچائی کہ اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو زمین کیطرف بھیجا تا کہ اسمین سے مٹی اللہ کے پاس لاوین زمین نے کہا مین تجسے اللہ کی پناہ مین آتی ہون کہ تو مجھ مین سے کچھ مت لے وہ پلٹ گئے اور اسمین سے کچھ نہین لیا اور عرض کیا اے رب اسنے پناہ مانگی مینے اسکو پناہ دی پھر اللہ تعالی نے میکائیل کو بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی اونہون نے پناہ دی اور پلٹ گئے جسطرح حضرت جبرئیل نے کہا تھا انہون نے بھی کہا پھر اللہ نے ملک الموت کو زمین کیطرف بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی انہون نے فرمایا مین بھی اللہ کی پناہ مین آتا ہون اس بات سے کہ پلٹ جاؤن اور اوسکا حکم بجا نا لاؤن انہون نے زمین کے اوپر سے مٹی لی اور ملادی ایک جگہ سے نہین لی انہون نے مٹی سرخ اور سفید اور سیاہ مین سے لیا اسی لیے آدم کے بیٹے کئی کئی طرح کے ہوئے پھر وہ اس مٹی کو لیکر چڑھ گئے اور مٹی کو بھگویا یہانتک کہ چکنی مٹی ہو گئی اسیطرح کہ شاید یہی نام حضرت جبرئیل کا ہے یا حضرت میکائیل کا ہر زبان مین فرشتون کے نام الگ ہین جم

اُس پانچین جناب ملک الموت علیہ السلام کا نام ہے مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی وہ تین ہزار سال جو دواپر کے
زمانہ سے باقی رہین گے اونمین سے پانسو برس برہما کو قالب کی ٹھیک کرنے مین گذرین گے پاربتی نے پوچھا
کہ قالب جو پانسو برس مین بناویگا اُس خاک کو کس پانی سے گوندہیگا اور کس آگ مین پکاویگا مین حیران ہون
جلد جواب فرمایئے مہادیو نے فرمایا کہ اے میری بی بی اُس قادر برحق کے پیشانی سے پانی ٹپکیگا اوس
پانی سے وہ خاک گوندہی جاویگی اور وہ آگ جو برہما کے آگے امانت رکھی ہے اُس آگ سے پکاویگا فائدہ
پیشانی کا لفظ جو اللہ تعالیٰ کے حق مین آیا ایسی لفظین قرآن اور حدیث مین بہت ہین اللہ کا مُنہ اور اُسکا ہاتھ
اور اُسکا قدم سب جگہہ یہہ مطلب سمجہنا چاہیئے کہ بندون کا سا منھ اور بندونکا سا ہاتھ نہین بندونکا سا قدم
نہین ہم نہین جانتے کہ اُسکا مُنہ کیسا ہے اور ہاتھ اور قدم کسطرح کا ہے کیونکہ ہم یہ نہین جانتے کہ وہ آپ
کسطرح کا ہے اب یہہ سمجہنا چاہیئے کہ وہ پانی بہی اللہ کا بنایا ہوا ہے پیشانی سے ٹپکنے کا یہ مطلب نہین کہ
معاذ اللہ خود بخود ٹپکیگا بلکہ مطلب یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس اپنی قدرت سے اُس پانی کو موجود
کر دیگا کہدیگا موجود ہوجا وہ موجود ہوجاویگا اپنی ذاتِ پاک کی پیشانی کے پاس اوس پانی کو اپنی
قدرت سے موجود کرکے فرشتون کے پاس ٹپکاویگا مہادیو فرماتے ہین کہ تمام قالب آدم کا برہما اپنے
ہاتھ سے بناویگا لیکن سر اور مُنہ کے بنانے مین برہما حیران رہیگا اُسوقت وہ قادر برحق غیب سے اپنی
قدرت کا ہاتھ ظاہر کرکے آدم کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بناویگا اُسوقت برہما اُس حال کو دیکھکر
جدا ہوجاویگا اور ادب سے کھڑا ہوجاویگا بعد اوسکے ایک دوسرا ہاتھ آدم علیہ السلام کے سر پر ظاہر ہوگا
پھر وہ قادر جسکو بہت کچھ قدرت ہے اور اُسکی طرح کا کوئی نہین ہے وہ قادر برحق آدم کے سر پر ہاتھ
رکھکر اپنی قدرت کے مُنہ سے آدم کے کان مین ہوا پھونک دیگا وہ خاک جو قالب کے درمیان ہوگی
باہر اوڑجاویگی اور پھونکنے کے وقت اچھی آواز آدم کے بدن مین ظاہر ہوگی اور وہ ذاتِ پاک جسکی
طرح کا کوئی نہین ہے آدم کی سر سے پاؤن تک اُسکے بدن کے تمام ٹکڑون مین اپنی ذات کا سایہ ایسا ظاہر
کریگا کہ خود گھیر لیگا **فائدہ** رُوح کو بہی اللہ ہی نے بنایا ہے جسطرح بدن کو بنایا ہے رُوح بہی ہوا
کی مانند ہے ہوا کے پھونکنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رُوح آدم علیہ السلام کی بنائی اُس رُوح کو
اپنی قدرت کے مُنہ سے آدم کے بدن مین پھونک دیگا اور جسوقت اپنے بنائی ہوئی رُوح کو آدم کے بدن
مین پھونکیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ پاک کا نور بہی آدم کے اوپر اُسکے سر سے پاؤن تک ظاہر
کریگا اُسکا نور آدم کو گھیر لیگا یعنی جسم کو اور رُوح اور دلکو سبکو گھیر لیگا جسطرح اُسنے اپنی ذاتِ پاک
نے عرش پر ظاہر کیا ہے اُسطرح جبر اپنے تئین آدم کے تمام جسم اور رُوح پر ظاہر کریگا بہت سی

بیوقوف لوگ اس جگہہ پر دھوکھا کھاتے ہین رُوح کو کہتے ہین معاذ اللہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین ہے
خود اللہ ہی بول رہا ہے رُوح کو اللہ سمجھے ہوئے ہین وہ لوگ بیشک بے ایمان ہین اور کافر ہین اللہ تعالے
نے جو قرآن شریف مین فرمایا ہے نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي یعنی پھونکوں مین اُسمین اپنی رُوح کو
یعنی اپنی بنائی ہوئی رُوح کو یعنی سب فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو مٹی سے بنانیوالا ہون پھر جب اُسکو ٹھیک
کرچکون اور پھونکون اُسمین اپنی رُوح کو یعنی اپنی بنای ہوئی روح کو تو تم اُسکے آگے سجدے مین گرپڑو اپنی
رُوح کا مطلب بے ایمانون نے یہہ سمجھا ہے کہ خود اللہ آپ آدم مین سما گیا اپنی رُوح آدم مین ڈالدی وہ لوگ
کہتے ہین کہ بولتے کو پہچانو ہر ہر گھٹ مین اللہ ہی بول رہا ہی یا اللہ بے ایمانونکو ایمان دے تیری رحمت بہت
بڑی ہے پردے غفلت کے اُٹھا دے کہ تیری بنائی چیزون کو الگ اور تجکو الگ پہچانین آمین جو لفظ
اللہ نے حضرت آدم کے حق مین فرمایا ہے وہی لفظ حضرت عیسیٰ کے حق مین بھی فرمایا ہے حضرت
مریم جو حضرت عیسیٰ کی ماں ہین اُنکی ذکر مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُّوحِنَا
یعنی پھونکدی ہمنے اُسمین یعنی مریم مین اپنی رُوح مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی رُوح جو اللہ کی بنائی
ہوئی ہے وہ رُوح اللہ نے حضرت مریم مین ڈالدی حضرت مریم سے حضرت عیسیٰ کو بن باپ کے
پیدا کردیا نصاریٰ اس جگہ یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے خود اپنی رُوح حضرت مریم مین
ڈالدی اور خود آپ ہی اُنکے پیٹ مین پیدا ہوا جو بات نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کے حق مین کہی
وہی بات نام کے مسلمانون نے ہر ہر آدمی کے حق مین کہی اِن بے ایمانون نے نصاریٰ کے بھی کان
کاٹے اس زمانے کے بے ایمان فقیر کہتے ہین کہ اگلے زمانہ کے جتنے کامل درویش تھے معاذ اللہ سب کا
یہی عقیدہ تھا سب جھوٹون کا یہی قاعدہ ہے کہ بڑے بڑے سچّے لوگون پر تہمت جوڑتے ہین اور
کہتے ہین وہ سب ہماری راہ پر تھے جسطرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی باتون کا مطلب بدل رکھا ہے
اسی طرح ان بے ایمانون نے اگلے اولیاؤن کی باتون کا مطلب بدل رکھا ہے اس مقام مین دیکھو
مہادیو نے پہلے ہوا کے پھونکنے کا بیان فرمایا یعنے وہ رُوح جو اللہ نے بنائی ہے اُسکے پھونکنے
کا ذکر کیا پھر دوسری بات اور بتائی کہ اُسوقت اللہ تعالیٰ اپنا نور بھی آدم کے اوپر پھیلاویگا رُوح کا
بدن مین ڈالنا الگ بات ہے پھر اپنے نور کا آدم علیہ السّلام کے تمام بدن پر اور رُوح پر ظاہر کرنا یہہ
دوسری بات ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین قیامت کے ذکر مین فرماتا ہے وَأَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا اور چمک اُٹھی گے زمین اپنے رب کے نور سے یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اُنسے حساب لینے کے لئے زمین پر آویگا اُسکے نور سے زمین روشن ہوجاویگی اسیطرح سمجھنا چاہیئے

که جب اللہ اپنی بنائی ہوئی رُوح آدم علیہ السلام کے بدن پاک مین ڈالنے کیلئے آدم سے نزدیک ہوا اُسوقت
اپنا نور حضرت آدم کے تمام جسم پر اور رُوح پر پھیلا دیا حضرت شیخ فریدالدین عطار اللہ اُنکے درجے بلند
فرمائے اس جگہہ فرماتے ہین **شعر** گر نبودے ذاتِ حق اندر وجود ÷ آب و گل را کے ملک کردے سجود ÷
یعنی اگر اللہ کی ذاتِ پاک کا نور اُسوقت حضرت آدم کے جسم پاک پر اور رُوح پر ظاہر نہ ہوتا تو فرشتے پانی
اور مٹی کو کب سجدہ کرتے اسکا مطلب یہہ کہ اللہ نے جو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدم کے آگے سجدہ کرو یعنی
آدم کی یون تعظیم کرو اس مین یہ حکمت تھی کہ اللہ نے اپنی تجلی کو اُسوقت حضرت آدم کے جسم اور رُوح
پر ظاہر کیا تھا حضرت آدم کو جب یہ مرتبہ دیا تو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو دیکھو اس مٹی
اور پانی کا یہ رُتبہ ہے کہ مینے اپنا نور اسپر ظاہر کیا ہے اس باعث سے یہ مٹی اور پانی لائق تعظیم کے ہوگیا
جسطرح کعبہ پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اور کعبہ کے حق مین یہ حکم کیا کہ اوس کے آس پاس پھرو اور جسطرح
اللہ نے اپنی ذاتِ پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا اور اپنا خاص مقام ٹھیرا دیا اس باعث سے فرشتے
عرش کے آس پاس پھرتے ہین محمدی شریعت مین سجدہ اپنے سوا اور کسی کے لیئے نہین فرمایا کعبہ کی تعظیم
کے لیئے اُسکے آس پاس پھرنا مقرر کر دیا اور یہ حکم فرمایا کہ جب اللہ کے لیئے نماز پڑھو تو اپنا مُنہ کعبہ کی
طرف کرلو کیونکہ اللہ نے اپنا خاص نور اُسپر ظاہر کیا ہے اللہ کے لیئے سجدہ اور رکوع کرو اور نماز پڑھو
کعبہ جو اُسکا خاص گھر ہے اُسکے آس پاس گھومو اللہ کا نور جو کعبہ پر ظاہر ہوا اس سے کعبہ خدا نہین
ہوگیا جو کوئی کعبہ کے لیئے نماز پڑھے گا کافر ہوجائے گا حضرت موسیٰ کے وقت مین طور پہاڑ پر اللہ
نے اپنا نور ظاہر کیا پہاڑ ڈھے پڑا حضرت موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے اور ایکبار اللہ نے ایک درخت
مین سے حضرت موسیٰ کو پکارا ۔ اور ان سے باتین کین جو کوئی اُس درخت کو خدا سمجھے وہ کافر ہے اسیطرح
حضرت آدم علیہ السلام کے جسم پر اور رُوح پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اس سے اُنکی رُوح خدا نہین ہوگئی
اور جسم بھی خدا نہین ہوگیا جو کوئی کہے کہ اُنکی رُوح اللہ کی بنائی ہوئی نہین خود خدا سما گیا ہے جو یہ سمجھے وہ
کافر ہے اور جسنے کہا کہ جسم اور رُوح دونو کو اللہ نے بنایا پھر اللہ نے اپنا نور جسم پر اور رُوح پر ظاہر کیا جسنے
یون سمجھا وہ دین محمدی پر قائم ہوا یا اللہ اس فساد کے وقت کی آفتون سے ہمارا ایمان بچائیو آمین ۔
مولانا عبدالرحمن چشتی اس رسالہ مین دوسری جگہ لکھتے ہین کہ اگلے ہندوؤن مین اوتنان چارج
اپنی کتاب کمانجال مین جمن کی بات کو رد کرتا ہے کیونکہ جمن کہتا تھا کہ معاذ اللہ رُوح کو کسی نے نہین بنایا
ہے خود بخود آتی ہے اور جاتی ہے اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بولا کرتا ہے مخلوق
آتمان اور برم آتمان سو مخلوق یعنے پیدا کیئے ہوئے آتمان اسی رُوح کو کہتے ہین اور برم آتمان

ند اکو کہتے ہین جو ہمیشہ سے ہے مطلب یہ ہے کہ جین کا فر تھا روح کو کہتا تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین سو ہمارج
نے اُسکا کفر توڑا اور اُسکو خوب قائل کیا یہ جو مہادیو نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ حضرت آدم کا اپنے
ہاتھ سے بنا دیگا پھر دوسرا ہاتھ اُن کے سر پر رکھکر اُنکو یعنی اپنی بنائی ہوئی روح کو اُنکے بدن مین
پھونکیگا اُسکے موافق قرآن مجید مین بھی فرمایا ہے خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ یعنی بنایا مینے اُسکو اپنے دونو ہاتھون
سے یہان بھی وہی بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نہین جانتے کہ اللہ کا ہاتھ کیسا ہے اتنا جانتے ہین کہ کسی بندے
کا سا ہاتھ نہین مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی دواپر کے زمانہ کے موافق وہ بڑے عمر پاویگا اور تمام
خلقتون مین ساری خلق سے بہتر ہوگا اُسکی آنکھین نیلوفر کے پھول کیطرح پر کھلی ہوئی ہون گی اور اُسکا
چہرہ چودھوین رات کے ہزار دن چاندون کے برابر روشن ہوگا **فائدہ** یہ جو فرمایا کہ دواپر کے
زمانہ کے موافق اسکا یہ مطلب کہ جیسے عمرین اوّل اوّل جُگون کے وقت مین یعنی ست جگ مین ہوتی تھین
ویسی لنبی عمر تو اُسکی نہین ہوگی لیکن دواپر کے زمانہ کے مناسب بڑی عمر ہوگی سو حضرت آدم علیہ السلام
نے ہزار برس کی عمر پائی جیسا حدیث محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور ابن اثیر رح نے تاریخ
کامل مین لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خوبصورت تھے اُنکی اولاد مین سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے
اور کوئی اُنکی طرح کا نہین تھا مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی برہما جب اللہ کی ذات پاک کا نور آدم
کی ہستی مین یعنی جسم اور روح مین ظاہر دیکھیگا بے اختیار ہو کر اپنے تئین آس پاس آدم کے نثار کرکے
اُنکو سجدہ کریگا اے پاربتی اُسوقت اُس قادر برحق کا حکم خلقتون کو ہوگا کہ آدم کو سجدہ کرو سارے دیوتہ
اور مُنی اور رکھیسر اور منکھہ اور دیت اور راچھس وغیرہ سب ایکبار سجدہ مین مُنہ لاوینگے اے پاربتی جب
ساری خلق کے سب لوگ آدم کے سجدہ مین منہ لاوینگے ایک دیوتہ جسکا نام بہُوت ہے یعنی عزازیل
وہ سجدہ نہین کریگا اور رشک کے غلبہ سے آدم علیہ السلام کی حقارت مین زبان کھولیگا کہ یہہ تو سب
خلق سے بدتر ہے کیونکہ ہماری خلقت آگ سے ہے جو پاکیزہ عنصر ہے اور اُسکو خاک کثیف مُردار سے
بنایا ہے پھر وہ سارے دیوتون سے کہیگا کہ اے عزیزو انصاف کرو مین کیونکر اُسکو سجدہ کرون اے
پاربتی بہوت جان بوجھکر اپنے تئین اُس بڑے قادر دانا کے حکم کے برخلاف کریگا کیونکہ سارے دیوتے
خود دیکھینگے کہ اُس بڑے قادر نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے نور کو اُسکے قالب مین پھونکیگا
پھر اسپر وہ سجدہ سے انکار اور نافرمانی کریگا **فائدہ** یہان جو یہ لفظ ہے کہ اپنے نور کو اُسکے قالب
مین پھونکیگا اُسکا یہ مطلب کہ روح جو اللہ کی بنائی ہوئی ہے اُسکو یہان یون کہا کہ اپنا نور یعنی اپنا بنایا ہوا
نور جیسے روح کو اللہ نے فرمایا کہ میری روح یعنی بنائی ہوئی روح اور روح کو نور اسلئے کہا کہ روح نورانی

اور روشن چیز ہے خصوصاً خاص بندون کی رُوح جسکو وہان ہوا کہا تھا اُسی کو یہان نور کہا یہ توف لوگ ایسے
ہی لفظون سے دھوکا کھاتے ہین اور شرک مین پھنس جاتے ہین یا اللہ شرک اور کفر سے بچائیو آمین
مہادیو فرماتے ہین کہ پر بہانہ حال دیکھکر سب دیوتون سمیت اُسکو سجدہ کرین گے اور بہوت غرور اور
نادانی کے غلبہ سے اپنے تئین آپ رحمن اکر بیٹھیگا نہ آسمان پر نہ آسمانون کے آسمان پر یعنی عرش پر اور نہ
برہما کے مقام مین اور نہ ہمارے مقام مین اور نہ دیوتہ کے مقام مین اور نہ گندہرب کے یعنی فرشتون کے
مقام مین اور نہ کرسمہ رون کے یعنی درویشون کے مقام مین اور نہ راجاؤن کے آگے اور نہ جوگیون کے
آگے کوئی شخص اُسکو جگہہ نہین دیگا وہ درمیان آسمان اور زمین کے سرگردان رہیگا اے پاربتی غرور
سب بلاؤن سے بڑی بلا اور سب عیبون سے بدتر ہے عقلمند وہ ہے کہ اللہ کی ذات پاک کو حاضر ناظر
جانکر سب چیزون کے ساتھ ادب سے رہے جو اُسنے آدم علیہ السلام کو حقارت کی نظر سے دیکھا دوزخ
مین جا دیگا **فایدہ** جیسا مہادیو نے خبر دی ہے ویسا ہی ظہور مین آیا معلوم ہوا کہ بہوت نام ابلیس کا
ہے اللہ تعالی نے یہہ قصہ قرآن شریف مین بہت جگہہ پر بیان فرمایا ہے کہ ہمنے فرشتون سے کہا کہ
آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور وہ کافرون مین سے
ہوگیا اللہ نے فرمایا اے ابلیس تو نے کیون سجدہ نکیا اُسکو جسکو مینے اپنے دونو ہاتھون سے بنایا ابلیس بولا
مین اُس سے اچھا ہون تو نے مجکو آگ سے بنایا ہے اور اُسکو مٹی سے بنایا ہے اللہ تعالی نے فرمایا نکل
دور ہو تجہپر میری پھٹکار ہے انصاف کے دن تک ابلیس بولا اے رب مجکو ڈھیل دے اُس دن تک
کہ لوگ اُٹھائے جائین یعنی جس دن تو سب بندون کو زندہ کرکے اُٹھاویگا اُس دن تک مین زندہ رہون
اللہ نے فرمایا تو اُنہین لوگون مین سے ہے جنکو ڈھیل دیگئی ہے ایک جانے ہوئے وقت تک سورہ
کہف مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابلیس جنون مین کا تھا اُسنے اپنے رب کا حکم نہ مانا بھلا پھر تم اُس سے
اور اُسکی اولاد سے دوستی کرتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین ابلیس نے کہا اے رب تو نے جو مجکو گمراہ کیا
تو مین آدم کی اولاد کو گمراہ کردونگا اُنکو زمین مین بہارین دکھاؤنگا اُنکے آگے سے اور پیچھے سے اور
اُنکے داہنے سے اور اُنکے بائین سے آؤنگا مگر جو تیرے خاص بندے ہین اُنکو نہین بہکا سکونگا
اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو تیری راہ پر چلین گے مین تجہسے اور اُن سے دوزخ کو بھر دونگا مہادیو
فرماتے ہین اے پاربتی آدم علیہ السلام کو وہ بڑا درجات ولایتون کی بادشاہی عنایت فرمائیگا
نہایت قوت اور زور اور سخاوت اُنکو دیگا تمام علم اگلون اور پچھلون کے اُنکو سکھلاویگا
فایدہ اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ اللہ نے سب نام سکھلائے پھر اُن لوگون کو

فرشتون کے سامنے کیا اور فرمایا مجکو ان چیزون کے نام تبلاؤ اگر تم سچے ہو فرشتے بولی تو پاک ہے ہمکو کچہہ علم نہین مگر جتنا تو نے سکھلایا بیشک تو ہی ہے جاننے والا حکمت والا اللہ نے فرمایا اے آدم تو ان کے نام ان کو تبلادے جب آدم نے سب نام اونکو تبلا دیئے اللہ نے فرمایا کہ مینے تمسے نہین کہا تھا کہ مین جانتا ہون چہپا حال آسمانون کا اور زمین کا اور جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچہہ تم چہپاتے تہے آکام المرجان مین ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو نام تبلاے انسان اور جانور اور زمین اور پہاڑ اور اونٹ اور گدہا اسی طرح سب قومون وغیرہ کے نام تبلائے مجاہد نے ابن عباس کی زبانی فرمایا کہ برتن اور دیگ کا بھی نام تبایا مجاہد نے فرمایا کہ ہر جانور کا اور ہر اوڑنے جانور کا اور ہر چیز کا نام تبلایا ربیع نے فرمایا کہ فرشتون کے نام سکہلائے زید کے بیٹے عبد الرحمن نے فرمایا کہ اونکی اولاد کے نام انکو سکہلائے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایمان والی لوگ جمع ہونگے اور کہین گے اگر ہم اپنے رب کی طرف سفارش ڈھونڈھتے پہر آدم کے پاس آوین گے اور کہین گے تم باپ ہو سب آدمیون کے اللہ نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتون سے تمہارے سامنے سجدہ کرایا اور تمکو ہر چیز کے نام سکہلائے آگے پہر یہ بیان ہے کہ حضرت آدم شفاعت سے انکار کرین گے آخر کو جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے بار بار سفارش کرین گے یا اللہ اپنا دیدار اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے شفاعت ہمکو نصیب کر آمین توریت شریف کے پہلے سورہ کے دوسرے باب مین لکہا ہے کہ اللہ تعالے نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندون کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس پہونچایا تاکہ دیکہے کہ وہ اونکے کیا نام رکہے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اُسکا نام ٹہرا اور آدم نے سب مویشیون اور آسمانون کے پرندون اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکہا **مہادیو** فرماتے ہین اے پاربتی سارے خلقت آتشی وغیرہ اُن سے یعنی آدم علیہ السلام سے ڈرین گے آدم تمام خلقتون پر غالب ہون گے اور زمین پر گہر بنا کر آباد ہون گے اور تمام زمین کو اپنے قبضہ مین کرین گے پاربتی نے مہادیو سے پوچہا کہ جو قت اسطرحکا شخص حسن اور جمال والا اور ہمت والا اور پہچان والا خاک سے پیدا ہوگا عورت اُسکے لئے کہان سے پیدا ہوگی مہادیو نے فرمایا کہ اُسکی عورت اُسکی بائین پسلی سے پیدا ہوگی جیسے چودہوین رات کا چاند اور اُسکا بدن خالص سونے کی طرح روشن ہوگا پہلے دن سولہ برس کی پیدا ہوگی وہ اُسی وقت اُسکے ساتہہ عیش کرے گا اور اتنا حسن رکہتی ہوگی کہ کامرت کی عورت کی مانند اوسکو کہہ سکتے ہین اور اکثر لوگ اُسکے حسن کو دیکہکر کہین گے کہ یہ پاربتی ہے اور آدم کو مہادیو کہین گے اور تو میرے ساتہہ کیلاس پہاڑ مین بیٹھی رہے گی اور طرح طرح کے نئے نئے تماشے دیکہے گی

فائدہ فی الحقیقت ایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مین خبر دی ہی کہ حوّا بنائی
گئین آدم کی بائین پسلی سے یعنی حضرت حوّا جو حضرت آدم کی بی بی تھین اُنکو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بائین
پسلی سے بنایا توریت شریف جو اللہ نے حضرت موسیٰ کو دی ہے اُسمین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم
پر نیند ڈالی جب وہ سو گئے اللہ تعالیٰ نے اُنکی پسلی سے عورت کو بنایا اور اُس جگہہ پر گوشت بھر دیا قرآن
شریف مین اللہ تعالیٰ نے کئی جگہہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو اور تیرا جوڑا رہا کیجیو جنت مین
اور جہان چاہو کثرت سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نجاؤ نہین تو تم گنہگار ہو جاؤ گے ابلیس نے جاکر بہکایا
اور کہا تم اس درخت کو کھاؤ گے تو تم دونو فرشتے ہو جاؤ گے یا ہمیشہ جیو گے قسم کھا کر کہا مین تمہارا بھلا
چاہتا ہون دونون نے اُس درخت کو چکھا اللہ نے پکارا کیون مینے تمکو نہین کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا
کھلا دشمن ہے دونو بولے اے رب ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہمپر رحم نہ کریگا تو ہم
تباہ ہو جاوینگے اللہ نے فرمایا اُترو تم کو زمین مین رہنا ہوگا اُسمین جیو گے اُسمین مروگے اُسی مین
سے نکالے جاؤ گے یعنی قیامت کے دن زمین مین سے زندہ کرکے اللہ تمکو نکالیگا حضرت آدم اور
حضرت حوّا دونون زمین پر اُترے دونون سے اولاد پھیلی **مہادیو** فرماتے ہین اے پاربتی پہلا
بیٹا جو آدم علیہ السّلام کی عورت سے پیدا ہوگا اُسکا نام برہما ہوگا جسم مین بہت قوی ہوگا اور اکثر
عجائب چیزین اُس سے ظاہر ہونگی پھر ایک لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اُس لڑکی کو اُس لڑکے کے
نکاح مین حوالہ کرینگے اور برہما اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر آدم علیہ السّلام سے جُدا ہوکر زمین پر آباد ہوگا
تھوڑی مدت مین اولاد اُس سے بہت ہو جاویگی اور متصرف عالم مین ہوگی اور دوسرا بیٹا بشن اسکا
نام ہوگا اور ایسا بہادر اور زور آور ہوگا کہ ساری دیت کو یعنی جنون کو اپنا تابعدار کریگا جو کوئی اُسکی
تابعداری کریگا اچھا رہیگا نہین تو وہ اُسکو ہلاک کریگا اور آدم علیہ السّلام کی بی بی سے ایک اور
لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اُسکو بشن کے نکاح مین دینگے **فائدہ** اُسوقت بھائی کا نکاح
بہن سے اللہ تعالیٰ نے درست رکھا تھا پھر حضرت موسیٰ کی توریت مین حرام کردیا قرآن مین بھی حرام
کردیا **مہادیو** فرماتے ہین بعد اُسکے تیسرا بیٹا اُن سے پیدا ہوگا اُسکا نام مہیش ہوگا وہ بیباک
یعنی نڈر ہوگا برہما اور بشن اور مہیش اُسکو قبول نکرینگے وہ سب عبادتین ہندوؤن کے دین کی منسوخ
کریگا یعنی موقوف کریگا اور جس جگہہ پر ہمارا عبادتخانہ ہوگا وہ اُسکو توڑ کر گرادیگا اور طرح طرح کی
قباحتین یعنی برائیان جو ہماری دین کے خلاف ہین اختیار کریگا اور سارے فعل اور عبادتین اور
معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف کریگا **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ عبادت کہتے ہین بہت

بڑی تعظیم کو اور اُسکو فارسی مین پرستش اور ہندی مین پُوجا کہتے ہین سو ایک بڑی تعظیم تو وہ ہی جو اللہ کے
لئے خاص ہے ویسی تعظیم کسی دوسرے کی نہین ہو سکتی وہ تعظیم یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا سب کا مالک مختار سمجھکر اُسکے
سامنے اپنے تئین جُھکانا طرح طرح کی عاجزی اُسکے آگے کرنا یہ سمجھکر کہ ہر چیز کا اختیار اُسکے ہاتھ مین ہے
اُسکے بغیر حکم ذرّہ نہین ہل سکتا یہ تعظیم کسی دوسرے کیلئے کسی زمانہ مین درست نہین ہو سکتی کیونکہ اللہ کا
دوسرا کوئی نہین وہی اکیلا ہمیشہ سے ہی وہی اکیلا سب کا بنانے والا ہے کسی زمانہ مین کوئی اُس کا
ساجھی نہین ہو سکتا اُسنے کسی زمانہ مین کسی بندے کو اپنی بندگی اور غلامی سے باہر نہین کیا اور کسیکو
خود مختار نہین کر دیا کہ جو چاہے سو کرے اور اُسپر بڑے بڑے فرشتے جنکو اللہ نے نور سے بنایا ہے وہ بھی سب
اُسکے بندے ہین اُسکی دہشت سے ڈرتے ہین بن اُسکی مرضی کے کسیکی سفارش نہین کر سکتے اُس سے
بڑھ کر بول نہین سکتے اُسکے حکم سے کام کرتے ہین جو حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہین جو کوئی فرشتون کو یا
پیغمبرون کو خود مختار سمجھکر تعظیم کریگا وہ بیشک کافر اور مشرک ہے اب سمجھنا چاہیئے کہ اللہ کے جو خاص
بندے ہین اللہ تعالیٰ سارا فیض دین اور دنیا کا اور سب بندونکو اُنکے وسیلے سے دیتا ہے اسی لئے
اُنکی بھی کچھہ تعظیم مقرر کی ہے لیکن اُنکو اپنے سے بڑا سمجھنا اور اُنکا ادب رکھنا اور اُن سے محبت رکھنا
اور اُنکی تعریفین کرنا اتنی تعظیم تو اُنکی ہر زمانے مین اللہ نے اپنے بندون پر فرض کی ہے اور بعضی
تعظیمین ایسی ہین کہ ایک زمانہ مین اُن تعظیمونکا حکم کیا دوسرے زمانہ مین اُن تعظیمونکو منع کیا جیسے
اُنکو اللہ کا پیارا بندہ سمجھکر تعظیمی سجدہ کرنا فرشتون کو اور سب جنّون کو حکم کیا کہ حضرت آدم کو تعظیمی
سجدہ کرین قرآن شریف مین آیا ہے کہ حضرت یوسف کو اُنکے مان باپ نے اور گیارہ بھائیون نے
تعظیمی سجدہ کیا اس تعظیم کو محمدی شریعت مین اللہ نے موقوف کر دیا سجدہ فقط اللہ نے اپنے ہی
لئے رکھا دوسری تعظیم یہہ کہ اُنکا دھیان کرنیکے لئے اُنکی تصویر بنانا توریت مین حضرت موسیٰ کو
حکم ہوا کہ ایک صندوق بناؤ اور اُسکے اوپر دو فرشتون کی تصویرین بناؤ لوگ اُس صندوق کو
دیکھکر اللہ کی عبادت کرنے آتے تھے منظور یہ تھا کہ فرشتونکی تصویرین دیکھکر فرشتونکا بھی دھیان
آوے کہ وہ اللہ کے خاص بندے ہین اب اللہ نے محمدی شریعت مین تصویر بنانا موقوف کر دیا اور
جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصویر بنانے والے دوزخ مین جاوین گے مطلب یہہ ہے کہ
جب سے اللہ نے منع کر دیا اُسوقت سے جو کوئی بناویگا دوزخ مین جاویگا جس کام کو اللہ نے
توریت مین حکم فرمایا تھا اُسکو اب حرام کر دیا اور جو کوئی پچھلے حکم کو چھوڑ کر پہلے حکم پر چلے وہ اللہ کا
تابعدار نہین بلکہ ضدی اور باغی جہنمی ہے اب غور کہ ہندوؤن کی اگلی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ

اگلے زمانہ مین دیوتاؤنکے یعنی فرشتون کے اور خاص بندونکی تعظیم کا یہہ طریقہ تھا کہ اُنکی تصویرین
بنا کر سامنے رکھتے تھے اور اُن خاص بندون کا دھیان جماتے تھے اس مین حکمت یہ تھی کہ فرشتون کا
اور خاص بندونکا دھیان خوب جما رہے اور اُنکی محبت دلمین رچے رہے اور دھیان کرتے کرتے اُنکی اچھی خصلتین اس
شخص مین آجاوین جو شخص جسکے دھیان مین بہت رہتا ہی اُسکی خصلتونکا اثر اُسکے دلپر پیدا ہوجاتا ہی دہی
خواص اُسکو بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے جو دیوکا اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے دیوؤن اور جنونکو
ایسی تعظیم فرشتونکی بتائی تھی جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو حضرت آدم کا رتبہ فرشتون سے بڑھا دیا سب
فرشتونکا اور جنونکا اُنکے سامنے سر جھکا دیا فرشتون کی تعظیم کا جو طریقہ دیوؤنکو بتایا تھا وہ منسوخ کردیا
اسکا بیان آگے بھی آویگا اگر اللہ چاہیگا اس جگہہ پر مہادیو نے حضرت آدم کے تین صاحبزادونکا ذکر کیا
سو ظاہر یون ہے کہ بڑے بیٹا قابیل کو کہا اور منجھلا ہابیل کو کہا ہے کیونکہ توریت شریف سے ثابت ہی کہ پہلے قابیل
پیدا ہوئے پھر ہابیل پیدا ہوئے پھر قابیل نے ہابیل کو ناحق مار ڈالا اور قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ
جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی کہ آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور یہ بھی توریت
شریف سے ثابت ہی کہ قابیل اللہ کے حضور مین سے چلا گیا اور عدن کی پورب طرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور
قابیل سے حنوک پیدا ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ اُسوقت تک خون کے بدلے خون کا حکم نہین ہوا تھا پھر
توریت شریف مین حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد لکہا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح سے فرمایا
کہ مین آدمی کی جان کا بدلہ ہر ایک آدمی کے ہاتھہ سے کہ اُسکا بھائی ہے لونگا جو کوئی آدمی کا لہو بہاویگا
آدمی ہی سے اُسکا لہو بہایا جاویگا ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اُسوقت سے خون کے بدلے خون کا حکم ہوا
یہ جو تیسرے صاحبزادے کا ذکر ہے جنکا نام دہنکی لکہا ہی یہ ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا ہی حضرت شیث
علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو توریت شریف مین لکہا ہے کہ حضرت حوا نے فرمایا کہ اللہ نے مجکو ہابیل کے
بدلے دوسرا بیٹا دیا اسلئے اُنکا نام شیث رکھا عبرانی مین شاش کے معنے ہین دیا توریت شریف مین
ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر اور اُنکے مانند ہوئے سو مہادیو نے
حضرت شیث کی شجاعت اور بہادری کو یون بیان فرمایا کہ وہ بیباک یعنی نڈر ہونگے اللہ کے سوا
کسی کا ڈر نمانینگے برہما اور بشن اور مہیش جو تین فرشتے ہین اس بات کو قبول نکرینگے کہ یہہ ہماری
بہت بڑی تعظیم کرین کیونکہ فرشتے اُنکو اپنے آقا حضرت آدم کا جانشین سمجھینگے حضرت شیث اس
طریقے کو موقوف کردینگے جو دیوؤن مین پھیلا ہوا تھا کہ فرشتون کی تصویرون کو سامنے رکھکر اُنکی
بڑی تعظیم کرتے تھے اسطرح کہ بہا دتنہا لنے جس مین تصویرین ہونگی وہ توڑ ڈالینگے آگے بڑھکر

یہ بیان آتا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا دیوؤنکو حکم ہوا کہ تم پہاڑون اور جنگلون مین
اور ٹاپوؤن مین رہو کہ ہمنے ساری زمین آدم کی اولاد کو دی یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جنون کو زمین
پر رہنا منع ہوا اور اُنکا ملک آدمیونکو ملا اُنکے عبادتخانے توڑے گئے کیونکہ وہ شریعت آدمیونکے واسطے نہین
تھی آدمیونکو اللہ نے نئی شریعت دی اور جنون کی شریعت مین بھی بہت بڑا رتبہ اُنہین کا تھا جو اللہ
کی یاد مین مشغول رہتے تھے اُنکو فرشتون کیخدمت مین رہنے کی حاجت نہین تھی **مولوی محمد علی** صاحب نے
سوط اللہ الجبار مین لکھا ہی کہ سرب بیدا نیکھد حجر بید مین ہی کہ اُسکے پہچاننے سے تمام جہان تابعدار اور دیوتا
تابعدار ہو جاتے ہین پہر مین کسکے واسطے جگ کرون یعنی اللہ کے پہچاننے سے سب فرشتے تابعدار ہو جاتے ہین
سو مین فرشتون کی بڑی بڑی تعظیمون مین کیون مشغول رہون اور سنت اسرا نیکھد حجر بید مین ہے کہ جسکو
ایسا علم ہو وہ کسواسطے جگ کرے کیونکہ جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہے اُس سے ایسی سمجھ والا اونچا ہے اور بہت
بڑا ہے یعنی فرشتے جو جگ کا نتیجہ اللہ کے حکم سے دیتے ہین اُن سے اللہ کا پہچاننے والا بہت افضل ہے
وہ کیون فرشتون کی یاد مین اور اُنکے دہیان مین زیادہ مشغول رہے تیتری انیکھد حجر بید مین لکھا ہی کہ
جو اس قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاؤن اور فرشتون سے بلند مرتبہ پاوے بلکہ اُنکا راہ بتانیوالا اور
سردار اور سفارشی ہو جائے اور سرب بیدا نیکھد حجر بید مین ہے کہ کل جہان کو جگ کی چیزون کی طرح
سمجھے اور آتما کو یعنی اللہ تعالیٰ کو آگ کی جگہہ پر جانے پہر اُسمین ہوم کرے پہر جو مرتبہ تمام دیوتاؤنکا ہو
اُس سے زیادہ اُسکا ہووے **فائدہ** جگ ایک طریقہ تعظیم کا تھا کہ غلہ اور میوہ اور بہت چیزون کو
فرشتونکی نیاز سمجھکر آگ مین جلا دیتے تھے اس جلا دینے کو ہوم کہتے ہین سو سمجھنا یہ مطلب ہی کہ جس
طرح آگ مین غلہ اور میوہ وغیرہ سب جلجاتا ہے اسطرح اللہ کے عشق کی آگ مین اور اُسکے دھیان مین
سارے جہان کو اپنے دھیان سے مٹا دے تو اُسکا مرتبہ سب فرشتون سے زیادہ ہی وہ فرشتون کی
تعظیمین کیون بجا لاوے ہان اتنا سمجھے رہی کہ فرشتے اللہ کے اچھے بندے ہین اُنکا ادب اور لحاظ رکھے۔
سوط اللہ الجبار مین ہی کہ بید سے یہہ بات ظاہر ہے کہ جگ دیوتاؤن کی تعظیم کے لئے ہوتا تھا چنانچہ
چھاندوگ اپنکھد شتام بید وغیرہ مین صاف لکھا ہی کہ جگ تین دیوتاؤن کے واسطے ہوتا ہے لیکن روز آفتاب
اور بید مین یہ بھی لکھا ہی کہ آفتاب باوجود اتنے شرف اور منزلت کے اُس نور کا ایک ذرہ ہے یعنی اللہ کے
سامنے اُسکی شان و شوکت کچھہ بھی نہین ہے اور بید وغیرہ سے خوب ثابت ہی کہ برہمن وغیرہ لوگون
نے دیوتاؤن کے واسطے جگ کیا ہی یہ طریقہ فرشتون کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت
مین اللہ نے موقوف کر دیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ جنون کے واسطے وہی شریعت قائم رہی

یہانتک کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ایسی شریعت دی کہ سب آدمیون پر اور سب جنون
پر اُس شریعت پر چلنا فرض کر دیا سب بید انکہد حجر بید مین ہے کہ حیف ہے اُسپر جو ایسے ذات پاک کو
چھوڑ کر کسی دیوتا کی خوشی کرنیکو جگ کرے ایسی دانائی کو چھوڑ کر مین کسواسطے جگ کرون اور جگ سے کیا ہے بید
مین ہیہون خلاصہ یہ کہ فرشتون کی تعظیم مین اور اُنکے دھیان مین مشغول رہنا اُن لوگون کیواسطے
جنکی عقل ناقص ہے اور اُنکا دل ایکایک اللہ کی یاد مین نہین لگ سکتا اُنکے واسطے پہلے پہلے یہ طریقہ تھا
سری کشن جی نے تیسرے ادھیان مین حکم دیا کہ دیوتون کے واسطے جگ کرتا کہ وہ تیری مدد کرین جو
دیوتون کی نذر کریگا وہ اُسکی مراد برلانےمین سعی کرینگے اگر دے بدلہ نہ دیوین تو چور کے برابر ٹھیرین +
ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے کرشن گیتا مین اشلوک ۳۰۴ مین فرمایا کہ بیوقوف ہین جو میرے
صورت بناتے مین کرشن کنہیا کی ۳۰۰ اشلوک مین ہے کہ جاہل دیوتون اور ستارون کو پوجتے ہین اشلوک
۳۰۳ مین ہے کوتاہ عقل دیوتون کی پوجا سے جو پھل پاتے ہین وہ جلد جاتا رہتا ہے اور انکا حشر اُنکے
ہمراہ ہوتا ہے مگر اصل مطلب سے محروم رہتے ہین ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہنود کے کامل لوگ
دیوتاؤنکی یعنی فرشتونکی تعظیم مین اور دھیان مین مشغول رہنے کو بہت بڑا رتبہ نہین جانتے تھے بلکہ انکا
مطلب یہ تھا کہ چند روز فرشتون سے دل لگاؤ پھر اللہ کی یاد مین ڈوب جاؤ اصل مطلب وہی ہے اُس سے
محروم رہنا بڑی بے نصیبی ہے پھر یہ بھی تاکید کرتے تھے کہ اُنکو اللہ کا شریک مت سمجھو یعنی یہ جانو کہ اُن سے
پہنچتا ہے اُسکو اللہ ہی کیطرف سے سمجھو ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے ۱۲۴۵ اشلوک مین فرمایا ہے
کہ جو کوئی کسی شے کو ہمیشہ قرار دیتا ہے اور بغیر دلیل اُس سے دل لگاتا ہے وہ جاہل مطلق ہو گئی ہے دیکھو
کسی شے مین سب چیزین آگئین جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کو خدا ٹھیراوے وہ جاہل ہے عبادت کرنے
کے قابل ہے مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ راجہ بھرت کے باپ نے جب خدائی کا دعوی کیا اپنے
تصویرین بناکر لوگون کو دین کہ ان مورتونکو پوجین ایک مدت کے بعد راجہ بھرت حاکم ہوا اُسنے تمام
خلق کو اللہ تعالی کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اس بات کو نہ مانتا تھا وہ اُسکو قتل کرتا تھا اور فرمایا
کہ اُن تصویرون کو جہان دیکھین توڑ ڈالین اور جلادین کرشن گیتا کی ۳۶۳ اشلوک مین ہے جو
دیوتاؤن اور پیرون کو پوجتا ہے اُسکا حشر اُنکے ہمراہ ہوتا ہے اور جو جنات کو پوجتا ہے اُسکو وہ اپنے
ہمراہ لیجاتے ہین اور جو اللہ تعالی کو پوجتا ہے وہ اُسے ملجاتا ہے **فائدہ** اللہ کا پوجنا یہ ہے
کہ اُسکو بھلائی برائی کا مختار جانکر اُسکی تعظیم کرنا ایسی تعظیم کسی بندے کیلئے کرنا کفر ہے اور اُنکے
پوجنے سے مراد فقط تعظیم ہے کہ اُنکو اللہ کا بندہ مقبول جانکر اُنکی تعظیم کرنا اور اُنسے فیض لینا

دور یہ سمجھنا کہ یہ فیض سب اللہ کیطرف سے اور اُسکے حکم سے ملتا ہی کرشن گیتا کی ۳۶۵ مین ہی جو حرکت اور ریاضت
کرے اُسکو اُسی کی ہیئت کرے یعنی خالص اللہ کیواسطے کرے اب جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے محمدی شریعت
مین بعضی بعضی تعظیمین فرشتون اور پیغمبرون کی موقوف کردین مگر وہ جو انکی اصل تعظیم تھی دلمین اُنکی محبت
رکھنا اور انکا دھیان کرنا اور اُنکی تعریفین کرنا اس طریقہ کو اللہ نے ہماری شریعت مین یون جاری
کیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسا قرآن اُتارا کہ اُسمین جابجا اللہ کی تعریف ہی کہ وہ اکیلا ہے
اُسکے سوا کسیکو کچھ اختیار نہین ہے اُسکے ساتھ جابجا فرشتون اور پیغمبرون کا ذکر اور اُنکی اچھی خصلتون
کا ذکر اور اُنکی تعریفین جابجا موجود ہین اس قرآن مین اللہ نے دونو باتونکو اکٹھا کردیا کہ جو کوئی اسکو
دل لگا کر پڑھے اللہ کو خوب پہچانے اور اللہ کی محبت اور اُسکے فرشتون اور پیغمبرون کی محبت اُسکے
دل مین جمی رہے اللہ تعالی آپ ہر نعمت کا دینے والا ہی مگر اُسنے دستور یون رکھا ہے کہ ایک کے وسیلہ سے
ایک کو دیتا ہی فرشتون اور پیغمبرون اور اولیاؤ نکا جب کوئی ذکر کرتا ہی اور اُنکی تعریف کرتا ہے تو اللہ
تعالی اُنکے پاک ارواحون کا فیض اور اثر اُسپر ڈالتا ہے جسطرح اللہ تعالی سورج کی گرمی ہمپر ڈالتا ہے
ہر شخص دیکھہ لیوے کہ جسوقت اچھے لوگون کا ذکر ہوتا ہی اُسوقت اُسکے دل کا کیا حال ہوتا ہی اللہ کے
محبت کا اور اچھے بندون کی محبت کا اثر تہوڑا یا بہت جسقدر اللہ کو منظور ہوتا ہی اُسقدر دلمین صاف
معلوم ہوتا ہی یہ طریقہ جو اللہ نے ہمارے محمدی شریعت مین رکھا ہی اُس طریقہ سے نہایت عمدہ اور
بہتر ہے جو اگلے لوگون کے وقت مین دستور تھا کہ اچھے لوگون کا تصویرون کرتے تھے کہ اُنکی تعریفین
کرکے اُنکی تعظیمین کرکے اُنکو بلاتے تھے ہماری شریعت مین بعضی تعظیمین تو وہ ہین جنکو اللہ نے صاف
صاف حرام کردیا اور اُسکو کفر کی نشانی ٹھیرا دیا جیسے مورت بناکر تعظیمی سجدہ کرنا اور ایک طریقہ تعظیم کا
وہ ہی جو قرآن مین ہمارے واسطے مقرر کردیا اور حکم فرمادیا کہ اللہ کا ذکر کرو اور اُسکو یاد کرو اسکے ساتھہ
جابجا یہ بھی تاکید کردی کہ پیغمبرون کا ذکر کرو اور اُنکو یاد کرو جو کوئی قرآن اور حدیث مین فرشتون
اور پیغمبرون کا حال اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُن کی اولاد پاک کا اور اُنکے اصحابونکا
احوال اور اولیاؤ نکی کتابونمین اولیاؤ نکا احوال دیکھتا ہے یا پڑھتا ہے اللہ تعالی اُنکی پاک ارواحونکا
فیض اور اثر اُسکو پہنچاتا ہے وہ شخص اُس فیض اور اثر کو پہچانے یا نہ پہچانے جنکا دل اللہ نے روشن
کیا ہی وہ پہچانتے ہین جنکو اتنی سمجھہ نہین ہے وہ نہین سمجھتی کہ یہہ اثر کس چیز کا ہے مگر یہ جانتے ہین
کہ اللہ ہر نعمت کا دینے والا ہی بعضی تعظیمین وہ ہین جنکو ہماری شریعت مین نہ حکم کیا نہ منع کیا
اُسطرحکی تعظیمین پہلے زمانہ کے بزرگون نے کسی ضرورت سے کی ہین پچھلے زمانہ مین اُمت محمدی

کئے بہت کامل لوگون نے ایسا کیا ہی کہ اللہ کے نامونکا وظیفہ اس نیت سے اور اس غرض سے پڑہا کہ فرشتے
ہمارے پاس آوین اور اللہ کے حکم سے ہماری مدد کرین ایماندار جن ہمارے تابعدار ہوجاوین اسکے ساتھ فرشتون
اور سب پیغمبرون اور اولیاؤن کے نامون کو بھی جپا ہی انکا تصور اور دھیان خوب دلمین جماکر بیٹھے ہین اگرچہ
اُنکے دھیان اور تصور سے کوئی ایماندار خالی نہین ہے مگر اس بیان کو ذرا بڑھا دیا جن بات کی کچھہ
اصل شریعت مین پائی اُسکو ذرا بڑھایا اللہ تعالی نے چونکہ ان باتونکو صاف صاف منع نہین کیا تھا
اللہ تعالی نے اس طریق مین بھی اُن لوگونکو بڑے بڑے فیض عنایت فرمائے مگر یہہ طریقہ ہر شخص کو
نہ چاہیئے اسمین بڑے بڑے کھٹکے ہین جو شخص خود کسی بڑے درجے والے کو بلاتا ہے اُسکی خاطر اور
اُسکا لحاظ بھی نہایت لازم ہوجاتا ہی جو کوئی اُنکے مرضی کے خلاف کوئی بات کرتا ہی سزا پاتا ہے اور جو
اللہ کا کلام پڑھتا ہی اور جو طریق اُسنے بتلایا ہی اُس طریق پر اللہ کے اچھے بندون کو یاد کرتا ہے
اُسکے بن بلائے اللہ تعالی اپنے خاص بندونکو اُسکی مدد کیلئے بھیجتا ہی مگر پہلے بزرگون نے یہ راہین
ضرورت سے نکالین کہ کسی طرح لوگون کا دل نیکی کی طرف لگے اگر اُن سے کہتے ہین کہ اللہ کی محبت کا
دلمین رکہو تو اُنکا دل ادھر نہین آتا پہلے اچھے بندون سے دنیا ہی کی غرضون کیواسطے دل لگاوین اور
اُنکی خدمت مین رہین کسی طرح دنیا سے دل ہٹے کیا عجب ہے کہ اس وسیلہ سے اللہ سے دل لگ جاوے
یا اللہ اپنا عشق اور اپنے پاک بندون کا عشق عنایت فرما آمین **مہادیو** فرماتے ہین کہ ہمارے
دین مین جو جو برے کام ہین وہ اُنکی شریعت مین اچھے ہوجاوینگے یعنی جن کامون کو اللہ نے
اب منع فرمایا ہے اُنکا کرنا اب برا ہی اُنہین کامون کا اُسوقت اللہ حکم کریگا وہی کام اُسوقت مین
اچھے ہوجاوینگے اسکا مطلب اُس بیان سے صاف کھلتا ہے کہ دیوون کی شریعت مین اللہ
تعالی نے گائے کی تعظیم کا حکم کیا تھا آدمیون کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم کیا پھر فرمایا کہ اُن کے
سب کام اور عبادات اور معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف ہونگے یعنی اُس شریعت مین اللہ
کی عبادت کا طریقہ بھی اور طرحکا ہوگا اور آپس کے معاملون مین بھی نئے نئے حکم دیگا اس
عبارت کا مطلب یہی ہی جو لکھا گیا اگر کسی ہندو کے دلمین یہ وسوسہ آوے کہ مہادیو نے معاذ اللہ
اُنکی ہجو کی ہے کہ وہ ہمارے دین کو مٹا دیگا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ آگے بڑہ کر دیکھو مہادیو نے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ساری اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت ساری خلقت کو سکھلاوینگے معلوم ہوا کہ
مہادیو اگلی شریعتون کے منسوخ ہونیکو برا نہین جانتے تھے آگے بڑھکر یہ بھی ذکر آتا ہی کہ مہادیو

نے فرمایا کہ آدم کی اولاد مین وہ لوگ ہونگی جو اللہ تک پہنچی ہونگے سوا اللہ کے کسی طرف رجوع نہ کرین گے
اور دیوتا کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے دیکھو یہان بھی مہادیو اُن لوگون کی تعریف کرتے ہین جب مہادیو
سب لوگون کی تعریف کرتے ہین جو اگلی شریعت کو منسوخ کر دین گے تو بیشک اُنکا مطلب یہان بھی
یہی ہی کہ حضرت آدم کے تیسرے صاحبزادے جو دیوتونکی شریعت کو منسوخ کر دینگے وہ بہت اچھی ہونگے
اس جگہہ پر لفظین صاف نہین ہین تو اُن لفظون کا مطلب اَور جگہہ سے صاف سمجھ لو یہ جو فرمایا کہ برہما
اور شن اَور مہیش اُنکو قبول نہ کرین گے اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ معاذاللہ فرشتے اُن سے ناراض
ہونگے بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرشتے اُنکو بہت بڑا رتبے والا سمجھکر اپنی تعظیم مین مشغول رکھنے کیلئے قبول
نکرینگے فرشتونکی تصویرین بناکر اُنکا دھیان جمانا اس راہ کو وہ صاحبزادے آدم علیہ السلام
کے موقوف کردین گے اور برائی کا لفظ جو فرمایا اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ فعل اُنکے حق مین برے
ہونگے قباحت اور برائی مین یہ قید لگادی کہ ہمارے دین مین یعنی جو فعل ہمارے دین مین اب برے
ہین کیونکہ اللہ نے اُن فعلون کو منع کیا ہے وہی فعل اُسوقت مین اچھے ہوجاوین گے کیونکہ اللہ
اُسوقت مین اُن فعلونکا حکم دیگا جتنے فعل اور جتنے طریقے اللہ کی عبادت کے اور آپس کے معاملے
ہونگے وہ سب نئے ہونگے اللہ نئی شریعت اُسوقت مین بھیجیگا معارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ حضرت
شیث علیہ السلام انسانون اور جنون کے اکثر فرقہ پر بادشاہ تھے **مہادیو** فرماتے ہین کہ چوتھا بیٹا
آدم علیہ السلام کا بدہال نام پیدا ہوگا اور پانچ ولایتین اپنی حکومت کے نیچے لاویگا اور دیوتہ اور
دیت سے بھی مار دھاڑ کے زور سے محصول لیگا جو کچھہ کبھی ہنوا تھا وہ کریگا اور ملک کے سب راجہ
اُسکی تابعداری کرینگے اور اُسکے تابعدار ہونگے اور طریقہ نئے شریعت کا ظاہر کریگا **فائدہ**
دیکھو حضرت آدم کے چوتھے صاحبزادے کے حق مین یہی فرمایا کہ وہ نئی شریعت کو ظاہر کرینگے
اور دیوتون سے یعنی نرہی تیسری قوم جو نور اور آگ سے بنائی گئی ہین اور دیت سے یعنی جنون
سے جو آگ اور ہوا سے بنائے گئے ہین سب سے محصول لین گے خلاصہ یہہ کہ اللہ تعالی نے حضرت
آدم علیہ السلام کے اولاد کو سب دیؤون اور جنون اور دیوتون پر حاکم کیا جنہون نے مانا وہ اچھے
رہے جنہون نے نہ مانا اُنہون نے سزا پائی محمد بن جریر طبری کی تاریخ جو عربی مین تھی اُسکا ترجمہ
فارسی مین ابو علی محمد بلعمی نے کیا ہی اُسمین کیومرث بادشاہ کے حال مین لکھا ہی کہ وہ پہلا بادشاہ
جہان کا ہی بعضے لوگ کہتے ہین کہ یہ نام آدم علیہ السلام کا ہی یہہ قول عجم والونکا ہی بعضون کا
قول یہہ ہی کہ حضرت شیث علیہ السلام کے پوتے جنکا نام قینان ہے وہی کیومرث مین وہی

پہلے پادشاہ جہان کے ہین ابن مقنع نے لکہا ہی کہ جب قینان پادشاہی پر بیٹھے فوج جمع کی اور جنون سے لڑنیکو
گئے اور مسلمانون کے علما یون فرماتے ہین کہ کیومرث حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹون مین سے ہین جب
حضرت شیث علیہ السلام نے وفات پائی آپسمین بھائیون مین موافقت نہ رہی کیومرث اُٹھ کہڑے ہوئے
اور اپنے فرزندون کو لیکے دماوند پہاڑ پر تشریف لیگئے اور وہان ٹھہرے اولاد کی بہت کثرت ہوئی انجگہہ
شہر بنائے کیومرث بہت خوبصورت اور نیک نیت تھے اُس جگہہ پر دیو تھے اللہ کی مدد سے سب دیونکو
وہان سے نکالدیا اُنکا ہتیار ایک لکڑی اور ایک پہن تھا اسپر اللہ کا بہت بڑا نام لکہا ہوا تہا جس جگہہ
کوئی دیو اور پری تھا اللہ کے نام کے زور سے اُسکو بھگا دیتے تھی اور سب اُن سے ڈرتے تھے اور بہاگتے تھے
اور کیومرث کی ایک صاحبزادی اُنہین کے طور پر تھی بڑے بہادر تھے اُنکا نام کُشنگ تھا وہ ہمیشہ پہاڑون پر
رہتی تھی اور اللہ کو پوجتی تہی تاریخ طبری مین بہت بڑا قصہ اُنکی لڑائی کا لکہا ہی کہ اُنہون نے دیوؤن سے
لڑائی لڑی اور لکہا ہی کہ اُس زمانہ مین دیو اور پری ظاہر تہے آدمیون سے پوشیدہ نہین تہے تمام ہوا بیان تاریخ
طبری کا ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہادیوجی نے جو حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے صاحبزادے کا حال
بیان فرمایا ہی وہ یہی کیومرث ہین واللہ اعلم بہ تاریخ طبری مین لکہا ہی کہ کیومرث کی ایک بیٹی تھین اُنکا نام
ماریہ تھا اُنکا ایک بیٹا تھا کیومرث نے اُسکا نام سیامک رکھا سیامک کا ایک بیٹا ہوا اُسکا نام اوشہنگ تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ اوشہنگ مہلائیل کے بیٹے تھے قینان کے پوتے تھے اوشہنگ جب پادشاہ ہوئے
اُنہون نے ساری زمین کو لیلیا اور خلق کو اللہ کیطرف بلایا اور دیوؤنکو آبادیون سے نکالدیا اوشہنگ
دین اسلام پر تھے اُن کے بعد طہمورث پادشاہ ہوئے آتش پرست لوگ کہتے ہین کہ وہ بتونکو پوجتے تھے
یہ بات غلط ہی وہ اللہ کو پوجتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے دین پر تھے اللہ تعالیٰ نے اُنکو ایسا
زور دیا تھا کہ ابلیس کو اور دیوؤنکو اُنہون نے اپنا تابعدار کرلیا تھا اور اُنکو حکم کیا تھا کہ خلق کے درمیان مین
سے باہر چلے جاؤ اُنہون نے سبکو آبادی سے باہر نکالدیا جنگلون اور دریاؤن مین بہیجدیا فارسی بولی
اُنہین سے شروع ہوئی اور خط اُنہون نے لکہا امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کامل مین لکہتے ہین کہ
امام ابو جعفر طبری کے کتاب بڑی معتبر ہے کیونکہ وہ امام ہین اُنکی باتین بڑی پکی ہین اُنہین علم اور صحیح
عقیدہ اور سچائی جمع ہی **مہادیو** فرماتے ہین کہ اے پاربتی اسی طرح آدم علیہ السلام کی بی بی سے پہلے
بیٹا پیدا ہوگا بعد اُسکے لڑکی اور ہر ایک لڑکی ایک بیٹے کو سونپی جاویگی سب اکیس بیٹے اور بیس بیٹیان
اُن سے پیدا ہونگی **فائدہ** امام احمد قسطلانی مواہب مین لکہتے ہین کہ حضرت آدم جب کہ حواسے ملے بیس
بار کے بیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوئے **مہادیو** فرماتے ہین کہ اُن سبون مین سے

دو بیٹون کو ایک لڑکی کے باعث سے دشمنی پیدا ہوگی وہ بیٹا اپنے بھائی کو قتل کرکے اور اوس لڑکی کو اپنے ساتھ لیکر ملک کونسلا کی طرف جاویگا اور وہان جاکر زور اور حکومت بہت پیدا کریگا اور چاندی اور سونا پہاڑ کی کانون سے نکالکر خلقتون کو دیگا اکثر لوگ زمین کے اُسکی سخاوت کی خبرین سنکر اُسکے آگے جاوینگے اور اپنی خواہش کے موافق سونا اور چاندی پاوینگے اور وہ بیٹا آدم بڑا بادشاہ ہوگا اور گناہ کہ اپنے بھائی کو مار ڈالا اس گناہ کی ملامت سے عبادت بہت کریگا اور ہمیشہ نیلا لباس پہنے گا **فایدہ** دُرِّ منثور مین ابن جریر اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے لکھا ہی کہ حضرت آدم کے لڑکا اور لڑکی جوڑ جوڑ جب پیدا ہوتی تھے تو ایک پیٹ کی لڑکی کا نکاح دوسرے پیٹ کے لڑکے سے کر دیتے تھے قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے زیادہ خوبصورت تھی ہابیل نے چاہا کہ قابیل کی بہن سے نکاح کرے قابیل نے نہ مانا اور کہا وہ میرے ساتھ پیدا ہوئی ہے اُس سے مین نکاح کرونگا اور اُن دونون نے اللہ کی نذر کی قابیل کی نذر قبول نہوئی اُسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا کہ تو میری بہن سے نکاح نکرے **فایدہ** اُسوقت مین بہائی کا نکاح بہن سے درست تھا پھر اللہ نے اُسکو حرام کر دیا توریت مین اور قرآن مین صاف فرما دیا قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنایا ہی کہ آدم کے دو بیٹے اللہ کی نذر لائے ایک کی نذر قبول کی گئی دوسرے کی نذر قبول نہوئی اُسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا وہ بولا کہ اللہ انہین لوگون سے قبول کرتا ہی جو ڈرنیوالے ہین اگر تو میرے مارنے پر اپنا ہاتھ پھیلاویگا تو بھی مین تیرے مارنیکے لئے اپنا ہاتھ نہین پہیلاونگا مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہان کا مالک ہی مین چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا گناہ تو ہی لیکر جاوے اور تو آگ والون مین سے ہو جاوے یہی بدلہ ہے بے انصافون کا پھر اُسکا جی اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر راضی ہوا اُسنے اُسکو مار ڈالا اور ٹوٹا پانیوالون مین ہوگیا بعد اُسکے اللہ تعالیٰ نے اُسکے حق مین فرمایا کہ وہ شرمندون مین سے ہوگیا یعنی اپنے بھائی کے قتل کرنے پر نہایت شرمندہ رہا توریت شریف کی پہلی سورۃ جو پیدائش کی کتاب کہلاتی ہے اُسکے چوتھے باب مین لکھا ہی کہ قابیل اللہ تعالیٰ کی حضور سے نکل گیا اور عدن کی پورب کیطرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور حنوک کو جنی اور اُسنے ایک شہر بنایا اور اُس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق حنوک رکھا **مہادیو** فرماتے ہین لے پاربتی آدم علیہ السلام کے بیٹون سے اولاد بیشمار پیدا ہوگی ایک شخص سے ایک ہزار فرزند ہونگے ہزار آدمی سے لاکھ آدمی ہونگے لاکھ آدمی سے کروڑ ہونگے اسیطرح سے گنتی آدم علیہ السلام کے بیٹون کی ہاتھ مین نہین آتی اور وہ لوگ عجب طریقہ اختیار کرینگے

بہت سے لوگ ایک جگہہ بیٹھکر ساتھ ملکر کھانا کھاوینگے اور کپڑون کو مدت تک نہ دھووینگے اور اس طریق
سے سارے جہان مین دخل کرینگے **فائیدہ** یہان بھی وہی مطلب ہے کہ انکی شریعت مین اللہ کا حکم
یہی ہوگا معلوم ہوا کہ دیوؤن کی شریعت مین سبکو ملکر کھانا منع تھا اور کپڑون کو ہر روز دھونیکا حکم تھا
سو جہا دیو تعجب کے طور پر فرماتے ہین کہ اللہ تعالی اسوقت مین نئی شریعت بہیجیگا عجب طرحکی شریعت
ہوگی جو ہماری شریعت سے بالکل الگ ہے بعد اسکے حضرت آدم کی اولاد مین جو گنہگار اور بدکار
لوگ ہین انکا ذکر کرتے ہین اور یون فرماتے ہین اور انکے گناہ کے غلبہ سے زمین عاجز ہو جائیگی
اور چھہ ہزار برس وہ نہایت ظلم اور زبردستی سے تمام ملک کی بادشاہی کرینگے اور بعضے انمین سے
اللہ سے ملنے والے ہونگے سوا اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نکرین گے اور دیوتہ کی پوجا بالکل
چھوڑ دینگے **فائیدہ** دیکھو یہ جو فرمایا کہ ان کے گناہ کے غلبہ سے الخ اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ کپڑون کا
ہر روز نہ دھونا اور ساتھ ملکر کھانا معاذ اللہ انکی حق مین گناہ ہی گناہ کا مطلب آگے کھولدیا کہ چھہ ہزار
برس نہایت ظلم اور زبردستی سے بادشاہی کرینگے اس ظلم اور زبردستی کو گناہ کہا ساتھ ملکر کھانا
اور کپڑے ہر روز نہ دھونیکو ہرگز گناہ نہین کہا مطلب یہ ہے کہ انمین بہت لوگ بڑے بڑے گناہ
کرینگے چوری اور زنا اور خون ناحق اور جادو کرینگے اور اللہ کا شریک اورونکو جاننا اور پیغمبرون کو
جھٹلانا اور پیغمبرون کو طرح طرح سے ستانا ایسے ایسے ظلم انمین پھیلین گے سو ایسا ہی ظہور مین آیا
حضرت آدم کے کچھ مدت بعد بت پرستی پھیلی کچھ بزرگ لوگ مر گئے تھے پہلے علم والے لوگون نے
انکی تصویرین بناکر ادب سے رکھ لین تاکہ انکو دیکھکر اللہ کی یاد کا زیادہ شوق آوے جب علم والے
لوگ مر گئے جاہل لوگ انہین بتون کو اپنا مالک مختار سمجھکر پوجنے لگے اللہ تعالی نے حضرت نوح
کو پیغمبر کیا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہنچاؤ اور ہمارے عذاب سے ڈراؤ حضرت نوح کے سمجھانے سے
تھوڑے سے لوگ ایمان لائے باقی سب طوفان مین ڈوب گئے ہر زمانہ مین بے ایمان بادشاہون نے
طرح طرح کے ظلم پیغمبرون پر اور ایمان والون پر کئے نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم کو آگ
مین ڈالا اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور حضرت ابراہیم کو بچالیا فرعون بادشاہ مصر نے حضرت
موسی کے قتل کی تدبیر کی اور ایمان والون پر بڑے بڑے ظلم کئے آخر فرعون خود لشکر سمیت
دریا مین ڈوب گیا حضرت موسی کے بعد یہودی کافرون نے بہت پیغمبرون کو قتل کیا نبیون کا
مار ڈالنا یہودیون کی عادت تھی حضرت اشعیا اور حضرت یحیی اور حضرت زکریا کو شہید کیا
حضرت عیسی کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا حضرت عیسی کے بعد

تو ایمان والونپر کافرون نے ہر طرف سے نرغہ کیا جو کوئی اَللہ کا اور پیغمبرون کا نام لیتا تھا اور بتونکو نہین پوجتا تھا بے ایمان بادشاہ اُسکو بڑے بڑے عذاب دیکر مارتے تھے آخر کو ایمان والے لوگ جنگلون اور پہاڑونمین جا بیٹھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے کہ سب نبیون نے خبر دی تھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کافر مارے جاوینگے ایمان والے امن امان سے زمین مین بسین گے حضرت آدم کے وقت سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تک چھہ ہزار سال گذرے ہین جیسا مہادیو نے فرمایا کہ چھہ ہزار برس تک ظالم بادشاہ ہونگے حکومت دنیا مین رہیگی اور یہ بھی فرمایا کہ بعضے اُنمین سے اَللہ کے ملنے والے بھی ہونگے یعنی پیغمبر اور ولی اَللہ کے ہوتے رہین گے مگر وہ تھوڑے ہونگے چارون طرف سے اُنپر نرغہ ہوگا پھر اُن اللہ والون کا وہی پتا بیان فرمایا کہ دیوتہ کی یعنی فرشتون کی پوجا یعنی اُنکی تصویرون کی تعظیم کرنا یا اُنکا دھیان جمانا اور اُنکی تعریفین کر کے اُنکو منانا یا بلانا جس طریقہ سے دیوتون کی شریعت مین تھا وہ لوگ بالکل چھوڑ دین گے یعنی اُنکی شریعت مین اَللہ تعالی اس طریقہ کو موقوف کردیگا اگر تصویر بنانا اگلی شریعتون مین منع تھا حضرت موسیٰؑ کو اَللہ نے دو فرشتونکی تصویرین بناکر صندوق پاک پر رکھنے کا حکم کیا مگر اُن تصویرونکی اُس طرح کی تعظیم حضرت موسیٰ کی شریعت مین نہین تھی جیسے دیوتونکی شریعت مین تھی اُسکو اَللہ نے حضرت آدمؑ کے وقت سے منسوخ یعنی موقوف کردیا

مہادیو فرماتے ہین کہ چھہ ہزار سال کے بعد مقدر نے یعنی مکہ کے ملک مین کہ دریا کے درمیان مین وہ زمین واقع ہے وہ بڑا قادر اُس مقام مین ایک عجب طرح کا مخلوق آدم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا کریگا جس زمین مین اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق لشن کے یعنی جگہہ اُس بڑے قادر کے ہوگی پاربتی نے مہادیو سے پوچھا کہ جس شخص کو وہ بڑا قادر اسطرحکی برکت والی جگہہ مین پیدا کریگا وہ شخص دیوتہ کے گھر مین یا رکھسر کے گھر مین یا کس جگہہ پیدا ہوگا صاف بیان فرمائیے مہادیو نے فرمایا اے پاربتی وہ کانت بھونجہ کے پیٹھہ سے پیدا ہوگا اور وہ درویشی اور معرفت یعنی اَللہ کی پہچان دریا کے برابر کہتا ہوگا تو اُس سے موتی پیدا ہووے اور اُسکی عورت کا نام سانک رکھیا ہوگا اور وہ تینون جرن یعنے سیام بید اور رکھہ بید اور ججر بید پڑھا ہوگا اور چوتھا بید اتھرین بید الف لام میم کے حرفون تلک پڑھکر چھوڑ دیگا آگے نہ پڑھیگا سوت اور شونک نے لشست سے پوچھا کہ جب وہ معرفت یعنی اَللہ کے پہچان دریا کے برابر کہتا ہوگا تو کسلئے اَللہ کے کلام سے انکار کریگا اور چوتھا بید تمام کرکے نہ پڑھیگا الف لام میم کے حرف سے چھوڑ دیگا لشست نے جواب دیا کہ جب برہما نے چارون بید دنکو ستا جگ کے زمانہ کے لوگونپر ظاہر کیا بعضی عنصری دیوتہ اور جن جو تعلیم کے لائق تھے اُنکو چارون بید معنی سمیت سکھلائے

اور تاکید کردی اور فرمادیا کہ ست جگ کے زمانہ مین سیام بید کے موافق عمل کرین اور تریتا کے زمانہ مین رگھ بید پر
عمل کرین اور دواپر کے زمانہ مین ججر بید پر عمل کرین اور کل جگ کے زمانہ مین وہ بڑا قادر مٹی سے انسان کی
خلقت کو پیدا کریگا وہ لوگ اتھربن بید پر عمل کرین گے اور اتھربن بید مین چار جزین یعنی چار قسم مین تین قسم
کو آدم علیہ السلام اور اُنکے اور فرزند جو درجہ بدرجہ پیدا ہونگے وہ پڑہین گے اور چوتھی قسم کہ اُسمین مقصد سب
بیدون کا ہی سوا مہامت کے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی بیٹا آدم کا اُن سے پہلے عمل نہین
کرسکتا چوتھی قسم کو اگر کوئی مہامت کے بن حکم پڑھیگا کچھہ فائدہ نہوگا سو کانت بھونجہ یعنی عبداللہ دیندار
کے علیہ سے اتھربن بید کے چوتھی قسم نہین پڑہین گے کہ دوسرے کے لیئے امانت رکھی ہے اس سے اللہ کے کلام
کا انکار لازم نہین آتا یہانتک بات لشست کی تھی **فائدہ** عرب کا ملک جزیرہ یعنی ٹاپو کہاتا ہے
یعنی کئی طرف سے سمندر کے بیچ مین ہے عرب کے ملک کا نام شاید دیوؤن کے وقت مین مندرتے تھا
اور پھر یہ کہا کہ جس زمین مین اللہ اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق لشن کے ہوگی ظاہر یہ مطلب ہے کہ فرشتون
کے لائق ہوگے اور شاید لشن اُس زبان مین اللہ کو ہی کہتے ہون کہ مولانا عبدالرحمن چشتی نے لشن
کے معنے یہ لکھی کہ وہ جگہہ اس بڑے قادر برحق کی ہوگی مطلب یہہ کہ وہان اللہ کا خاص مقام ہوگا یہ
صاف اشارہ مکہ کے طرف ہی جہان اللہ کا خاص گھر کعبہ موجود ہے یہ جو آپ کے باپ کا نام تبلایا اسکے معنے
معلوم نہین مگر سانک رکہیا کے معنے تو وہی معلوم ہوتے ہین جو آمنہ کے معنے ہین یعنی امن و امان والے
یعنی سب لوگونکو اُسپر بھروسا ہے کہ وہ بڑے سچی ہے دغا اور فریب اسمین نہین ہے یہی معنے ہین سانک رکہیا
کے یعنی اعتبار رکہنے والی اور یہ جو بیان فرمایا کہ وہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ دریا کا سا علم رکہتے ہونگے
اسکا یہ مطلب نہین کہ ظاہر مین اُستادون سے علم پڑھا ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے غیب کے عالم
مین سب علم اُنپر کھولدیا ہوگا اور وہ اُسکو ظاہر نکرینگے سو مہادیو کے بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ
کو اللہ تعالی نے غیب کے عالم مین سب کتابین دکھلادین یعنے چارون بید جو دیوون کے زمانہ مین اُترے
تھے وہ سب اُنہون نے غیب کے عالم مین دیکھہ لیئے تین بید پورے دیکھے اتھربن بید کے فقط تین حصہ
دیکھے یعنی حضرت آدم کے وقت سے حضرت عیسٰی کے وقت تک جو جو کچھہ پیغمبرون پر اُترا اُسکا
مطلب اتھربن بید کے موافق ہے وہ بھی اللہ نے دکھادیا الم تک پڑھکر چھوڑ دیا یعنے قرآن شریف
کو نہین دیکھا کیونکہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امانت ہی آپ سے پہلے کوئی اُسپر عمل نہین کرسکتا
سوا ادب کی راہ سے اُسکو اُس عالم مین نہ پڑھا یہ غیب کے بھید اللہ جسپر کھولتا ہے اُنہین کو
معلوم ہوتی ہین پھر مہادیو فرماتے ہین سلے باربتی وہ اپنی قوم مین سردار ہوگا سب،

بہت کے لوگ اُنکی دروازے پر آوینگے اور اُنکی تابعداری کرینگے اوّل تین بیٹے اُس سے پیدا ہونگے پھر جب
چوتھا بیٹا پیدا ہوگا وہ پیدا کیئے ہوؤن سے نہین ڈریگا اور نہایت شجاعت یعنی بہادری والا اور عرفان
یعنی اللہ کی پہچان والا ہوگا اور اُسکا نام مہامت ہوگا یعنی محمد صلعم **فائدہ** یہ جو فرمایا کہ پہلے تین بیٹے اُور پیدا
ہوئے مجمع البحار مین مولانا محمد طاہر نے لکھا ہے کہ اکثر لوگون نے یہی کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنے مان باپ کے اکلوتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضون نے یہ بہی کہا ہی کہ آپ کے بہائی اُور بہی تھے
اور امام ابو یعلی کی مسند مین ہے کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ مین
پڑے تو کوئی حمل مینے ایسا نہین اُٹھایا جو آپ سے زیادہ ہلکا ہو اور نہ ایسا جو آپ سے زیادہ برکت والا
ہو اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے پہلے بہی کچھہ اولاد ہوئی تھی مولانا جلال الدین سیوطی نے
ایک رسالہ مین لکھا ہی کہ سچی سند سے یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے
ایک حدیث ہی اُسمین یہ لفظ ہی کہ میرا ایک بہائی تھا **مہادیو** فرماتے ہین کہ اُنکی وضع دیکھکر اُنکی
ساری قوم کے لوگ حیران رہین گے نئی طرحکا اُنکا احوال دیکھین گے وہ پوست جو بدن کے آگے
ہوتا ہی وہ اُنمین نہوگا بعد چند برس کے جب ڈاڑھی اور مونچھہ نکلیگی تو سوا سر اور ڈاڑھی کے اور کسی
جگہہ پر زیادتی بالون کی نہوگی کہ حجام کی حاجت پڑے اور وہ پوجا جو اُنکے قوم کے لوگ کرین گے
وہ نہ کرینگے اور اپنی قوم سے کہین گے کہ مجکو اُس قادر وحدہٗ لا شریک کا یہی حکم ہے کہ اسطرح کی
بے معنی پوجا مت کرو اور ہمین سوا اللہ کے ذات پاک کے اَور کسی طرف رجوع نہین کرتا ہون تم میری تابعداری
کرو ان باتون سے اُنکی ساری قوم اُن سے جُدا ہو جاویگی آب مولانا عبد الرحمٰن چشتی لکھتے ہین کہ
بیاس نے بہی کتاب بہونک اُتر پران مین لکھا ہی کہ آئندہ زمانے مین یعنی کل جگ مین مہامت پیدا
ہون گے اور مہامت کو جون مسلمان لوگ محمد کہین گے اُنکا نشان یہہ ہی کہ اُنکے سر پر بدلی سایہ
کریگی اور اُن کے جسم کا سایہ نہوگا اور مکھی اُن کے جسم پر نہین بیٹھے گی اور وہ زمین کو لپیٹ جاوینگے
اور عورتون سے صحبت کرینگے قوت اُنکو بہت ہوگی اور ملک دنیا کے لیئے کچھہ تلاش نہین کرین گے
اور اُنکی سب تلاش دین کیلیئے ہوگی اور جو کچھہ پیدا کرین گے اُسکو اللہ کے راہ مین خرچ کرین گے اور
آپ تمام عمر کم کہاوینگے اور عرب کا بادشاہ اُنکا دشمن ہوگا اور وہ اللہ کے دوست ہونگے اور وہ
قادر دانا اور قدرت والا اُنکو تیس ادہیا بران بہیجیگا مطلب یہ ہی کہ تیس سپارے قرآن کے
اُنپر اُترینگے اور جو کوئی اس کتاب کے موافق راہ چلیگا وہ اللہ تک پہونچیگا اُسوقت مین اللہ تک
پہنچنے کی دوسری راہ نہوگی اسجگہہ تک کلام بیاس کا تہا پہر مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی

مہامت ساری عبادتونکو اور اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت کی راہ اُسوقت کے ساری خلقت
کو سکہلا دینگے اور ایسی تلاش کرینگے کہ سارے عالم کو اپنی طرحکا کرلین آہستہ آہستہ بیشمار لوگ اُنکی دین مین
آوینگے اور اُنمین سے بہت لوگ اللہ تک پہونچین گے اور جسطرح کہ ہمارے لکہنے مین ساکہہ یعنی سنہ
لکہتے ہین اسی طرح کل جگ کے زمانہ کے آخر تک اور کتابونمین سنہ مہامت کے لکہین گے **فایدہ** دیکہو
یہ سب تھے اور نشان ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین صاف موجود ہین آپ ختنہ کیئے ہوئے پیدا
ہوئے تھے اور سوا سر اور ڈاڑھی کے آپ کے جسم پاک پر بہت بال نتھے آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی
قوم کو بُت پُوجنے سے روکا اسپر وہ لوگ دشمن ہوگئے عرب کے لوگ بتونکو اللہ کا شریک کہتے تھے اور
جانتے تھے کہ ہمارے یہ ٹھاکر خود مختار ہین جو چاہین سو کرین آپ اُن سے فرماتے تھے کہ کہو لا
اِلٰہ اِلّا اللہ یعنی کوئی مالک نہین سوا اللہ کے وہ لوگ اس کلمہ سے منکر تھے آخر کو آہستہ آہستہ
وہ لوگ آپکے دین مین آئے جنہون نے نمانا وہ قتل ہوئے دیکہو ہماری حدیث کی کتابونمین لکہا ہی کہ
جب آپ اپنی دائی حلیمہ کے ہان رہتے تھے ایکبار دہوپ مین تشریف لے گئے ایک بدلی آپکے ساتہ رہی
اور آپ پر سایہ کرتی رہی جب آپ بارہ برس کے تھے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کیطرف
تشریف لیگئے اُنہون نے آپکو اونٹونکی چرانیکے لئے بھیجا جب آپ تشریف لائے تو ابر آپکے اوپر
سایہ کیئے ہوئے تھا اور یہ بہی لکہا ہے کہ آپ کا سایہ نہین پڑتا تہا اور مکہی آپ پر نہین بیٹہتی تھی اور
زمین کو یون لپیٹ لیا کہ معراج کی رات مین مکہ سے براق پر سوار ہوکر تہوڑی دیر مین بیت المقدس کی
مسجد مین پہنچے جو مکہ سے مہینا بہر کے رستہ پر ہے اور آپ کے رفیقون کا بیان ہی کہ رستہ چلنے مین
آپ سب سے زیادہ جلد پہنچ جاتے تھے گویا زمین آپ کے لیئے لپٹی جاتی تہی ہم لوگ بہت محنت سے
چلتے تھے اور آپ بے محنت چلے جاتے تہے اور پہر جلد پہنچ جاتے تھے اور آپ کی بہت سی بی بیان نہین
آپ کی رفیقون نے فرمایا ہے کہ ہم کہا کرتے تہتے کہ آپ کو اللہ نے تیس مردون کے برابر قوت دی ہے
آپ کی سخاوت کا حال اور کم کہانیکا حال حدیثونمین بہت کچہہ لکہا ہے اللہ نے آپ پر قرآن اُتارا ہے
ہندؤن کو لازم ہی کہ بیاس جی کے اس قول کے موافق قرآن پر ایمان لاوین اور اسی راہ پر چلین
بیاس جی صاف فرماتے ہین کہ اُسوقت مین اللہ تک پہنچنے کی کوئی راہ نہوگی مہادیو نے بہی صاف
فرمادیا کہ مہامت اگلی سب شریعتون کو موقوف کرکے اپنی شریعت سارے جہان کو سکہلا دینگے
اس مقام مین اُن پنڈتونکا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے واسطے
ہین ہمارے واسطے نہین ہین اُن پنڈتونکو لازم ہی کہ ہٹ دہرمی سے توبہ کرین اور مہادیو کے

خبر دینے کیموافق محمدی شریعت کے تابع ہوجاوین اگر اب اپنی اگلی شریعت پر چلین گے ہرگز اللہ سے نہ ملین گے
اور دوزخ سے کبھی نہین چھوٹین گے لشست جی بھی صاف خبر دیتے ہین کہ جب برہما نے چارون بید ست جگ
کے اچھے لوگون کو سکھائے اسوقت یہ بھی کہدیا کہ ست جگ مین سیام بید پر عمل کیجیو اور ترتیا مین رگ بید پر
اور دوآپر مین ججر بید پر اور کل جگ مین اتھربن بید کے چارون قسمون پر اپنے اپنے وقت پر عمل ہوگا اتھربن
بید کی جو تہی قسم پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرینگے سو اتھربن بید کی باتین قرآن کے موافق ہین اس
بید کا ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہے گا اب ہندوؤنکو چاہیئے کہ اپنی نجات کی جلد فکر ین اور اگر شیطان
جو حضرت آدمؑ کی اولاد کا دشمن ہے اور اسکی فوج لشکر کے لوگ جو جگہہ جگہہ آدمیون کے دلون مین فساد
کی باتین ڈالتے کو موجود ہین وہ اگر ہندوؤن کے دلومین یہ خیال ڈالین کہ مولانا عبد الرحمن چشتی نے
یہ سب باتین اپنے جی سے جوڑ کر لکھدی ہین تو اس شبہہ کا رفع کرنا بہت آسان ہی کتابون کو تلاش کرو
پنڈتون سے پوچھو ابھی اللہ چاہے تو سارا حال کھلجائیگا اور اگر پنڈت لوگ ان کتابونکو چھپاوین تو انکو
ایمان کا چور سمجھو اور اگر شیطان دلمین یہ خیال ڈالے کہ اپنی برادری سے ڈرو انکی خلاف کروگے تو عزت
جائیگی برادری سے باہر ہوجاؤگے اس خیال کا یہ جواب دیوین کہ دنیا چندروزہ ہے مرنیکے بعد جب ہمارا اللہ
ہمکو دوزخمین جلا دیگا برادری والے کچھہ بچا نہین سکین گے وہ تو خود ہمارے ساتھہ پڑے جلتے ہونگے
ایسونکا ڈر ماننا اور اپنے اصل مالک سے نہ ڈرنا بڑی بیوقوفی ہے اگر شیطان یہ خیال ڈالے کہ اپنے باپ
دادا کی راہ مت چھوڑو اپنے باپ دادا کی بات کی جہانتک ہوسکے پیچ کئے جاؤ تو شیطان کو صاف
جواب یوین کہ تو ہمارا پکا دشمن ہے باپ دادا اگر جاہل تھے یہہ کتابین انہون نے نہین دیکھی تہین یا
جان بوجھکر انہون نے حق بات کو چھپایا تھا اور جان بوجھکر دوزخکو قبول کیا تھا تو ان بے نصیبون
کے ساتھہ ہمکو آگ مین جلنا منظور نہین یا اللہ تو ہی ایمان دینے والا ہی اگر تو ایمان دے تو کوئی روکنی
والا نہین یا اللہ اپنے بندون کو ایمان دے آمین مہادیو نے یہ بھی بتلا دیا کہ جسطرح ہمارے یہان سال
یعنے برس لکہے جاتے ہین کہ اس معاملہ کو اتنے برس گذرے اس باعث سے ہر کاغذ اور کتاب کا حال معلوم
ہوجاتا ہی کہ اسکو لکہے ہوئے کتنے برس گذرے اسیطرح کل جگ کے آخر تک کتابونمین مہامت یعنی سن
یعنی برس لکہے جاوینگے سوایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابون کے وقت سے آجتک
جو کاغذ لکہا جاتا ہی اسمین لکہدیتے ہین کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کیطرف
ہجرت کی تہی اسوقت سے آج تلک اتنے برس گذرے جیسے مولانا عبد الرحمن چشتی نے اس کتاب
مین لکہا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے آجتک ایکہزار اکتالیس برس گذرے

اس لکھنے سے ہمکو معلوم ہوگیا کہ اس کتاب کو لکھے ہوئے دو سو پچاس برس ہوگئے کیونکہ اب ہمارے پیغمبر حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بارہ سو تینتیس برس گزرے ہین مولانا عبد الرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تھے
اب تیرہوین صدی کی اخیر ہوتی ہے مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی مہامت کی بی بی سے جو بیٹا پیدا ہوگا اوس
بڑے قادر کے حکم سے وہ گندھرب یعنی فرشتہ جسکا نام وکدود ہے اُنکی جانون کو نکالکر آسمان پر لیجائیگا
جم کا یعنی ملک الموت کا نکالی فرشتے کا ہاتھ اُن لڑکونکی جان پاک پر نہین پہنچیگا بعد اسکے وہ قادر جسکی طرح
کا کوئی نہین وہ مہامت کو ایک بیٹی دیگا جو ہزار بیٹون سے بہتر ہوگی اور وہ بہت خوبصورت اور ہمنیال
ہوگی اور اللہ کی بندگی مین نہایت درست ہوگی کبھی اُسکی زبان سے جھوٹ نہ نکلیگا اور سب چھوٹے
بڑے گناہ سے وہ محفوظ ہوگی اور باپ کے وسیلہ سے اللہ کی نزدیکی ہوجائیگی وہ بڑا قادر مہامت کی
اُس بیٹی کو دو بیٹے نیکبخت عنایت فرمادیگا دونو حسن اور جمال والے اور دونو اللہ کے پیارے ہونگے
اور بہت زور والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور ہمت والے اور شجاعت یعنی بہادری والے اور سب
نیک کامون مین ہمنیال ہونگے اور وہ قادر کہ اُسکی طرح کا کوئی نہین ہے وہ اُنکے بعد اور کوئی شخص
اُسطرح کا کھلے اور چھپے کمالون والا پیدا نہین کریگا اور وہی مہامت کی بیٹی اُنکے جانشین ہوگی
اور اُن سے بہت اولاد ہوگی اور دن بدن اپنی سچی دلیلون سے لوگونکو مہامت کے دین مین لاوینگی
اور مہامت کے دین کو روشن کرینگی اور مہامت اپنی ساری قوم سے بلکہ اپنی بیٹی سے بھی اُنکو زیادہ
چاہینگے اور یہہ دونو بیٹے مہامت کے دین مین کامل ہونگے اور کوئی کام اپنے جی کے خوشی کے
واسطے نکرینگے اور سب قول اور فعل اُس بڑے قادر کی مرضی کے موافق ہونگے اور ہمیشہ اللہ
کے کام کیواسطے تلاش کرینگے اے پاربتی مہامت کے مرنیکے بعد چند سال گزرینگے کہ مہامت کے
اُن دو نواسونکو بعضے شریر لوگ ناحق ظلم کرکے دنیا کی خاطر سے اُنکو مار ڈالین گے اور ساری
زمین اُنکے مار ڈالنے سے بے سر ہوجاویگی اور اُن کے مار ڈالنے والے ملیچھ ہونگے یعنی بے دین
ہوجاوینگے دین اور دنیا سے مردود ہوجاوینگے اور اُنکی دل مین مہامت کی محبت نہ رہیگی اور
عاقبت مین کسی طرح خلاصی نرک سے یعنی دوزخ سے نہین پاوینگے ظاہر مین مہامت کے دین
مین رہین گے اور کہلاوینگے اور آہستہ آہستہ اور لوگ بھی اُنکی ہمراہی قبول کرینگے اور مہامت
اور مہامت کے فرزندون کے چال چلن کی برخلاف بہت سے کام ضد سے اختیار کرین گے
تھوڑے سے آدمی مہامت کے فرزندونکی راہ پر رہین گے اکثر خلقتون کے لوگ اُنہین قتل کرنے
والے لوگون کے موافق بہت کام کرینگے اور ظاہر مین مہامت کے دوستدار کہلادین گے اور

کل جگ کے زمانہ کے اخیر مین وہ ظاہرداری کے لوگ بہت ہونگے اور سارے جہان مین فساد برپا کرینگے اسے بارتی وہ بڑا قادر ایک کامل مرد کو مہامت کے دین کی مدد کیواسطے بھیجیگا وہ ساری زمین کو اپنی حکومت کے نیچے لاکر اکثر ظاہرداری والونکو قتل کر ڈالیگا بعد اسکے وہ لوگ پشیمان ہوکر سیدہی راہ پر آوینگے اور جو چال و چلن مہامت کا اور مہامت کے فرزندونکا تہا اُسکا نئے سر سے رواج ہوگا پورب سے پچھم تک کوئی بندہ مہامت کے فرزندون کے برخلاف راہ نہین چلیگا ہر چند اُسوقت مین وہ مرد کامل تلاش کریگا کسی جگہہ پر بندہ یا ظاہرداری والا شخص نظر نہ آویگا ساری خلقت مہامت کے دین مین آویگی اور کل جگ کے زمانہ کے اخیر مین اُنکے دین کا پورا رواج ہوگا اور وہ شریعت جسکا اُس قادر بیمثال نے اتہربن بید مین یعنی چوتہی کتاب مین حکم کیا ہے مہامت کے تابعدار لوگ اُسپر عمل کرینگے اور مہامت کا دین بکمال کو پہنچیگا **فائدہ** جیسا مہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت خدیجہ سے کئی صاحبزادے پیدا ہوئے چہوٹے سے انتقال کر گئے مہادیو کے خبر دینے سے معلوم ہوا کہ اُنکی روح پاک کے نکالنے کیلئے اللہ تعالی نے جناب ملک الموت علیہ السلام کے سوا کسی اور فرشتے کو بہیجا تہا پہر اللہ تعالی نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک بیٹی عنایت کی جسکا نام فاطمہؓ ہے جنکی حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کے سوا جنت کی جتنی عورتین ہین فاطمہؓ اُن سب کی سردار ہین اُنکی تعریفین بہت حدیثون مین آپنے فرمائی ہین جناب فاطمہؓ کا نکاح اللہ کے حکم سے حضرت علیؓ کے ساتہہ ہوا جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تہے حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو اللہ نے دو صاحبزادے عنایت فرمائے امام حسنؓ اور امام حسینؓ ان دونون کے حق مین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے اور بہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونونکی بڑی بڑی تعریفین فرمائی ہین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین سے نہایت محبت رکہتے تہے جب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا سے اُٹھالیا امام حسن کو اونکی بی بی نابکار نے زہر دیکر شہید کیا امام حسین کو یزید پلید بادشاہ ظالم نے فوجین بہیجکر کربلا کے میدان مین شہید کیا اُن شہید کرنیوالونکو مہادیو صاحب نے ملچھ کہا ہے اب ہندو لوگ ضد کے مارے سب مسلمانونکو ملچھ کہتے ہین یزید والون کے بعد پہر بہت لوگ اسطرح کے ہوئے جو دنیا کی طمع سے اور ظالم حاکمونکی خاطر سے ایمان کہوتے ہین جیسا مہادیو نے خبر دی ہے اب اخیر زمانہ ہے تیرہوین صدی اخیر ہے اب اسطرحکے لوگ بہت ہین ظاہر کے مسلمان اصل کے بے ایمان اب اللہ تعالی تہوڑی مدت

کے بعد جناب امام مہدی علیہ السلام کو محمدی دین کی مدد کیلئے بھیجیگا حضرت امام مہدی سید ہونگی جناب
فاطمہؑ کی اولاد مین پیدا ہونگے مکّہ اور مدینہ سے انکا ظہور ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو سب مسلمانونکا بادشاہ
کرے گا آپ نصاریٰ پر جہاد کرین گے بڑی بڑی لڑائیان ہونگی آخر نصاریٰ شکست کھا دین گے
یکایک یورپ کے ملک مین دجّال نکلیگا دجّال ایک کافر آدمی ہوگا فوجین دیوون اور شیطانونکی
اوسکے ساتھ ہون گے بیوقوفون سے کہیگا کہ مین اللہ ہون تمہارے لئے کھانا پینا لایا ہون گنوار سے کہیگا
کہ مین تیرے ماں باپ کو جلائے دیتا ہون دو شیطان اُس گنوار کے ماں باپ کی صورت بنکے اُسکے
سامنے آوینگے اور کہینگے بیٹا یہ تیرا خدا ہے اسی طرح کے شیطانی کرشمے دکھا کر بہت لوگون کو گمراہ کریگا
مکّہ اور مدینہ کے سوا سب شہر و زمین پھریگا شام کے ملک مین پہنچیگا حضرت عیسیٰ پیغمبر جنکو اللہ نے
زندہ آسمان پر اُٹھا لیا ہی اُنکو اللہ آسمان سے بھیجیگا حضرت عیسیٰ اُترکر دجّال کو قتل کرین گے ہم
محمدی لوگ حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہوکر یہودی مردودون کو قتل کرینگے پھر حضرت امام مہدی
علیہ السلام دنیا سے اُٹھ جاوینگے حضرت عیسیٰ چالیس برس دنیا مین بادشاہت کرینگے محمدی شریعت
کو سارے جہان مین پھیلاوینگے کوئی کافر دنیا مین باقی نہین رہیگا سب محمدی ہو جاوین گے سبون کے
دل صاف ہو جاوین گے کینہ اور بیر دلون سے بالکل نکلجاویگا اس مقام مین مہادیو نے مرد کامل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہی کیونکہ آگے فرماتے ہین کہ جب وہ مرد کامل چھپ جاویگا تو دنیا
مین فساد پھیلیگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اُٹھ جانیکے بعد حضرت عیسیٰ موجود ہونگے
فساد ہرگز نہین پھیلیگا بلکہ حضرت عیسیٰ فساد اور کفر اور شرک کو مٹا کر محمدی دین سارے جہان
مین پھیلاوین گے **مہادیو** فرماتے ہین کہ جو شریعت اللہ تعالیٰ نے اتھربن بید مین فرمائی ہے
محمدی لوگ اُسپر عمل کرین گے مطلب یہ ہے کہ اتھربن بید مین پہلے سے اللہ نے بتا رکھا ہی کہ محمدی
شریعت اسطرح کی ہوگی اسمین یہ یہ حکم ہونگے اسکے وعدہ کے موافق قرآن اور حدیث مین وہ حکم
بھیجے ہین بعینہ قرآن اور حدیث پر محمدی لوگ اُس زمانہ مین عمل کرین گے اتھربن بید کا حال
آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا **مہادیو** فرماتے ہین اے پاربتی جس چیز نے کمال پکڑا اُسکو
زوال نزدیک ہی بعد اُسکے وہ مرد کامل پردہ مین ہو جائیگا اور جہان کا رنگ بدل جائیگا
ہر جگہ فساد اور خلل ہوگا کوئی شخص اپنی ماں اور بیٹے کو نہین پہچانیگا آدمی جانورونکی طرح
ماں اور بیٹے سے صحبت کرین گے اور کوئی کسیکو نہین پہچانیگا تمیز درمیان سے اُٹھ جاویگا
اور جانورون کیطرح اوقات بسر کرینگے اُسوقت زمین فریاد کریگی کہ یا اللہ ان آدمیون کے

گناہون کی کثرت سے ہلاک ہوتی ہون مجکو نجات دے ای پاربتی اُسوقت وہ بڑا قادر زمین کی دُعا قبول
کریگا اور مقام سنبھل جو برہمن مین قہاری کی صفت کے ساتھ کلنکی شکل ظاہر کریگا اُسوقت آسمان اور
زمین ہلنے لگین گے اور زور کی ہوائین چلنے لگین گی اور زمین کی خلقتون پر قیامت قائم ہو جاوے گی
اور جتنی چیزین زمین کے اوپر موجود ہین سب فنا ہو جاوینگی اور جہان اندہیر ہو جائیگا اور چند مدت
ویران اور خراب رہیگا اُسوقت وہ قادر دانا آدم کو اونکی تمام اولاد سمیت زندہ کریگا جب سب زندہ
ہو وین گے اُسوقت وہ بڑا قادر جہامت کی بیٹی سے فرمائیگا کہ تو اپنے بیٹون کے واسطے نالش کرتی
تھی اب تیرے دونو بیٹے موجود ہین اُنکو لی اور سرگ مین یعنی بہشت مین جا وہ اپنے دونو بیٹون سے
ملاقات کرکے کھڑی رہیگی پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ مانگ کیا مانگتی ہے تب جہامت کی بیٹی اپنے بیٹون کے
ساتھ دُعا کے واسطے ہاتھ اُٹھاویگی کہ یا اللہ جس کیپنی جہامت کا کلمہ پڑھا ہے اُن لوگونکو نجات دے
وہ قادر کریم بیمثال مہربان ہوکر فرماویگا کہ قوم جون کو یعنی سب مسلمانون کو مینے بخشا جہامت کی بیٹی
اپنے بیٹون سمیت سجدہ کرکے سب مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکر سرگ مین یعنی بہشت مین جاویگی
اُنکا دورہ اخیر ہوگا اور زمانہ کل جگ کا تمام ہوگا یہ تہین باتین مہادیوجی کی جو اُنہون نے پاربتی سے
فرمائی تہین **فائدہ** جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبرین دی ہین اُنکا خلاصہ یہی ہے
کہ حضرت عیسیٰ انتقال فرماوین گے محمدی لوگ آپ کے جنازہ پر نماز پڑھکر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے مزار پاک کے پاس دفن کردین گے پھر ایک وقت ایسا آویگا کہ قرآن دنیا سے اُٹھ جائیگا آخر کو
کوئی شخص ساری زمین مین ایسا نہ رہیگا جو اللہ اللہ کہے آدمی گدھون کیطرح جماع کرین گے
یعنی کچھ تمیز نہ رہیگی یکایک اللہ تعالیٰ صُور کے فرشتے کو حکم کریگا وہ صور پھونکیگا اُسکی آواز سے
قرآن مجید مین اللہ خبر دیتا ہے کہ زمین ہلائی جائیگی قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے سورہ طور مین
فرماتا ہے کہ آسمان ہلنے لگیگا جابجا فرماتا ہے کہ پہاڑ ریت کی طرح ہو جاوین گے اور اُڑ جاوینگے
زمین کا ایک صاف میدان ہو جائیگا پھر دوسری بار جب صور پھونکا جاویگا اگلے پچھلے آدمی
اور جن اور جانور سب کو اللہ زندہ کردیگا سب سے حساب لیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے حکم سے باربار گنہگار مسلمانون کی سفارش کرین گے جن لوگون نے بڑے بڑے گناہ
کئے ہین مگر اللہ کو اکیلا جانتے رہے اور اُسکے سب فرشتون اور سب پیغمبرون اور سب کتابونکو
مانتے رہے اُنکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے دوزخ سے نکالین گے اور بہشت مین
داخل کرین گے سفارش کا حکم سب سے پہلے آپ کو ہوگا پھر اور پیغمبرون کو اور فرشتون کو

اور اچھے بندونکو اللہ تعالی شفاعت کا اذن دیگا گنہگارون کی سب شفاعت کرینگے اس جگہہ پر مہادیو نے
فقط جناب فاطمہ کی سفارش کا ذکر کیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو ظاہر ہے کہ آپ سبکے
سردار ہین جسکو رتبہ ملا آپ ہی کے طفیل مین ملا یہ فقط جو لکہا ہے کہ مقام سنبہل برہمن مین اسکا مطلب
اچھی طرح نہین کہلتا مگر دوسرے رسالہ مین ثابت کیا ہے کہ سنبہل نگری عرب کے ملک کو کہتے تھے اور
برہمن اچھے درویشونکو کہتے تھے تو کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ عرب کے ملک مین برہمن یعنی اچھے اللہ
والون کے مقام مین اللہ تعالی قہر کے صفت کو ظاہر کریگا کلنگی شکل کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ
کلکی اوتار انکی کتابونمین جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہی یعنے کلنک کے دور کرنیوالے سو مطلب
یہ ہی کہ محمدی شکل کے مشابہ اللہ تعالی ایک شکل ملک عرب مین ظاہر کریگا کیا عجب ہی کہ یہ مطلب ہو کہ صور
کے پھونکنے والے فرشتے کو اللہ تعالی بیت المقدس مین ظاہر کریگا بیت المقدس مسجد ملک شام میں
ہے جو عرب کی طرف ہے اب باقی رہی یہ بات کہ کلجگ کا زمانہ جو چار لاکھ برس کا لکہا ہی اسکا کیا مطلب
ایک مطلب تو یہہ ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ وہ زمانہ اسوقت تمام ہوگا جب گنہگار مسلمان دوزخ سے
نکلے جاوینگے اور بہشت مین داخل ہونگے شاید اسوقت تک اتنا زمانہ گذر جاوے اور دوسرا
مطلب یہ ہے کہ شاید جنون کا زمانہ بہت گذر جاتا ہوا اور ہمارا زمانہ اتنی مدت مین تہوڑا گذرتا ہو جیسا
کہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین لکہتے ہین کہ جنون کا زمانہ لطیف ہے ہم
آدمیون کے زمانہ مین جو لنبا ہے وہ اُس زمانہ مین چہوٹا ہے جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرتا ہے
ایک دن مین اتنا کام کرتا ہے جتنا ہمارے زمانہ کے مہینے مین یا برس مین نکر سکے جیسا کہ تو نے سُنا ہی
کہ جن بہت جلد کام کرتے ہین اور جنون کے لڑکے ایکدن مین اتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیون کے
لڑکے دس برس مین اتنا نہین بڑھتے اسکا باعث یہی ہے کہ انکا بڑھنا اُس زمانہ مین ہے کہ
جو اُسکا تہوڑا ہے وہ بہت ہے اور جو اُسکا چہوٹا ہے وہ لنبا ہے اور اُس زمانہ مین بہی گذرا ہوا
زمانہ اور بالفعل کا موجود زمانہ اور آنے والا زمانہ ہوتا ہے اور انکے کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن
آویگا وہ آدمیون کا اگلا برس اور آیندہ کا برس ہے اور یہ بات اٹکل کے طور پر ہے نہ حد باندھنے
کی راہ سے اور اسپر کوئی دلیل ہم نہین لاسکتے مگر جن لوگون کے دل کی آنکھین کہلی ہین انکو
اسمین کچہہ شک نہین ہے تمام ہوا کلام فصل الخطاب کا یہ جو فرمایا کہ ہمارے زمانہ مین جو لنبا ہی
وہ اُس زمانہ مین چہوٹا ہے یعنی ہم اُسکو لنبا سمجہین اس راہ سے کہ اُس مین بڑے بڑے کام
ہوئے اگرچہ وہ زمانہ ظاہر مین چہوٹا ہے مگر کام کی راہ سے بڑا ہے اسی راہ سے فرمایا کہ

جو کام وہ لوگ تھوڑی دیر مین کرتے ہین ہم بہت مدت مین نہین کر سکتے تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے
کہ جو ہمارے زمانہ مین تھوڑا سا زمانہ ہے وہ جنون کے ہان بہت بڑا زمانہ ہے جب اُنکے لڑکے ایکدن
مین اُتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیون کے لڑکے دس برس مین اُتنا نہ بڑہین تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے
کہ ہمارے ہان ایکدن گذرتا ہے جنون کے ہان دس برس گذر جاتے ہین اُنکا بڑھنا اُس زمانہ مین ہے
کہ جو اُسکا تھوڑا ہے وہ بہت ہی ایسا ہے یون فرمایا کہ اُس زمانہ کا جو چھوٹا ہے وہ لنبا ہے یہ جو پہلے
لکہا ہی کہ جو ہمارے یہان لنبا ہی وہ وہان چھوٹا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا یہ مطلب ہی کہ جو کام
ہمارے یہان بہت لنبا ہی یعنے بڑے دیر مین ہوتا ہی وہ کام جنون کے زمانہ مین بہت چھوٹا ہے
یعنے بہت آسان کام ہے اور یہ جو لکہا ہی کہ اُنکے کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیون کا
اگلا برس اور آج کا برس ہے اسکا بہی یہی مطلب ہی کہ جو کام وہ دو دن مین کرتے ہین وہ کام آدمیون سے
دو برس مین نہو سکے تو اُنکے وہ دو دن اِس راہ سے دو برس مین واللہ اعلم پہر لکہا ہی کہ فرشتون کا زمانہ
جنون کے زمانہ سے زیادہ لطیف ہی وہان ہزار سال ایکدم ہے جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرے ہزار سال
کا کام ایکدن مین کرتا ہے پہر لکہا ہے کہ انسان کی رُوح جب قوی ہوتی ہے اور شریعت کی خوب طرح
تابع ہوتی ہے اپنے تیئن لطیف زمانہ مین لیجاتی ہی اور ایکدن مین اتنا کام کرتی ہی کہ دوسرا سال بھر
مین نکر سکے اور قصہ خضر علیہ السّلام کا نوادر الاصول مین موجود ہے اور اگر روح کی قوت کامل ہو جاتی
ہے روحانیون کے زمانہ مین چلی جاتی ہے اور ایک ساعت مین لاکھ برس کا کام کرتی ہے جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی مقام مین تھا پہر لکہا ہے کہ روایت آئی ہے کہ حضرت جُنید
کے ایک مرید دریای دجلہ کے کنارہ پر گئے کہ غسل کرین کپڑے اُتارے اور غوطہ لگایا دم بھر مین
ہندوستان مین پہنچے وہان نکاح کیا لڑکے پیدا ہوئے برسون وہان رہے پہر دوبارہ اپنی تیئن
پانی مین دریاے دجلہ مین دیکہا اور کپڑے جس جگہہ رکھے تھے وہین رکھے ہوئے پائے اور پہنے اور
خانقاہ مین آئے اور لوگونکو دیکھا کہ اُسی نماز کا وضو کر رہے تھے اسی طرح کے ایک بات وہ ہی
جو مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین لکہی ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین
عمر ورضہ کے سامنے سورج نکلتے وقت ایک درویش آئے آپ اللہ کی یاد مین سر جہکاے ہوئے
بیٹھے تھے آپ نے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ بھلا ہو سکتا ہی کہ صبح کی نماز کے وقت سے اسوقت تک کہ پہنچی پچاس
ہزار برس اللہ تعالی کی بندگی کی ہو اس بات سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت اللہ تعالی نے اُنکے واسطے اُس
زمانہ کو پھیلا کر پچاس ہزار برس کر دیا تھا اُنہون نے اُسمین اللہ کی بندگی کی مولانا عبد الرحمن جسینی

مرأۃ الاسرار مین لکھتے ہین کہ حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمنے غیب کے عالم مین دیکھا ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ ہزار برس ہمنے دریا مین سیر کی ہے اور ہم رات اور دن کو گنتے تھے یہانتک کہ ہزار سال تمام ہوئے جب ہم غیب سے پھر آئے تو اُتنا ہی زمانہ گزرا تھا جو صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہوتا ہے غیب کے عالم مین ایسی باتین بہت ہوتی ہین یہی سبب ہے کہ بعضے لوگ جنکو تحقیق کی آنکھ نہ تھی وہ یون سمجھے کہ ہماری رُوح اس سے پہلے دوسرے بدن مین تھی اور ہزار برس کی عمر ہوئی تھی جو کچھ کسنے دیکھا تھا اُسنے جانا کہ دوسرے بدن مین تھا **مولانا عبد الرحمن چشتی** لکھتے ہین کہ سوت اور سونگ نے بشست سے پوچھا کہ جو کچھ مہادیو نے آدم علیہ السلام کے پیدائش کے بیان مین فرمایا تھا اور تمکو معلوم تھا پھر آدم علیہ السلام کے اور اُنکے فرزندونکی پیدائش بھی تمہارے سامنے ہوئی جسطرح مہادیو نے فرمادیا تھا اوسی طرح پیدا ہوئی یا فرق ہوا بشست نے جوابدیا کہ اب تک تمکو پوری پہچان نہین ہوئی کیونکہ تم ہی لوگ یعنی اسی عالم مین تھے اور مین بھی تھا اور وہ لوگ ہمارے اور تمہارے سامنے پیدا ہوئے تمنے کون سا فرق دیکھا جو دوبارہ پوچھتے ہو اور مہادیو کی بات مین شک لاتے ہو اے عزیزو مہادیو نے اپنی طرف سے نہین کہا تھا جو کچھ سرگ پر یعنی آسمان پر لکھا ہوا دیکھا تھا وہ نقل کیا تھا فرق کسطرح ہوتا لیکن جب تمکو اور طرح کی باتین سننے کا شوق ہے تو مین اور بھی کئی باتین کہتا ہون سنو ہوشیاری سے میری طرف کان رکھو جب آدم کو اُس بڑے قادر نے پیدا کیا اور کپڑے بہشت کے اُنکو پہنائے تمام خلقت نے جنون کو اور فرشتون نے اُنکو اللہ کے حکم سے سجدہ کیا جیسا مہادیو نے فرمایا تھا اور تمام خلقت آس پاس آدم کے کھڑے تھی کہ غیب کے عالم سے آواز پہنچی کہ مینے ساری زمین آدم کو دی تمکو زمین پر کچھہ دخل نہین رہا تم پہاڑونمین اور جنگلون مین اور میدانونمین اور دریاؤن اور ٹاپوؤن کے بیچ مین جاکر جگہہ پکڑو اور تمہاری جگہہ اوسی جگہہ ہے یہ سُنکر بعضے دیوتہ آسمان پر چلے گئے اور مہادیو پاربتی کو ساتھ لیکر کیلاس پہاڑ کیطرف چلے گئے چنانچہ اب تک کیلاس پہاڑ پر مشغول ہین پاربتی کے ساتھ عیش کرتے ہین اور اکثر رکھیسر اور سمجھدار لوگ زمین کو چھوڑکر پہاڑونمین چلے گئے جسقدر اولاد آدم علیہ السلام کی زیادہ ہوئی قوم جنات کو برطرف کرکے خود آباد ہو گئے جب آدم علیہ السلام کے فرزندون نے بہت بیباکی شروع کی جنون کے بادشاہون نے اپنی قوم سے کہا کہ انکو اپنے ملک مین دخل نہ دین جنونکی قوم نے غلبہ کرکے اُنکو عاجز کرلیا اُسوقت بعضے فرزند آدم علیہ السلام کے جنکو اللہ تعالی کی ذات پاک سے بہت نزدیکی حاصل تھی اُنہون نے جنون کے ظلم سے

نالش مین زبان کھولی اور اُس قادر ہمیتال نے اُنکی دُعا قبول کر کے نارد کو حکم کیا کہ زمین کے اوپر جا اور
جنون وغیرہ سے کہدے کہ ہمنے زمین آدم کے بیٹونکو دی اور وہ شریعت جو کمینون بید ونمین ہمنے تمکو
بتلائی تھی اُسکو موقوف کیا اب وہ عبادت اور وہ اللہ کی راہ پر چلنا تمہارا زمین کے اوپر کچہ فائدہ
ندیگا کسلئے اپنی اوقات ضائع کرتے ہو زمین اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ہمنے اُنکو دیئے اور
اُنکے واسطے ہمنے دوسری شریعت بھیجی تمہاری شریعت مین گائے کی پُوجا کرنا یعنی تعظیم کرنا اللہ
کی تابعداری تہی ہمنے اُنکو حکم کیا کہ گائے کو مارین اور کہاوین گائے کا مارنا دیکہنے سے تمہارے بدنپر
لرزہ پڑیگا تمہارے خود لوجہان کی بہتری اسی مین ہیکہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو پہاڑونمین جاؤ
یا اس بدنکو چہوڑ دو اور آسمان پر آکر اراوحون کے عالم مین رہو اب تم زمین کی طمع اپنے دل سے باہر
کرو ست جگ اور ترتیا اور دواپر تین زمانون تک تمہارا عمل تھا اب زمانہ کل جگ کا آیا ہے تمہارا
رہنا زمین کے اوپر باعث خرابی اور ہلاکی کا ہی نارد نے عرض کیا کہ حکم کے موافق مین زمین کے اوپر جاتا ہون اور
اُس قوم کو پیغام پہنچاتا ہون لیکن وہ ملک گناہ کی جگہ ہے مین گناہ مین گرفتار نہو جاؤن اُسوقت
اُس بڑے قادر برحق نے حکم کیا کہ تو خاطر جمع رکھہ جسطرح نیلوفر کا پہول پانی کے بیچ مین رہتا
ہے اور پانی اُسکا کچہ نقصان نہین کرتا ہی اور اُسمین اثر نہین کر سکتا ہے اُسیطرح مین تجکو اُس
ملک مین بچائے رکہونگا کچہہ اثر اُس عالم کا تجکو نہین ہو ویگا تب نارد نی زمین پر اُتر کر دیوتہ
اور جن وغیرہ کو جو کامل اُس قوم کے تھے اللہ کا پیغام پہنچایا اور فرمایا کہ اگر خودی اور غرور سے
سارے جہان کے مالک کا حکم نمانوگے تمہاری ہلاکی کا باعث ہوگا تمہارے بہتری اسی مین ہے کہ
اس ملک سے باہر جاؤ نہین تو ایک شخص جسکا نام کشن ہے اُسکو پروردگار اپنے خاص صنعتون
سے آراستہ کر کر زمین کے اوپر تمہاری قوم مین پیدا کریگا تاکہ تمکو ہلاک کرے اور تمہارا نام زمین پر
بچہوڑیگے پہر بیس برس کی مدت تک نارد ہر ملک مین یہ نصیحت پکارتا رہا اس کلام کے سننے سے
سب دیوتہ جو باقی رہے تھے زمین کو چہوڑ کر یہان آئے کہ آپ جس جگہہ فرمایئے ہم وہان ٹھیرین
اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہون اُسوقت مہادیو نے فرمایا کہ کیلاس پہاڑ کی ایک شاخ پر
مین رہونگا اور دو شاخین خالی مین وہان تم جاکر عبادت کرو پہر سب دیوتون نے اُس
پہاڑ کی دو شاخون پر جگہہ پکڑی اللہ کی قدرت سے وہی جگہہ اُنکو آب حیات کے برابر ہوگئی
یہانتک کلام بشست کا تہا فایدہ اس بیان سے اُس بات کا مطلب خوب کہل گیا جو اوپر ہو چکی
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے ہندؤنکی شریعت کو منسوخ کر دیا اور جو جو

فعل اُس شریعت مین دیوونکی حق مین بُری تہے کیونکہ اللہ نے اُن فعلونکو منع کیا تہا جیسے گائی کا ذبح کرنا
وہی فعل اللہ نے حضرت آدم کی اولاد کو بتلائے اور فعل آدمیون کے حق مین اچہے ہوگئے لیکن معلوم
ہوتا ہی کہ وہ شریعت جنونکے حق مین اسوقت تک منسوخ نہین ہوئی تہی کیونکہ یہ حکم نہین ہوا کہ تم بہی گائی
ذبح کرو اور کہاؤ بلکہ یہ حکم ہوا کہ ان لوگونکو یعنی گائے کی ذبح کرنے اور کہانیکا حکم کیا ہی تمسے یہہ دیکہا نجائیگا
تم پہاڑونمین جاؤ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جنونکو اسوقت تک یہی حکم رہا کہ تم اپنی شریعت کیموافق اللہ
کی عبادت کرو مگر پہاڑونمین اور جنگلونمین جاکر بیٹہہ رہو اسی باعث سے حضرت آدم علیہ السلام کے
تیسرے صاحبزادے نے دیوؤن کی عبادت خانے توڑ ڈالے کیونکہ دیو جن وہان سے نکالدیئے گئے
اور آدمیونکو وہان رہنے کا حکم ہوا اور وہ عبادتخانے آدمیون کے شریعت کے موافق نتہے اسلیئے توڑے
گئے یہان سے وہ بات پکی ہوتی ہی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر تہے اُنمین کوئی جنون
کیطرف نہین بہیجا گیا جن اپنی شریعت پر رہے آدمی اپنی شریعت پر رہے جب اللہ نے جناب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تب سارے جہان کے جنون اور انسانونکو محمدی شریعت پر چلنے کا حکم کیا اب
جو کوئی جن یا آدمی اس پچہلے حکم کو چہوڑکر پہلے حکم پر چلیگا اُسنے اللہ سے ضد باندہی وہ دوزخمین
ہمیشہ پڑا رہیگا **مولانا** عبدالرحمن چشتی لکہتے ہین کہ پہر یہاں فرماتے ہین کہ جب یہ بات کہیسرن
نے یعنی عبادت کرنیوالون نے اور قوم جن کے کاملون نے بشبت سے سنی کہ دیوتون نے اُس
نماورانا کے حکم سے زمین کو چہوڑا اور کیلاس پہاڑ پر چلے گئی وہ سب حیران ہوئے اور سارے کہیسر جمع
ہوکر سوُت اور سونک کے پاس مقام نکہار مین آئے اور عرض کیا کہ ہماری قوم مین آپ ہی بڑے مین
جو فرمایئے اُسپر عمل کرین سوُت اور سونک نے کہا کہ تہوڑے دن اور ٹہیرے رہو کہ دواپر کے زمانے
مین سے چند برس باقی ہین جسوقت زمانہ کلجگ کا آن پہنچیگا ہم اس بدن کو چہوڑ دینگے تم بہی
چہوڑ دیجیو کیونکہ ہم اس جہان مین نہین رہ سکتے اور ظاہر کے ملک کے چہوڑنے کے سوا کوئی علاج
نہین پہر چند مدت کے بعد وہ سب کہیسر سوت اور سونک کے ساتہہ پردے مین ہوگئے اور بعض
دیت یعنی جن جیسے کنس اور دنت اور بکتر اور سسپال اور جراسندہ اور کیسی اور جالنور اور بجرناہ
وغیرہ جو بڑے بڑے راجہ تہے اُنہون نے خودی اور غرور کے باعث سے ملک کو نچہوڑا اور دنیا
کے واسطے اللہ کا حکم نمانا اور طرح طرح کے فساد ملک مین کئے اور وہ مغرور لوگ اکثر ملک ہند مین
تہے اور آدم علیہ السلام کے فرزندون نے اور ملکونمین دخل کرلیا تہا مگر ہند کے ملک مین ان
جنون کی زبردستی اور ظلم سے بالکل آدمیون کا دخل نتہا **فائدہ** حدیث شریف کی کتابونمین

بہت روایتون سے ثابت ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہند کے مُلک مین اُترے ہین سراندیب کے مُلک مین
اور وہ مُلک دکہن کے ایکطرف کو ہی وہان ایک اونچی پہاڑ پر حضرت آدم کے قدم مبارک کا نشان بہی
ہے حضرت آدم وہان رہا کرتے تہی مولانا غلام علی آزاد جو علم حدیث شریف کا بہی رکہتے تہے اُنہون نے
ہند کے حال مین ایک کتاب لکہی ہی اُس مین لکہتے ہین کہ ہند بعض وقت دلّی اور سندہ اور دکن
وغیرہ سبکو کہتے ہین اور بعض وقت صرف دلّی کے مُلک کو کہتے ہین تمام ہوا کلام اُنکا سو یہان جو لکہا
ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جنون کے ظلم کے باعث سے ہند کے مُلک مین نہین آئی تہی اسکا یہی
مطلب ہے کہ دلّی کے مُلک مین اور اُسکے آس پاس کے شہرون مین نہین آئے تہے اور سراندیب کا مُلک
یہان سے بہت دُور ہے جہان حضرت آدم علیہ السّلام رہتے تہے اور سیّد غلام علی صاحب نے یہہ بہی
لکہا ہی کہ روایت آئی ہے کہ اودہ کا شہر جو پورب مین ہی اُسکو حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا ہے
جو حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادے ہین اگر یہ روایت ٹہیک ہی تو پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام
کی اولاد کے لوگ مُلک ہند مین آئے پہر جنون کے ظلم سے عاجز ہو کر چلے گئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا
کہ جب آدم علیہ السّلام کے فرزندون نے بیباکی اور چالاکی شروع کی جنون کے بادشاہون نے
اپنی قوم سے کہا کہ انکو اپنے مُلک مین دخل ندو ایک شہر اودہ مین ایک احاطہ کے اندر ایک لنبی قبر ہے
وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ قبر حضرت شیث علیہ السّلام کی ہے واللہ اعلم **مولانا** عبد الرحمن چشتی
بیاس کی زبانی لکہتے ہین کہ نارد نے یہ حال دیکہکر اللہ تعالی کے حضور مین یہہ احوال عرض کیا اور
آسمان پر گئے اور بشبست بہی نارد کے ساتھ آسمان پر چلے گئے اُسوقت اُس بڑے قادر برحق نے
کشن کو کنس دیت کی بہن کے پیٹ سے جنکا نام دیوکی تہا پیدا کیا اور کشن کا باپ باسدیو دیوتہ عنصری
تہا اور یہ کنس بادشاہ ظالم تہا متہرا کے مقام مین رہتا تہا اور لشکر کے زور سے اور بہادری سے ہند
کے سب راجاؤن کو اپنا تابعدار کیا تہا اور طرح طرح کے فساد اور ڈہیٹ پن کرتا تہا اُسوقت کی خلقت
کے لوگ اُسکے ظلم سے عاجز ہوئے اور اُس قوم کی عبادت کرنیوالون اور اچہے لوگون کی طرف رجوع ہوئے
اُن لوگون نے خبر دی کہ تم خاطر جمع رکہو نزدیک ہی کہ کشن دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوگا وہ کنس کو
مار ڈالیگا **فائدہ** ظفر مبین مین ہی کہ بہاگوت کے دسوین اسکند کے پہلی ادہیا مین ہے کہ
راجہ اگرسین جو بڑے گیانی تہے اُنکی بی بی لوپرن رکہہ کے پاس ور ملک راچہس آیا اور راجہ
صاحب کی صورت بنکر زنا کیا جس سے کنس پیدا ہوا **مولانا** لکہتے ہین کہ بعض نجومیون نے
کنس کو بہی اس بات سے خبردار کر دیا جو لڑکا اُسوقت دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوتا تہا

کنس اُسکو مارڈالتا ہتا یہہ قصہ سُورج سی زیادہ مشہور ہے کشن کے مارڈالنے کیلئی بہی کنس نے بہت ارادہ کیا لیکن اُس بڑے قادر برحق نے اُنکو بچا رکھا چند روز کے بعد بہت سے دیت یعنی جنون کو اور ایراہت ہاتہی کو جسمین اٹہارہ ہزار ہاتہی کا زور تہا اُسکو کنس سمیت مارڈالا اور ہلاک کر دیا اور اُسکا ملک اپنے قبضہ مین لے لیا ظفر مبین کے صفحہ ۳۷۹ مین ہے کہ جبتک کنس مارا نہ گیا تب تک متہرا کی رہنے والی راہ پر نہ آئے اور اچہے لوگون نے امن نہ پایا اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ دہرم پرب ۴ مہابہارت مین ہی کہ راجہ اُسکی ایک جن نے پکڑا راجہ نے سبب پوچہا اُسنے کہا اگرچہ تو اپنے ملک مین عدل کرتا ہی لیکن تیرے قریب سلطنت دوسرے بادشاہ کی ہی اُسکے ملک مین زنا اور گناہ بہت ہوتا ہی تو اُسکو نہین روکتا اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُس سے لڑائی لڑ اور اُسکو قتل کر اور ملک اُس سے چہین لے تاکہ لوگون مین گمراہی نہ پہیلے مولانا لکہتے ہین کہ بعد اسکے یہ ہوا کہ کنس دیت کی ایک بیٹی تہی اُسکو اور راجاؤن کے ساتہہ کرکے لشکر جمع کرکے جراسندہ کشن جی سے لڑنیکو متہرا مین آیا کشن نے اُن سبکو قتل کر دیا پہر وہ لوگ کال جمن کو یعنے جمشید کو کشن سے لڑنیکے لئی لائے کشن نے اُن لوگون سے لڑنا صلاح نہ دیکہا کشن جی تمام لوگون سمیت متہرا کو چہوڑکر دوارکا کیطرف چلے گئے تمام لوگون کو دوارکا مین چہوڑکر خود اکیلے متہرا مین اُن کال جمن کے سامنے آئے اور اُسکو فریب دیکر ہلاک کیا اور اُسکا تمام اسباب اور خزانہ اپنے قبضہ مین لائے۔

فائدہ سوط اللہ الجبار مین ہے کہ سری کشن جب کال جون سے بہاگے اور کال جون نے اُنکا پیچہا کیا کرشن جی نے اپنی چادر ایک شخص پر ڈالدی تاکہ کال جون سمجہی کہ وہ کرشن ہے وہ شخص پہاڑ کی چوٹی پر سوتا تہا اور اُسنے اللہ سے دُعا کی تہی کہ جو کوئی مجکو جگا دے وہ جلجاوے کال جون نے اُسکو کرشن سمجہکر زور سے ہلایا اور کال جون جل گیا سوط اللہ الجبار مین لکہا ہی کہ سسپال کرشن جی کا پہوپہی زاد بہائی تہا بہاگوت کی دسوین اسکند ادہیاء ۷ مین ہے کہ اُسنے یعنی سسپال نے کرشن جی کو بُرا بہلا کہا کرشن جی نے اُسکو قتل کیا۔ ظفر مبین مین لکہا ہی کہ آدہیا ۲ اسکند وہم بہاگوت مین ہی کہ کرشن جی نے کہا کہ سسپال کے ڈر کے مارے ہم بہاگتے پہرتے تہے اور متہرا کو چہوڑکر سمندر کے کنارے آبسے ہین مولانا لکہتے ہین کہ پہر کرشن جی دوارکا مین جاکر ٹہیرے چند دنون کے بعد جراسندہ اور بجرناتہ اور دیت بکیشر اور سب بڑے بڑے راجہ جو جنون کی قوم مین تہے اُن سبکو ہلاک کیا اُس قادر دانا نے اپنی قدرت اُنمین ظاہر کی تہی کہ کوئی اُن سے جیت نہین سکتا تہا ایک بڑا راجا دولت والا اور لشکر والا اور جادوگر کالنور دسکے ملک مین تہا سولہ ہزار لڑکیان ملکون کے راجاؤن کے ظلم سے چہین لایا تہا وہ سب اُسکے پاس جمع تہین کشن جی اللہ کے حکم سے گرد جانور پر سوار ہوکر

اُسکے سر پر جا پہنچے اور بڑی لڑائی ہوئی آخر اُسکو مار ڈالا اور وہ سولہ ہزار لڑکیان بیشمار مال اور خزانہ
سمیت اپنے قبضہ مین لائے اور اُنکے ساتھ عیش کرتے تھے **فایدہ** بھاگوت کی دسوین اسکند۔ بہ ادہیایا
مین ہے کہ نارد جی نے کرشن جی کو ایک وقت مین سولہ ہزار آٹھ سو محلون مین دیکھا کہین کھڑے کہین
بیٹھے کہین نہاتے کہین تیل اوبٹن ملتے کہین پانسے کھیلتے کہین برہمنون کے کھانیکا اہتمام کرتے
کہین عیش فرماتے کہین کھانا کھاتے جب نارد جی نے تعجب کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ نارد تو اپنے دل مین
کچھ شک نکر میری مایا ات پربل ہے سب عالم مین پہیل رہی ہے یہ مجھی سے موہنی ہو دوسرے کو کیا طاقت
ہے **مولانا** لکھتے ہین کہ بعد اُسکے کنورون اور پنڈون کے بیچ مین مہابھارت کی لڑائی کی اور
کنورون او کر سینہ گیارہ اکیس سو بہتر ہزار کئی لاکھ شخص اپنے ساتھ لیکر کشن سے لڑنیکو آئے کشن نے اکیلے اُن
سبکو عاجز کر دیا **فایدہ** ظفر مبین کے صفحہ ۲۷ مین ہو کہ مہابھارت اسمیدہ پرب مین ہو کہ ایک دیو
کی عورت نے کہا کہ میری چھاتیان جو چار کوس کی لنبی مین مین اُن سے ارجن کو مار دونگی اس سے
یہی معلوم ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی ظفر مبین کے صفحہ ۲۷۵ مین لکھا ہو کہ مہابھارت کے
بن پرب مین لکھا ہو کہ ارجن نے اتنے تیر دریا مین پھینکے کہ دریا خشک ہو گیا اور دیوونکو پناہ نہ ملی اور
وہ خشکی مین آئے یہان سے بھی ثابت ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی اسی صفحہ مین ہے کہ ہندوؤن کے
قول کیموافق اس معاملہ کو پانچہزار برس سے زیادہ نہین گزرے **مولانا** لکھتے ہین کہ پھر پنڈون کو
نصیحت کی کہ تم جگ اسمید کرو پھر بہت سے لشکر جمع کرکے اُسکے ساتھ ساری زمین مین گردش کی سب
بڑے بڑے راجہ گوشہ پکڑ کر رہ گئے اُنکو بھی ہلاک کر ڈالا **فایدہ** ادہیایا ۸۹ کاشی کھنڈ اسکند
پران مین ہو کہ اسی لاکھ بیٹے پوتے صاحب اقبال سری کرشن جی کے اُنکی زندگی مین تھے اور بھاگوت
کی نوین اسکند مین ہے کہ راجہ سگر کے چہہ ہزار بیٹے قابل جنگ کے ایک بی بی سے اُسکی زندگی مین
موجود تھے کہ اسمیدہ جگ کے گھوڑیکے ساتھ وہی تھے مہابھارت کے اسمیدہ پرب مین ہو کہ جگ کا گھوڑا
ایک سرزمین پر پہنچا جہان عورتین ہی تہین اور مرد کوئی نتھا ایک ولایت ایسی تھی کہ درختون سے
جانور پیدا ہوتے تھے اور جوان ہوتے تھے اور آخر دن بوڑھے ہو کر سورج ڈوبتے وقت مر جاتے تھے
فایدہ لطائف اشرفی مین ہے کہ جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب دنیا کی سیر کی تھی
تو آپ بھی اس شہر مین پہنچے ہین جہان فقط عورتین تہین وہان ایک پانی تھا کہ اُسمین نہانیسے
حمل رہتا تھا اور آپ نے وہ درخت بھی دیکھا ہے جس سے انسان پیدا ہوتے ہین ظفر مبین مین ہے کہ
مہابھارت کے اسمید پرب مین ہو کہ جب اسمید جگ کا ارادہ کیا جدہشٹر نے کرشن جی سے مشورہ کیا

اُنھون نے فرمایا کہ جن لوگون مین یہ نشانیان ہون اُنکو اس مشورت مین شریک نکرو جسکی مان ناقص ہو
اور جو ہمیشہ پیٹ کے کام مین رہے اور جسکے پاس غیر جنس کی عورت ہو اور جو ہمیشہ عورتون کے عشق
مین رہے اور اُنکا تابع رہے اور جو شخص اپنے سُسر کے گھر مین رہے بھیم مین یہ سب باتین موجود ہین بھیم نے جب
یہ سب باتین سُنی کہا کہ آپ نے بہت خوب فرمایا مگر اپنی فکر کیجیے کہ کیسا پیٹ تمسے زیادہ بڑا ہے مین اور
اگر میرے گھر مین دیوزادی ہے تو آپکے گھر مین جامونت ریچھ کی بیٹی ہے آپ ہی انصاف کیجیے کہ دیو کی بیٹی بہتر ہے یا ریچھ کی بیٹی اور مین کسی دیو
کے گھر مین نہین رہا ہون مگر تم دوارکا مین کہ دریا کے درمیان ہے رہتے ہو اور دریا کی بیٹی تمہاری گھر مین
ہے اور تم عورتون کے تابع ہو رکمنی نے تمپر زور کیا تمنے ایک پھول رکمنی کو دیا اُسنے تمپر زور کیا یہانتک کہ تم
اُس پھول کے درخت کو اندر کے باغ سے لائے اور اُسکو دیا اسپر بھی میننے تمسے صلح نکی یہ سب باتین تم مین
موجود ہین تم اورون پر کیا عیب رکھتے ہو کرشن جی نے فرمایا کہ اے بھیم تجھپر رحمت ہو تو نے اچھی باتین کہین
اور بھیم کو بغل مین لیلیا **فائدہ** اس قصہ سے بھی معلوم ہوا کہ اُس زمانہ مین دیوتونکو دیوون سے
رشتہ داری ہوتی تھی اور کرشن جی کو **مولانا** عبدالرحمن چشتی رح لکھتے ہین کہ اُنکا باپ بسدیو
دیوتا عنصری تھا اور اُنکی مان کنس دیت کی یعنی جن کی بہن تھی معلوم ہوا کہ جنون مین اور عنصری
دیوتون مین رشتہ داری ہوتی تھی اور دیوتونکی قوم اگرچہ جنون مین سے ہین مگر اُنکی قوم علیحدہ ہے
اسلئے دیوون کو غیر جنس کہا ظفر مبین مین ہے کہ بھاگوت سے ثابت ہے کہ رکمنی جی سیتاجی کی اوتار
ہین یعنی سیتاجی جو راجہ رامچندر کی بیوی تھین اُنکی روح کا ظہور رکمنی جی ہی مین ہوا تھا اس بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ پہلے تھا اور کرشن جی اُنکے بعد ہین اور صفحہ ۲۹۴ مین ہنود کے
کتابون سے نقل کیا ہے کہ مہاراجہ رامچندر جی نے دس ہزار برس سلطنت کی اس سے یہ بات پکّی
ہوتی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے جنون کے ترتیا مین تھے **مولانا** لکھتے ہین کہ جب
کوئی دیت اور مغرور باقی نہ رہا اُسوقت کشن نے چاہا کہ مین اس دنیا سے اُٹھ جاؤن اور پردے
مین ہو جاؤن اُسوقت ارجن اور اودہو اور انگد کو بلا کر نصیحت کی کہ زمانہ کل جگ کا آن پہنچا
مین چاہتا ہون کہ پردے مین ہو جاؤن اور سارے پنڈو برف پہاڑ مین جاکر اپنے بدن کو چھوڑ دین
کیونکہ زمین کے اوپر ہماری اور تمہاری رہنے کا وقت نہین رہا اودہو سے کہا کہ بدری ناتھ کیدار پہاڑ
پر جاکر اللہ کی ذات پاک سے مشغول ہو اور انگد کو کہا یامر کے کنارے پر جاکر اللہ کی عبادت مین
قائم ہو پھر کشن آپ پردے مین ہوگئے ایکسو پچیس ۱۲۵ برس اس دنیا مین رہے اور لڑائیو نمین مشغول رہے
بعد اُسکے سب پنڈوون نے جاکر برف پہاڑ مین اپنی جان دی **فائدہ** ظفر مبین ۱۷۱ صفحہ

مین لکھا ہی کہ بہاگوت کے ١١ اسکند کے ٦ ادھیا مین لکھا ہی کہ ایکدن شیو اور برہما اور سب دیوتا عالم ہوا
سے کرشن کی زیارت کو آئے اور ہاتھ جوڑ کر خوشامد کرنے لگے کہ جتنی روحین اس عالم مین مین تمہاری زیارت
کے فیض سے نجات پائی جاتی ہین بہشت مین کچھ بھی جگہہ نہین رہی اور سب دوزخ خالی پڑی رہگئی سو آپ
مہربانی فرماکر اس عالم سی غائب ہو جائیے کرشن نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کل جگ کی عمر سے پانچ برس گزر چکے ہین اب
تم خاطر جمع رکھو عنقریب اس عالم سے غائب ہوتا ہون پھر اسی اسکند کی بارہوین ادھیا مین ہی کہ ادھو جی
نے سری کرشن جی سے کہا کہ جتنی روحین جہانمین ہین سب کی نجات کیون نہین ہوتی کرشن جی نے کہا
اے ادہو سہین ایک بات ہی کہ جو سب ارواحونکی نجات ہو جاوے تو جو جو ارواحین بندہی ہوئی ہین وے کیا
سمجھین کہ ہم بندہی مین اور نجات کے قابل ہین وہ اسکے آرام کی قدر نہ جانتین مگر ایکدن سب ارواحون
کی نجات ہوگی اب جاننا چاہیئے کہ اوپر یہ بیان ہو چکا کہ دواپر کے زمانے سے جب تین ہزار سال باقی رہے
تب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور پانچسو برس مین انکا قالب تیار ہوا معلوم ہوا کہ حضرت آدم
علیہ السلام کے اڑہائی ہزار برس کے بعد زمانہ کل جگ کا شروع ہوا وہ زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے عمر کی
اخیر ہونیکا ہی مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے توریت شریف کے یونانی ترجمہ کیموافق یون تحقیق کیا ہی
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین مین اترنیکو ایکہزار چھ سو بیالیس ١٦٤٢ برس گزرے تھے جب حضرت نوح
علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت نوح کا پچاس کم ہزار برس دنیا مین رہنا قرآن شریف سے ثابت ہے
اور ابن جریر وغیرہ نے لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت مین تینتالیس ٤٣ برس رہے تو حضرت نوح
علیہ السلام کی عمر مین ایکسو پینتیس برس باقی تہی کہ زمانہ کل جگ کا شروع ہوا اور کرشن جی نے دنیا سی انتقال
فرمایا اسی ہانے تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تہے اور حضرت
نوح علیہ السلام نے جن لوگونکو اللہ کا پیغام پہچایا اور ان لوگون نے نمانا وہ لوگ اور ملکو مین تہے
جنپر طوفان آیا چنانچہ مولانا جلال الدین سیوطی نے ازرقی اور ابوالشیخ اور ابن عساکر کی کتاب سے ابن
عباس کی زبانی لکھا ہی کہ طوفان سند اور ہند کے قریب نہین آیا مولانا لکھتے ہین کہ بعد اس کے
ایکہزار چارسو برس کے قریب بعضی راجہ پنڈون کی نسل سے زمین کے اوپر رہے اور حضرت آدم علیہ السلام
کے اکثر فرزند بھی آکر جابجا رہنے لگے دن بدن حضرت آدم علیہ السلام کے فرزندون کی قوت زیادہ
ہوتی گئی حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جسنے اپنی بھائی کو مار ڈالا تہا اور وہ بھاگ گیا تہا جسکا
نام قابیل تھا اسکی نسل مین سے ایک شخص نے زور پکڑا اور وہ ہند کے ملک مین بادشاہ ہوا اور جنون
کی لڑکیان اپنی نکاح مین لایا اور قنوج کو اپنے باپ کے نام سے آباد کیا اور وین اور مذہب جنون کا

اختیار کیا اُن لوگون نے بید پڑھی اور حضرت آدم علیہ السّلام وغیرہ کی کتاب سے محروم ہی اور چند مدت کے بعد کہ ظہور خاتمۃ صلے اللہ علیہ وسلم کا قریب پہنچا جنون کی قوم کے لوگ جو زمین کے اوپر تھے اُن سے اولاد کا ہونا موقوف ہونے لگا لاچار ہوکر اُنھون نے حضرت آدم علیہ السّلام کے فرزندون کو لیکر اپنا لے پالک بنایا اور اپنی جگہہ پر بٹھایا اور خود پوشیدہ ہو گئے اور تمام زمین پر حضرت آدم کے فرزندون کا قبضہ ہو گیا جو کچھ اُس بڑے قادر کا ارادہ تھا وہ ظاہر ہوا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ - اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے غرض یہ ہی کہ ہندؤن کی وضع اور طور سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد مین ہین اور آپ وہ اپنا نسب جنون کی قوم تک پہنچاتے ہین اب اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ جہالت اور نادانی کے غلبہ سے اپنی باپ دادون کا دین اور مذہب اور حسب و نسب بھول گئے ہین اور اپنے تئین نہین پہچانتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہی مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ یعنی جسکو اللہ راہ سجھاتا ہی اُسکا کوئی بھٹکانے والا نہین اور جسکو اللہ بھٹکاتا ہے اُسکا کوئی راہ سجھانیوالا نہین یہ کلام بابس کا تھا سو تمام ہوا **فائدہ** توریت شریف کی پہلی سورت جو پیدایش کی کتاب کہلاتی ہے اُسکے چھٹے باب مین لکھا ہی کہ جب روے زمین پر آدمی بہت ہونے لگی اور اُن سے بیٹیان پیدا ہوئین تو سردارون کے بیٹون نے آدمیون کی بیٹیون کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہین اور ان سبھون مین سے جسکو جو پسند آئین اپنے لئی جورو ان کرلین پھر لکھا ہی کہ اُن دنون مین زمین پر جبار یعنی زبردست لوگ تھی اور بعد اسکے بھی کہ سردارون کے بیٹے آدمیون کی بیٹیون پاس گئے تو اُن سے لڑکے پیدا ہوئے اور وہ زبردست تھی جو قدیم سے نامور شخص تھے دیکھو توریت شریف سے یہان صاف یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ جن اور دیو جو اپنی قوم کے سردارون کے بیٹے تھے وہ آدمیون سے زیادہ زبردست تھی اور قدیم سے یعنی بہت مدتون سے نامور مشہور تھے انکا صاف مطلب یہ ہی ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے بہت مدت پہلے سی وہ مشہور لوگ تھے اُنھون نے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اور ان سے اولاد پیدا ہوئی توریت شریف عبرانی مین یہان یہ لفظ ہی کہ بنوہا الوہیم سوالوہ جسکو عربی مین الہ کہتے ہین اُسکے معنی ہین حاکم اور ٹھاکر سو توریت شریف مین بعضی جگہ یہ لفظ اللہ کے حق مین آیا ہی جو اصل حاکم سب بندون کا ہی اور بہت جگہ یہ لفظ حاکمون اور سردارون کے حق مین آیا ہی توریت شریف مین جابجا اسکی مثالین موجود ہین

یہان بہی نفلسن نے اپنے ترجمہ مین آیت ۴ باب ۶ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چہاپا تہا اُسمین بہی مراد ان
کے معنی لکہے ہین یہی معنے ٹہیک ہین مگر بعضے نادان پادریون نے یہان ترجمہ مین خدا کا لفظ لکہدیا
کہ خدا کے بیٹون نے پہر یہ مطلب سمجہا کہ اللہ کی بیٹون انکا مطلب یہ ہی کہ اُسکے پاک بندے مگر یہ لفظ
جو ہی کہ اُنہون نے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اس لفظ سے صاف نکلتا ہی کہ وہ لوگ آدمیون سے
باہر تہے تو بیشک وہ جن اور دیو تہے جن کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت پہلے تہا مگر یہود اور
نصاری اس مطلب کو نہین سمجہے کوئی کہتا ہی کہ یہ ذکر فرشتون کا ہی کوئی کہتا ہی حضرت شیث
علیہ السلام کی اولاد کا ذکر ہے یہ مطلب کسیطرح نہین بنتا معلوم ہوا کہ بیشک جنون اور دیوون نے
اور اُن لوگون نے جو عنصری دیوتہ کہلاتے ہین آدمیونکی بیٹیون سے نکاح کیا اور اسیطرح آدمیون نے
جنون کی بیٹیون سے نکاح کر لیا جیسا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی رح نے لکہا ہی توریت شریف کی پہلی
سورت کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکل گیا اور پورب کیطرف نود کی سرزمین
مین جا رہا اور اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور خنوک کو جنی اور اُسنے ایک شہر بنایا اور
اُس شہر کا نام اپنی بیٹے کے نام کے موافق خنوک رکہا اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہی کیا عجب ہے کہ
خنوک کا لفظ بدل کر قنوج ہو گیا ہو اگر یہ بات ہی تو یہ شہر خود قابیل نے اپنے بیٹے خنوک کے نام
سے بنایا پہر خنوک کے کسی بیٹے نے اپنی باپ کے نام سے اور زیادہ اس شہر کو آباد کیا جیسا کہ آگے
آتا ہی کہ یہ شہر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقت مین آباد ہوا نواب سید صدیق حسن
خانصاحب نے کتاب آثار قیامت مین لکہا ہی کہ ابو الفدا نے مختصر مین لکہا ہی کہ قنوج کا جو ملک
ہے اُسکے شہر و زمین پہاڑ مین اور وہان سمندر کی تمامی ہے اور جو اُسکا بادشاہ ہوتا ہی اُسکا نام
نودہ ہوتا ہی ہم کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ توریت شریف مین جو لکہا ہی کہ قابیل نود کی زمین
مین جا رہا تہا سو نود کی زمین اسی زمین کو کہا ہی جہان قنوج ہے اُس زمانہ مین اس زمین کا نام نود
تہا تب تو یہان کا بادشاہ نودہ کہلاتا تہا پہر کتاب آثار قیامت مین لکہا ہی کہ یہ شہر ہند کے راجاؤن
کا مقام تہا اور ہند مین پہاڑ ہین اور یہ شہر گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہی چونکہ اسکو دوابہ کہتے ہین
بیان کرتے ہین کہ اُسکی آبادی پہلے قابیل کے وقت مین ہوئی پہر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے
حام کے وقت مین آباد ہوا اور کتاب خطیرۃ القدس مین لکہا ہی کہ شیخ سراج الدین ابو حفص
عمر ابن وردی نے کتاب خریدہ العجائب مین لکہا ہی کہ قنوج بڑا جوڑا ملک ہے اور وہان کے لوگون
کے پاس مورتین ہین کہ پچہلے لوگ اگلون سے اُنکو لیتے چلے آتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنکو دو لاکہہ برس

ہوئی اور وہان کے بادشاہ کے پاس فوج اور ہاتھی بہت ہین مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس اور
سیّد مرتضیٰ صاحب تاج العروس نے اس شہر کا ذکر کیا ہی اور لکھا ہی کہ قنوج ہند مین ایک شہر ہے بڑا جوڑا اسمین
بہت بازار ہین عمدہ عمدہ مال اُسکی طرف لوگ لیجاتے ہین سلطان محمود نے اُسکو فتح کیا ہی **مولانا**
عبدالرحمن چشتی نے مرأة الاسرار مین لکھا ہی کہ سلطان محمود نے جب قنوج کو فتح کیا دس ہزار بتخانے
شہر قنوج کے ویران کیئے اُن بت خانون کے بنائے جانے کی تاریخ چالیس ہزار اور بعضون کی
پچاس ہزار سال لکھے تھی یہان سے معلوم ہوا کہ یہ شہر بہت بڑا تھا اور وہ بتخانے جنون اور دیوون
کے وقت کے تھے اگلے لوگون نے یادگاری کے لئے مورتین بنائین پچھلے لوگ اُنکو پوجنے لگے اللہ
نے محمدی شریعت کا نور پھیلایا جو چیزین اللہ کی راہ سے روکتی تھین اُنکو مٹایا ابن اثیر رحمہ اللہ نے
اسد الغابہ مین لکھا ہی کہ روایت کیا مکی نے جو ابراہیم کے بیٹے بردع کے رہنے والے وہ روایت کرتے
ہین اسحاق سے جو ابراہیم کے بیٹے طوس کے رہنے والے اُنھون نے مجھ سے فرمایا اور
وہ ستانوین برس کے تھے اُنھون نے فرمایا کہ مین نے ہند کے بادشاہ سرباتک کو
دیکھا اس شہر مین جسکا نام قنوج ہے مینے اُس سے کہا کہ تجھپر کتنے برس
گذرے کہا نوسو برس اور پچیس برس اور وہ مسلمان ہے اور اُس نے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے دس صحابیون کو میرے پاس بھیجا تھا اُنھین مین سے تھے حذیفہ جو یمان کے بیٹے اور عمرو جو عاص
کے بیٹے اور اُسامہ جو زید کے بیٹے اور ابو موسیٰ اشعری اور صہیب اور سفینہ وغیرہ آپ نے اُس کو
اسلام کی طرف بلایا اُسنے قبول کیا اور مسلمان ہوا اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خط کو چوم لیا
اسکو ابو موسیٰ نے روایت کیا ہی اور ابن منده وغیرہ نے خوب کیا جو اسکو چھوڑ دیا کیونکہ اسکے لکھنے
سے اسکا نہ لکھنا بہتر تھا **فائدہ** یعنی ابن اثیر رحمہ اللہ نے اس بات کو معتبر نہین جانا **مولانا**
عبدالرحمن چشتی کے اور سب صوفیون کے مذہب کا بیان — مولانا عبدالرحمن چشتی اللہ انسے
راضی رہے انھون نے کتاب مرأة الاسرار جو اولیا اُنکی احوال مین لکھی ہے اُسمین جابجا قرآن اور حدیث
پر عمل کرنیکی تاکید فرماتے ہین اور صوفیون کے احوال مین لکھتے ہین کہ اہل سنت اور جماعت کی سب
علم والون کا اسپر اتفاق اور ایکا ہی کہ حق ان چارون مذہبون مین یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی مین
گھومنے والا ہے اور یہ لوگ یعنی صوفی لوگ بھی حق بات کے طالب ہین اس باعث سے یہ لوگ بغیر
انکار کے چارون مذہب کے پیروی کرتے ہین اور ایک مذہب کے قید مین نہین ہین اور سب مذہبون
کے قول جو موافق حدیث کے اور قرآن شریف کے پاتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین اس باعث سے

کہتے ہین کہ اَلصُّوْفِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ یعنی صوفی کا کچھہ مذہب نہین حضرت شیخ سعد الدین فرغانی رحمۃ اللہ
علیہ نے کتاب مناہج العباد چارون مذہبون کے بیان مین لکھی ہی نہایت عمدہ کتاب ہے صوفی کو اسکی
بڑی ضرورت ہی مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ صوفیون کا دارمدار صاف صاف آیتون
اور حدیثون پر ہی پیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکہتے ہین کہ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین کہ اُس شخص کی تعریف کون کرسکتا ہی جسکی تعریف سب کی زبان پر جاری ہے انکی
محنتین اور اللہ کے دہیان مین غرق رہنا بے نہایت ہے ظاہر شریعت مین اور باطن کی راہ مین
انکا بڑا درجہ ہے اُنہون نے بہت بزرگون کو دیکہا ہی امام جعفر صادق علیہ السّلام کی صحبت پائی ہی
اور اُنہون نے آپ فرمایا ہی لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر وہ دو برس ہوتے تو نعمان
ہلاک ہوجاتا یعنی اگر مین دو برس امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت مین نرہتا تو مین ہلاک ہوجاتا
مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد لکہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رہ اپنی ذات سے بالکل صاف
صاف آیتون اور حدیثون کے تہے کسواسطے کہ قول امام ابو حنیفہ رہ کا مشہور ہے کہ جسجگہ قول ہمارا
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے برخلاف پاؤ اُسکو چہوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو
اور وہ کیونکر ایسا نفرماتے اُنکو تو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم کیا تہا کہ میری
طریق کو ظاہر کر **فائدہ** مولانا عبد الرحمن چشتی رہ نے جو یہ لفظ لکہا کہ اپنی ذات سے آیتون
اور حدیثون کے تابع تہے اسمین اشارہ یہ ہے کہ جو لوگ اُنکے نام لینے والے ہین وہ دو طرح کے ہین ایک
تو وہ ہین جو حقیقت مین اُنکی راہ پر ہین جیسے اُن کے شاگرد امام ابو یوسف رہ اور امام محمد رہ اور
امام زفر اور بڑے بڑے شاگرد اور اُنکے بعد بہی جو انصاف والے ہین جیسے امام طحاوی وغیرہ اُنکو
جہان حدیث ملجاتی ہے اور وہ حدیث امام کو نہین ملی تہی اس باعث سے اُنہون نے اپنے قیاس سے ایک
بات کہدی تہی جب یہ لوگ حدیث پاتے ہین امام کا قول چہوڑ دیتے ہین اور حدیث شریف پر عمل
کرتے ہین دوسری قسم کے نام کے حنفی وہ لوگ ہین جو کہتے ہین جو حدیث امام کو نملی اور اماموں کو ملی
اُنکی بات کا ہمکو اعتبار نہین اگر ہزار آدمی اُس حدیث کی گواہی دین تو بہی ہم اُنکی گواہی نمانینگے
بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث اگر ہوگی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا ہوگا
پہر آخر مین منع کردیا ہوگا بعضے کہتے ہین حدیث کا سمجہنا مشکل ہے سیدہی سیدہی صاف
صاف لوگون کو کہتے ہین کہ نہین معلوم اسکا کیا مطلب ہی ہمکو اتنی سمجہ نہین کہ اسکا مطلب
سمجہین اسطرح کے لوگون مین ملا کیدانی ہے اُسنے صاف لکہدیا ہی کہ التحیات مین انگلی سے

اشارہ کرنا معاذ اللہ حرام ہی جسطرح حدیث والی لوگ کرتے ہین اصل حنفیون مین مُلّا علی قاری ہین انہون نے مُلا کیدانی کا رد لکہا ہی اور لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ رہ سے بہی یہ اشارہ ثابت ہی اور اگر امام نے منع ہی کیا ہوتا اور ہمکو اپنی رسول اللہ صلعم کی حدیث ملتی تو ہم حدیث ہی پر عمل کرتے پہر مولانا عبدالرحمن چشتی نے امام شافعی رح اور امام احمد بن حنبل کی بڑی بڑی تعریفین لکہی ہین پہر حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری کے احوال مین لکہا ہی کہ وہ حضرت ابوایوب انصاری کی نسل مین ہین صاحب نفحات یعنے مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین لاکہہ حدیثین یاد ہین ہزار ہزار سندونکے ساتہہ اور فرمایا ہی کہ مینے تین سو آدمیون سی حدیث لکہی ہی وہ سب سُنی تہی اور حدیث والے بدعتی نہین تہے اور رای والے یعنی قیاس والے بہی نہین تہے اور کسیکو یہ بات میسر نہین ہوئی اور بہت سی سندین عالی مینے چہوڑدین اور نہین لکہین کہ وہ مرد رای والا تہا یا علم کلام والا نہین تہا مولانا عبدالرحمن چشتی رح لکہتے ہین کہ وہ کیونکر ایسا نکرتے کہ صوفیون کا مذہب حدیث والون سی بہت نزدیک ہوتا ہی **فائدہ** بدعتی وہ لوگ ہین جنہون نے حدیث والون پر یہ گمان کیا کہ یہ لوگ جہوٹے ہین رافضیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تعریف مین حدیث والے لوگ بیان کرتے ہین وہ حدیثین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمائی ان لوگون نے آپ پر تہمت جوڑی ہی خارجیون نے یہ گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت علیؓ کی تعریف مین ہین وہ حدیثین لوگون نے دل سے جوڑی ہین معتزلیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین اللہ کے دیدار کے مقدمہ مین اور گناہ گار مسلمانون کے دوزخ مین سے نکلنے کے مقدمے مین ہین وہ لوگون نے دل سے جوڑی ہین سو حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے ایسے لوگون کی زبانی حدیثین نہین سُنین اور انکو اپنا اُستاد نہین بنایا اگرچہ اُنکی سند عالی ہتی عالی سند اُسکو کہتے ہین کہ جسمین بیچ والے تہوڑے ہون جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین اور اپنے بیچ مین جتنے تہوڑے آدمی ہون اُسیقدر وہ سند زیادہ اونچی ہے کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی بہت بڑی نعمت ہے اور قیاس والے وہ لوگ ہین جو بدعتی تو نہین ہین مگر حدیثین دیکہنے مین کم مشغول رہتے ہین بلکہ جو مسئلے صاف صاف حدیثون مین نہین پاتے ہین اُن مسئلون کو قیاس سے نکالا کرتے ہین ایک مسئلہ پر قیاس کرکے اُس طرح کے سیکڑون مسئلے نکالتے ہین اس کام کے اگر نیت اچہی ہے تو یہ کام بہی اچہا ہی مگر بہت سی حدیث والون نے اس سے بہی احتیاط کی ہے کہ جب آدمی اپنی عقل سے

بہت باتین نکالیگا بہت جگہہ اُس سے غلطی ہوجایگی اور جب حدیث کے دیکہنے مین کم مشغول رہیگا اُسکی باتین بہت حدیثون کے خلاف ہوجاوینگی اور اُسکو خبر نہوگی ایسے لوگون کو بہی حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے بہت اچہا نجانا اور اُن سے حدیثین نہ سنیں اور علم کلام اُسکو کہتے ہین کہ بدعتی فرقون سے یعنی معتزلیون اور رافضیون اور خارجیون سے بحث کرنا اور اُنکے قائل کرنیکے لئے طرح طرحکی دلیلین اپنی عقل سے نکالنا یہ کام بہی اگر انصاف کے ساتہہ ہو تو اچہا ہی مگر اسمین زیادہ مشغول رہنے مین بڑہی خرابیان پڑتی ہین بہت لوگ معتزلیون سے لڑتے لڑتے خود آدہے معتزلی ہوگئے اور اُنکی بہت باتین اُنہون نے پسند کرلین اور بہت لوگ رافضیون سے لڑتے لڑتے اُنکی ضد مین آخر خارجی ہوگئے حضرت علیؓ سے بے ادبی کرنے لگے حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے علم کلام والون سے بہی حدیثین نہین سُنین جو لوگ خالص حدیث والے تہے اُنہین سے حدیثین سُنین اور صوفیون کا مذہب خالص حدیث والون سے بہت ملتا ہی اتنا فرق ہے کہ حدیث والے لوگ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی باتون مین اور آپ کے کامون کے دہیان مین زیادہ مشغول رہتے ہین اور اللہ کا دہیان بہی رکہتے ہین اور صوفی قرآن اور حدیث کو بقدر ضرورت کے حاصل کرکے اللہ کے دہیان مین لگے رہنے کی زیادہ مشق کرتے ہین اور اپنے دل کے درست کرنے مین بہت مشغول رہتے ہین کہ ہمارے دلمین کوئی بات خلاف قرآن اور حدیث کے نہ آنے پائے اور جو حکم شریعت کے ظاہر مین ہاتہہ پاؤن سے ادا ہوتے ہین اُنکو بہی ادا کرتے ہین اور اللہ اور رسول کی محبت ایمان کی جڑ ہے قرآن اور حدیث مین اسکی بڑی تاکید ہے اور محبت کی جگہ دل ہے اُس محبت کے بڑہانے کی مشق کرنے مین صوفی بہت مشغول رہتے ہین اور حدیث والے بہی ان باتون سے خالی نہین مگر زیادہ مشغولی اُنکو حدیثون کے یاد رکہنے مین اور لوگون کے سمجہانے مین رہتی ہے دونو طرحکے لوگ اُمت محمدی مین بہت ہوئے اللہ اُن سب سے راضی رہے اور ہمکو اللہ اُنہی کے راہ پر رکہے آمین

بشارت محمدی جو پوہتی رامانسگرام مین ہے مولانا عبدالرحمن صاحب لکہنوی رح کے سلسلہ کے ایک مرید ہین اُنکا نام طالب حسین شاہ ہے اللہ ہمکو اور اُنکو اور سب محمدیون کو دین محمدی پر قائم رکہے اور وہ فرخ آباد کے رہنے والے ہین اور پہلے ہندو تہے پہر اللہ نے اُنکو نور ایمان کا عنایت فرمایا اُنہون نے ایک کتاب مین اپنا حال لکہا ہے اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت ایک پوہتی سے لکہی ہے چنانچہ اُس بشارت کی ہندی لفظین بہی اُن سے پڑہ کر صحیح کرلین وہ اُس کتاب مین فرماتے ہین کہ ہندو بید کے خبردار نہونیکے سبب بہٹک رہے ہین

کوئی آگ کوئی خاک کوئی پانی کوئی ہوا کوئی پتھر کوئی دہات کو پوجھ رہے ہیں اور نہین جانتے کہ ہمارا پیدا
کرنیوالا کون ہے اور اُسکی کیا پہچان ہے اگر یہ لوگ بید کے سمجھ بوجھ رکھتے ہوتے تو ہر ایک اپنا معبود جدا نہ
بناتے اور کئی خداؤن کے قائل نہوتے سمجھولے عزیزو بید گیان وہی جو نومس لکھہ جی نے بہنڈجی کو
سمجھایا ہے اور راماین کے اخیر بالکنڈ مین گوسائین جی نے بیان فرمایا ہے **چوپائی** اگُل انیہہ انام
اروپا انہو کُم اکھنڈ انوپا یعنے نہ اُسکا کوئی نسب ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کچھ اُسکا نام ہے
اور نہ کچھ اُسکی صورت ہے اور انہو یعنی پوشیدہ حال کا گم ہے یعنی جاننے والا ہے اور ٹکڑے بہی نہین
ہوسکتا اور بہت اچہا ہی **فائیدہ** نام نہونے کے معنی یہ ہین کہ جب وہ ہے تہا اور کوئی نہین تھا
تو اُسکا نام اُسکے سوا کون لیتا پہر آگے بہت لفظین لکہی ہین اُسمین یہ بہی ہے کہ وہ سُنتا ہے اور سب
کام کرتا ہے اور سب کچھہ دیکھتا ہے پہر لکہا ہے کہ ہندوؤن مین جو اگلے لوگ تہے اُنمین کاک بہنڈ
جی اور گرڑجی اور بیاس جی سب ہنود مین اللہ کو اکیلا جاننے والے تہے اور معتبر بزرگون مین ہیے
سو یہ بیان بہنڈجی کا ہے جو گرڑجی سے فرمایا ہی اُسکو پوتہی رامانگ رام کی بارہوین اسکند اور
چہٹی کانڈی مین مہاراج بیاس جی لکتے ہین اور یہ پوتہی اصل اٹہارہ پرانو مین ہے اور گوسائین
جی نے یعنی تلسی داس نے ٹیکا یعنی ترجمہ اُسکا بہاکا کے زبان مین کیا ہی کہ حاشیہ پر اس پوتہی کے چہپا
ہوا ہی اُسکے دیکہنے سے حال ان بزرگون کی بہلائی کا ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہی **چوپائی** یہان نہ کچہ
بات کچہہ راکھون وید پران سنت مت بہاکون یعنی بہنڈجی گرڑجی سے فرماتے ہین کہ اب مین
کیسکی کچہہ یعنے طرفداری اور بات یعنی طرف داری یہان نکرونگا جو وید نے کہا ہی اور پران نے کہا
ہے اور سنت یعنی بزرگون کا مت یعنی دین ہے وہ مین کہونگا **چوپائی** بر کھہ سہس دس سندرم
ہوی نہ کی بعد نہ پاوی کوی ؛ یعنی اب سے دس ہزار برس تک سندرم یعنی ولایت عام مین
ہیگی اُسکے بعد پہر کوئی یہ مرتبہ نہین پا سکتا ہی **فائیدہ** اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ کاک
بہنڈجی نے حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے یہ بات فرمائی ہے اور وہ دیوتاؤن او جنون مین
سے ہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السّلام کے چہہ ہزار برس بعد ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے اور آپ اُسوقت سے تیرہ سو برس گزرے ہین اور کاک بہنڈجی خبر دیتے ہین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین پندرہ سو برس تک رہیگا تب امام مہدی علیہ السّلام ظاہر ہونگے
پہر ولایت ختم ہوجائے گی اور یہان فرماتے ہین کہ اب سے دس ہزار برس تک ولایت رہیگی
معلوم ہوا کہ انکا زمانہ حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے ہے **چوپائی** دیس عرب بہر گئے

تتا سہای سو تہل بہوم گت سنو کہنگرا ے یعنی عرب کے دیس ہین بہرگ یعنی سکر کے یعنی جمعہ کے ستارہ کیطرف
سہای یعنی اچھی ہے اور اُس ستاری کا مقام ملک پچھم کا ہی اور وہ تتا سہای یعنے خوش ہے اور بہوم سو تہل
ہے یعنی زمین اچھی شان کی ہی سنو کہنگرا ے کہنگ کہتے ہین کوئی کو اور رای کے معنے سردار کے ہین یعنی
سنو ای کو ارای اور گرڑ جی جنسے وہ کہہ رہے ہین اُنکی صورت کوتی کی سی تہی **چوپائی** سمبہو سمت تاکر
ہوی + سندرم رام اُدیس تہتہ ہوے + سمبہو سمت یعنی انہونی بات کا ہونا معجزے تاکر یعنی اُس سے
ہووینگے وہی اللہ کا ولی ادیس تہتہ یعنی قائم کیا جائیگا سوی یعنی وہی **چوپائی** سمت بکرم کی دوہ
انگا + جہان کوک لنس جتر تپنگا + یعنی سمت بکرماجیت کے دوہ انگہ ہوینگے دوہ کہتے ہین سمندر کو
اور سمندر سات ہین یعنی سمندر کا بدن یعنی ساتوین صدی ہوگی چنانچہ ازروے حساب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے دہی روز ہوتے ہین اور جہان کے معنی ہین نہایت اور کوک کے معنی اندھیری
اور لنس کے معنے رات یعنی نہایت اندھیری رات مین جتر تپنگا یعنی جیسے چار سورج طلوع کرین یعنی جب اندھیرا
کفر کا زیادہ ہوگا تب آپکا نور پیغمبری کا جو آفتاب سے جوگنی روشنی ایمان کی رکہتا ہے اُس اندھیری کے
دفع کرنیکے لیے طلوع کریگا **چوپائی** راج سینت بہو ریت دکھاوے + آپن مت سب کا سمجھاوے
یعنی بادشاہی قاعدہ سے اور بہو سے یعنی خوف دلاکے دھمکا کے پریت یعنی خلق اور محبت دکھاویگا
اپنا دین سبکو سمجھاویگا **چوپای** جتر سندرم ست چارے + تن کر بنس ہوی بہو بھاری + جتر یعنی
عاقل سندرم یعنی اللہ کے ولی ست یعنی سیوک یعنی خلیفہ چار ہوینگی اونسے بنس یعنے نسل یعنی سلسلہ
دین کا بہو یعنی بہت بھاری ہوگا **چوپای** نگم اگم سوی تیج ابارا + تبی ابااو نمت مجھارا + یعنی
نگم اگم سمندر کو کہتے ہین یعنی سمندر کا جیسا پھیلاؤ ہی ویسا ہی تیج یعنی جلال بے انتہا اونکا ہوگا
اور اپتی یعنی گرم ہوگا اَیا یعنی اَوا اونمت یعنی انمین مجھارا یعنی بیچ مین یعنی جسطرح کمہار کے آدمی
مین ایک جگہ آگ لگی اور سب طرف جلنے لگا اسیطرح وہ دین محمدی عرب سے سب ملکون مین
پہنچیگا اور گرما گرمی کے ساتہہ جاری ہوگا **چوپای** تب لگ سندرم جپی کوئی + بنا محمد پار نہوئے +
یعنی اس دین جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچنا چاہے تو بے وسیلہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین
پہنچیگا **چوپای** تپشی مالنس جنت بہکاری + شمرت نام ہووین برت دہاری + تپشی مالنس یعنے
عابد آدمی جنت بہکاری یعنی ٹرے بہیک مانگنے والے اور حرص والے شمرت نام یعنی اُس نام پاک کا وظیفہ
کرتے ہی ہوینگے برت دہاری یعنی مرتبے والے **چوپائی** بن آچار بچار دھنیشا + بچین جارے
نرمٹی کلیسا + یعنی اے دھنیش جو کوئی آچار بچار نہ رکھے یعنے جھوٹے پاک اور پوجا پاٹ جیسا کچہ ہنود مین ہے

اُسکو چہوڑ کے یعنی طریقۂ اسلام قبول کر کے جاوی یعنے اُسکو نر یعنی انسان وظیفہ کرینگے اُنکی جتنی فکرین
دین و دنیا کی ہین وہ سب دُور ہو جائینگی **سور ٹھا** دیپک سم اُس جوت جرت اور جارت ادہک +
نہین کر سان سجوت تو کت سوکت مین پڑے دیپک یعنی چراغ کی مانند اس جوت یعنے ایسا نور کہ روشن
ہوتا ہی اور روشن کرتا ہے ادھک یعنی بہت یعنی وہ نور محمدی مثل چراغ کے روشن ہوگا کہ ایک چراغ
سے اور بہت سے چراغ روشن ہوتے جاوینگے کرسان یعنی پتہری اور سجوت یعنی چنگاری تو کت یعنی
اُسطرف سے سوکت یعنی سوختہ یعنی مانند پتہری کے آگ کے ہوگا کہ ایک چنگاری نکلے اور دہکے کسطرف
سے سوختہ مین لگی یا نہ ہی لگے **دوہا** اونگ شونک ورار کر توریا ادہکت دو دار + جاگرت سکہیت
سشن جم نام البستہا چار + اونگ مقام شہدا وراجیا کا ہی جسکو ارادۂ الٰہی کہتے ہین اور شونک یعنی اللہ تعالیٰ
کا علم جسسے کوئی ذرہ پوشیدہ نہین اور رار کر اُسکی صفت رار اکار ہے یعنی اللہ کی ذات پاک جسکو کوئی نہین
کہہ سکتا کہ کیسا ہی توریا یعنی اللہ کی پہچان جاگرت یعنی خلقت انسانونکی اور سکہیت یعنی مقام ارواحونکا
سین یعنی خلقت فرشتونکی البستہا یعنی منزل یعنی یہ چار منزلین دین محمدی مین مقرر ہونگے **دوہا**
ایک سہس اور پنچ ست بدہ منگل ابریک + نام دہارن کرین نشچی من کر ٹیک + یعنی ایکہزار اور پانچ
سو برس تک نہایت خوشی سے جو بے انتہا ہے لوگ اسی نام کو وظیفہ کرینگے یقین دل سے مضبوط
ہو کر **چوپائی** سو ساچ مکت نر پاوین ہر ورس کر دیہ بکہائی + یعنی اللہ کی محبت مین مٹ جانا
اور نجات وہی انسان پاوینگے ہر ورس کر یعنی بار بار اچھی طرح سے وید یہی کہتا ہی **چوپائی**
تب ہوئی نہکلنک اوتارا + مہدی کہین تنکل سنسارا + نہکلنک کے معنے معلوم نہین یعنے
تب ایک اوتار یعنی مرد کامل ہوگا جسکو سب امام مہدی کہینگے **چوپائی** ہر سندرم نمان نہین
ہوئی + تلسی بچن ست ست کوئی یعنی اُسوقت کے بعد پہر ولایت نہین ہوگی تلسی داس جی
سچ سچ کہتے ہین

اتہربن بید اور کلکی پران سے محمدی بشارتونکا بیان

ایک رسالہ اجمیر شریف مین چہاپا گیا ہی جناب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ
پاک کا فیض اللہ تعالیٰ نے یون ظاہر کیا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب جو جناب خواجہ نجم الدین
صاحب چشتی کے مرید ہین اور خواجہ نجم الدین صاحب خاص مرید اور جانشین ہمارے دادا پیر صاحب
جناب مولانا محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین سو مولوی محمد حسن صاحب نے دو رسالے
اس مقدمہ مین لکھی ہین ایک کا نام تصدیق الہنود بجبیب الودود دوسرے کا نام کشف الاستار
رکھا ہی اُنہون نے بہت سے محمدی بشارتین ہندؤون کی اگلی کتابون سے لکھی ہین ایک

عبارت اتھربن بید کے اُنھون نے سنسکرت حرفون مین لکھکر اُسکا ترجمہ اُردو مین کردیا ہی وہ ترجمہ یہ ہے
جو ہمارا پروردگار پرورش کرنیوالا اور دولت دینیوالا اور سب کام کا مالک جسکی مہربانی سے ہمارا راجہ
ورن نے بڑا رتبہ پایا ہے اور وہ راجہ ورن اپنے مریدون کو اَللّٰہ کا یہ منتر دیتا ہے اور اسنے یہ کہا ہی
کہ ای صحبکو اے دوست اس خدا کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس آواز سے پکارتا ہون اور یہ منتر اور
ورن اُنھون نے اقبال کے ترقی کیواسطے شکر بھیجا اور ہوم کرنیوالی کو راجہ اندر کے موافق سب کچہ
دیتا ہی اور سب سے بڑا اللہ جسکو اندر کا مالک کہتے ہین اور سب سے بڑا عمدہ پدبرہما سب جیو کے باطن کا جاننے
والا غیبون کے پرورش کرنیوالا اور سب کا پیدا کرنیوالا اور جسمین سبکی سمای ہے اور سب جگیون
سے پوجا جاتا ہی اور آفتاب اور سب ستارے اوسی اللہ کی قدرت سے ہین سب کہی لوگ اسی کو پوجتے
ہین اور سب چیز زمین وہی روشنی دیتا ہی جسنے راجہ اندر کو پوشیدہ ہوجانیکا علم سکھایا اور جو زمین اور
آسمان دنیا کو دھارن کرتا ہے وہی اللہ ہمارے دشمنونکو مارکر ہمکو سب بلا سے بچاوے اسیطرح
ایک اور عبارت اتھربن بید کی سنسکرت حرفون مین لکھی ہی پھر اُسکو ہماری حرفون مین زیر زبر کے
ساتھہ لکھا ہی پھر اُسکا ترجمہ اُردو مین کردیا ہے وہ کلمے یہ ہین اَسْمَ اَلّامُ اِلّی اِلَّیشْ بَرُوْنَا دِبَیّائی دِہتّی
اِلّلی بَرُنُوْرَاجَا یَنَرَ دُدُو ہِیَامَ مِتْرَ دُ یعنے یَہْ ہون اَللّٰہ پیدا کرنیوالا مالک بانی کا اچھی طرح سے
جہان کا بنانیوالا فنا کرنیوالا بانی کا مالک اِلّا اَللّوَاتی اَلّاَم برنو متر وتیج کامہ ہوتار مندر دہوتار مند
رہوتار مندر دہا سر ندرا پیدا کرنیوالا فنا کرنیوالا بس اللہ بانی کا مالک اوجالا کرنیوالا جہان کا ہستی
کا مالک ہستی کا مالک ندرون کا بڑا اندر الوجیشتو مسر شٹن برمن پورنن برہمانن الام الورسول محمد
رہ کم برشی پیدا کرنیوالا زور اور بڑا زور آور بڑا پورا موجود بڑا اللہ پیدا کرنیوالا رسول محمد زور آور
کا کون ہی برابر کا اَلّو الاَم آو الاَم لوکن اکین اللہ لوکن نکہا نکن الوجکین ہُت ہتوہ الاَم سورج
چندر سرب نکھترا پیدا کرنیوالا اللہ ہے بن حد کا اللہ فنا اُسکو نہین اللہ کا مارنیوالا کوئی نہین
پیدا کرنیوالا جگ کا یعنی ہوم کا مالک گردن گری اسکے نام اَللّٰہ سورج چاند ساری نچھترون کا
الورشی نام سرب دبیارا اندرا پورب مایا پرم انترکشا پیدا کرنیوالا رکھہ نام سارے جہان کا مالک
پورب مایا اتم سبسی ہری الوپر تھیبا انترکش لبشورو بن دہیائی دہتی اِرلّی برنو راجا پنر ددو
پیدا کرنیوالا زمین کا سبکے قریب جہان کا روپ عمدہ بنانے والا فنا کرنے والا بانی کا مالک
پھر دوبارہ بنانیوالا الام کبر الام کبر الام الی اہتی اللی ادم اللہ اللی انا دسر درو با اَللّٰہ کو برابر اَللّٰہ
کون برابر اَللّٰہ فنا کرنیوالا بس فنا کرنیوالا ادم اللہ فنا کرنیوالا بن حد کا سروپ اتھرو نی شابان

ہردم ہرین جنان پشیون سدہان جل جران اخشٹن کرو رپیٹ ۔ اسر سنہاری ہردم ہرین الور سوہر جہدرہ کبرشی
اتہربن بید کا خلاصہ کلا منتر آدمی جو بانی اچہے لوگ پایے جیو جو نظر نہ آدین کر کر انکو دور لیے ایمان کی
گردن کاٹی اگلی منتر سے اللہ کا رسول محمد زور آور کون ہی برابر کا الوالام الی الی الی الی اللہ سکتی
سمپور ہی بیدا کرنیو الا اللہ فنا کرنیو الا لبس فنا کرنیو الا لبس اللہ سکتی سب پوری ہوئی یعنی اللہ کے
تعریف پوری ہوئی تصدیق الہنود مین ہی کہ چارون بیدونمین اول مین تہوڑی تہوڑی اللہ کے
قول مین جو کامل کے دلیر ارشاد فرمایا ہے باقی شرح ہے پنڈت کنہیا لال جو پونا ستاریمین اتہربن بید
بڑہ کر یہان تاہی بین بیان کرتے ہین کہ آٹہہ ہزار اشلوک اتہربن بید مین اسی اللہ سکتہ کے بیان مین ہین جو تمام
تعریف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی اور اتہربن بید مسلمانون کو بہی سکہانا چاہیئے ہندو مذہب
مین اسکا اذن ہی لیکن تعجب کی بات ہی کہ جو پنڈت اس بید سی واقف ہین اور زیادہ ضد کہتی ہین
اور اتہربن بید کو میرے سامنے کہول کر پڑہنے لگے اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ کی اصل ذات پاک جسکو نرگھن
نرنکار کہتے ہین اُسکو اتہربن بید مین الام کہا ہی وہان دم مارنیکی جگہ ہنین نہ اسکا کوئی نشان ہی نہ صورت
ہے نہ مورت پہر اسکے تین صفتین مین ایک صفت پیدا کرنیکی دوسری صفت پالنی کی تیسرے صفت
مارڈالنی کی اور اتہربن بید مین جو آٹہہ ہزار اشلوک ہین اُنمین تمام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اور
مسلمانون کے عقیدون کا پیش خبری کے طور پر بیان ہے اور قیامت کا برحق ہونا اُسمین صاف
ثابت ہی اس زمانے مین جب اتہربن بید کا یہ مقام یعنی اللہ سکتہ ہندوؤن کو دکہایا جاتا ہی تو اجمیر شریف
کے جاہل پنڈت کہتے ہین کہ اکبر بادشاہ نے یہ باتین اس بید مین داخل کردین ہین لہر پنڈت کنہیالال
کے پاس اتہربن بید چہہ سو برس پہلی کا لکہا ہوا موجود ہے اور لوسپر تاریخ کا ورق اُسی خط مین لکہا ہوا ہے
کہ اسوقت مین اکبر کا بلکہ تیموریون کا نام و نشان بہی نہتہا کشف الاستار مین ہی کہ شاہ پودہ رجستان
مین پنڈت شو شرم داس کے پاس گیارہ سو برس کا لکہا ہوا اتہربن بید موجود ہی اور اسمین اللہ سکتہ
موجود ہے تصدیق الہنود مین ہے کہ ہندوؤن کے اگلی لوگون کی بولی مین اوتار بڑی کامل کو بولتے
تہے جو اللہ کی یاد مین ڈوب جاوے اور اپنے تیئین بہول جاوے سو ہندوؤن کی کتابون مین دش
اوتار لکہی ہین اُن اوتارون مین کرشن کو بہت بڑا کامل لکہا ہی اور ہندوؤن کے اگلی پنڈتون نے بدہ
اوتار کی اور کلکی کے اوتار کے خبر دی ہے سو بدہ اوتار کا زمانہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت
پہلی ہے مگر برہمنون نے بدہ اوتار کو نہین مانا جسطرح یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو
نہین مانا مگر جین وغیرہ مین بدہ متی بکثرت ہین اور خدا کو ایک کہتے ہین اور کلکی اوتار کے

جو تہی ہندؤونکی اگلی کتابونمین لکہی ہین وہ سب تہی ہمارے پیغمبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین خوب ثابت ہوا کہ کلکی اوتار خطاب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی مولوی محمد حسن صاحب نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ ہندو جتنے راجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزرے ہین ان سبکا حال ہندؤونکی معتبر کتابون سے لکہدیا ہی اسمین بہت بڑا مطلب ہے بڑے کام کی بات ہی وہ بات یہہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کچہ بے ایمان لوگ ہندوستانمین پہیل گئے تہے اگلی بزرگون نے اُنکی بہی خبر دی ہے اور اُنکے پتے بتلائے ہین پہر فرمایا ہے کہ بعد اُسکے کلکی اوتار کا ظہور ہوگا سو ہندو لوگ ضد کے مارے کہدیتے ہین کہ وہ جو ہمارے بزرگون نے برے اور بدکار لوگون کی خبر دی ہے سو انہین مسلمانون کی خبر دی ہے اسلیئے اول سے آخر تک اُن کے سب راجاؤن کا حال بیان کردیا اور آئینہ کی طرح صاف دکہا دیا کہ جن بے ایمانون کی خبر اوتارون نے دی تہی وہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوچکے اور کلکی اوتار کے جو جو پتے اور نشان تہے وہ سب ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مولوی صاحب لکہتے ہین کہ وشنو پران جو ہندؤونکی بڑی معتبر کتاب ہی جس شخص نے وہ کتاب لکہی ہے وہ چوتہے باب مین لکہتا ہی کہ پریچہت راجا میرے وقت مین ہے اور پریچہت ابہمین کا بیٹا ہے اور وہ ارجن کا بیٹا اور ارجن پانڈو کا بیٹا اور پانڈو بیاس برہمن کا اور وشنو پران بید بیاس کے بہیجی اور پران بیاس کے اوّل کا ہی وہ چوتہے باب مین بائیسوین درجے مین لکہتا ہے کہ پریچہت سے راجا اگستا تک پانڈؤون مین بائیس پشت ہوگی اور اُسی باب مین تیئیسوین درجے مین لکہتا ہے کہ سورج بنسیون مین اکشوا جو وشنو پران کے لکہنے والے کے وقت مین تہا اُس سے شاکیا تک اٹہارہ پشتین ہونگی اور وشنو پران کا ترجمہ جو انگریزی مین ہے اُسمین لکہا ہی کہ پرانی عمارتین جو انگریزون کو ہندوستانمین ملی ہین اُن عمارتون کے پتہرون پر جو کچہ لکہا ہوا تہا اُس سے ہمکو معلوم ہوا کہ شاکیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے سات سو برس پہلے پیدا ہوا تہا اور حضرت عیسیٰ سے پانچ سو تینتیس برس پہلے مرا اور چین اور تبت وغیرہ اور قومون کے احوال کے کتابونسے بہی مطابق کرلیا اور اسی پران مین اسی جگہہ پر لکہتا ہی کہ قوم پانڈو جسنے قوم برہمن اور چہتریون کی بنیاد ڈالی ہے وہ کشما پانڈو پر تمام ہوا اور اکشما کا باپ سدہود ہنا کا بہی اور دوآبا کا راجا تہا جیسا ترجمۂ انگریزی مین لکہا ہی کشف الاستار مین ہے کہ اُسکے بعد رہا سہا پریچہت سے تیئیس پشت کے بعد سومترا پر تمام ہوا التصدیق الہنود اور کشف الاستار مین ہی کہ سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چہہ سو برس پہلے تہا اور شاکیا وہ ہے جسنے بدہ مذہب کی بہت مدد کی ہی اور اُسی پران مین مگدہ کے گہرانے کا سلسلہ لکہا ہے اور مگدہ پہلے پٹنہ کو کہتے تہے اور یہ سلسلہ جراسندہ سے شروع ہوا جو کشن جی کے مقابلہ پر تہا اور اوسکا بیٹا جہادیو کشن کا تابع ہوکر مہابہارت

کی لڑائی مین پانڈوون کا شریک ہوا اور کہین پشت پیچھے رینچی پر تمام ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو برس پہلے تہا اس مقام مین بہت بڑا مطلب ہے وہ یہ ہے کہ اس رینچی کے مارے جانیکے بعد ہندو لوگ
گمراہ ہوگئے اُنہین بے ایمانون کی پہلے سے اوتارون نے خبر دی تہی اور یہہ رینچی حضرت عیسیٰ سے پانچسو
برس پہلے تہا تو ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رینچی گیارہ سو برس پہلے تہا کتاب بہاگوت جو ہندوون
کی بڑی معتبر کتاب ہے اُسمین لکہا ہے کہ جب رینچی لگدمی یعنی بٹنہ کا سنیے والا مارا جاویگا زمانہ بہت خراب ہوگا
اور بُت پرستی اور بے ایمانی پہیلے گی اور عمدہ عبادت غسل ہے ٹہیریگا جو دُور دراز پانیون پر جانا ہو
اور چوری کو ہنر اور زنا کو لوگ شجاعت اور خوبی سمجہین گے اور سب عیب ظاہر ہونگے اور سارے مُلک ہند
مین جیسے آبو اور قنوج اور گمڈور پراگ اور متہرا اور کاشی مین ملیچہونکا راج ہوگا اُسوقت کلکی اوتار
پیدا ہونگے بہاگوت کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ بُت پرستی ہندوؤنمین اُسوقت تک نہتی مطلب
یہ ہے کہ وہ بُت پرست جو بُتون کو اللہ کا شریک سمجہنے لگے یہ بُت پرست اُسوقت سے پہلے نہتی اگر بُت پرستی کو
اگلے ہندو بہت برا جانتے تہے فقط اتنا کرتے تہے کہ اللہ کے خاص بندونکی تصویرین برکت کے واسطے اپنے پاس
رکہتے تہے تا کہ اُنکی محبت اور اُنکا دہیان ہر وقت جمارہے جب رینچی مارا گیا اُسکے بعد ایسی بُت پرستی پہیلی
جسمین ایمان جاتا رہا اُنہین بے ایمان بُت پرستون کو اگلے ہندوون نے ملیچہ یعنی بے ایمان کہا ہے اور یہ خبر
دی ہے کہ جب بُت پرستی اور بے ایمانی ہندوستان مین پہیل جایگی تب اس کفر کے مٹانے کیلئے اللہ تعالی
کلکی اوتار کو یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجیگا کلکی پُران جو ہندوؤنکی معتبر کتاب ہے اُسمین لکہا
ہے کہ کلکی اوتار اُنکو اسلئے کہا ہے کہ وہ کلک کو دُور کرینگے جو زمانہ کے دل پر چہا رہا ہوگا اور وہ آپ تو
پورن برہم ہونگے مطلب یہ ہے کہ کلک کہتے ہین زنگار کو یا میل کو سو آپکا خطاب کلکی اوتار اسلئے ہوا
کہ آپ ایسے وقت مین ظاہر ہوئے کہ سارے جہان کے دل پر اندہیرا کفر کا چہا گیا تہا اور آپ خود
پورن برہم تہے یعنی پورے تہے سب کمالونمین کامل تہے یہی تہا آپکا توریت اور زبور مین اور حضرت اشیا
علیہ السلام کے صحیفے مین ہے اللہ نے فرمادیا ہے کہ اندہیرا کفر کا سارے جہانمین پہیل جاویگا اور ظلم ظالمونکا
انتہا کو پہنچیگا تب آپکا ظہور ہوگا سو ایسا ہی ہوا اور ہندوستان کے مُلک مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پانچسو برس پہلے سے ہندو بگڑے اللہ کو بہول گئے اور بتون کو اللہ کا دوسرا سمجہے بعد اسکے پانچسو برس
بعد حضرت عیسیٰ کے وقت سے مُلک شام اور روم کے بہت یہودی یون بگڑے کہ حضرت عیسیٰ کے
اُنکے دشمن ہوگئے کچہہ دنون کے بعد حضرت عیسیٰ کے ماننے والے یون بگڑے کہ حضرت عیسیٰ کو اُنہون نے
خدا کا دوسرا سمجہا حضرت عیسیٰ کے چہہ سو برس بعد اللہ نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا

اور اُنپر قرآن اُتارا کہ سب قوموں کے دلوں پر سے میل جھڑاوین اور پردے غفلت کے اُٹھاوین یہی
تہا حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین دیا ہی کہ عاری قوموں پر جو پردہ پڑا ہوا ہی اللہ تعالیٰ اس پردیکو
اُٹھاویگا ایک رسالہ پادریون نے لکھا ہی اسمین وشنو پُران سے نقل کیا ہی کہ دولت اور دین داری
دن بدن گھٹیگی یہانتک کے دنیا بالکل تباہ ہوجائیگی لوگ اُن بہاری بوجہون سے جنمین اُنکی بادشاہ
اُنپر ڈالینگے پریشان ہوکر جنگلوں اور پہاڑوں مین جا چھپینگے اور جنگلی ثمر ساگ پات جڑین میوے
پہول اور پتون پر خوشی سے بسر کرینگے آخر کو کلکی اوتار آویگا وہ سب پلیچھون اور چورون کو اور سب
جنگلی مل بدی پر مائل ہین تباہ کریگا دیکھو یہہ تہا صاف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ سے تین سو برس پہلے
قسطنطین بادشاہ جو حضرت عیسیٰ سے تین سو برس بعد تہا بُت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ کا عیسائی ہوا
اُسنے حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہیرا کر سب لوگوں پر جبر کیا کہ تین خدا اُنکا اقرار کرو
نہین تو تمہارے گھر تباہ کردیئے جاوینگے اُسوقت سے ایماندار لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور سب پیغمبرون کو
اللہ کا بندہ جانکر مانتے تھے جنگلوں اور پہاڑوں مین چپ چپ کر بیٹھ رہے ساگ پات کھا کھا کر رہے
اور اپنا ایمان بچایا جب اللہ نے محمدی نور پہیلایا تب سب ایمان والوں نے امن پایا تصدیق الہنود
مین ہی کہ گُپت کے خاندان کے بعد وشنو پُران اور بھاگوت مین پراوتہ شنگ کے بیٹے کی پانچ پشت تک
کی سلطنت لکھی ہے اور کشف الاستار مین ہی کہ رپنجی کے وزیر پراوتہ نے اُسکو مار ڈالا اُسکے بیٹے شنگ
کی سلطنت پانچ پشت پر ہوئی اُنکے بعد دس شُشوناک قوم کا تیرہ کے ایکسو ساٹھ برس کی سلطنت
لکھی ہی اُنمین اجیتا سترو باجھٹی پشت مین تھا اور حضرت عیسیٰ سے ساڑھے پانسو برس پہلے رپنجی کے
اوّل زمانے مین تھا اُنکے بعد نند کے گھرانے کی سلطنت لکھی ہی اُنمین مہانند حضرت سکندر کے وقت مین تہا
اور وشنو پُران کے چوتھے باب کے آخر کے موافق ارجن کے پہائی جدہشتر کی سلطنت چھوڑنے اور پرچہت
کے پیدا ہونے سے مہانند تک عرصہ ایکہزار پندرہ سو برس کا لکھا ہے اور نند کے گھرانے کے بعد موریا کی گھرانے
کی سلطنت ایکسو سینتیس برس کی لکھی ہی اُنکے بعد دس شنگ یعنی شاکی کے ایکسو بارہ برس کی سلطنت لکھی ہی اُنکے بعد چار کنڈونکی یعنے
چار ذاتونکی سلطنت چار سو پانچ برس کی لکھی ہی اُنکے بعد اندرا کی گھرانے کی تیس راجاؤن کا بیان ہی جنکی سلطنت چار سو چھیالیس برس تک لکھی
تہی پر ستور ہوئی کہ حضرت عیسیٰ سے بیس برس پہلے شروع ہوئی اور حضرت عیسیٰ سے چار سو چھبیس برس
بعد تمام ہوئی یہ سلسلے بدستور ہوئے اور سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی ان سلسلون کے
بعد اور سلسلے لکھی ہین کہ سات شخص ابھیر اور دس گردو سرب اور سولہ شاکے اور دس گنگ اور آٹھ
یاونا اور چودہ تونشاری اور تیرہ منڈی اور دس گرند ہون گے اور کل زمانہ ان سلسلون کا

ایکہزار ستانسو نو برس مین لکہا ہی اُنکا بیان ترتیب سے یون ہی کہ آٹھہ یاونا اجیتا متر کے زمانہ مین حضرت عیسے سے پانسو سترہ برس پہلے تہی اور یہ یاونا یونان کے لوگ ہین کیونکہ ہند کا واسطہ یونان سے قدیم سی رہا ہے کہ حضرت سکندر کے زمانے تک یونان والون کو یون کہا گیا ہی یعنی ہندوستان کے لوگ اُس زمانہ مین یونان کے لوگون کو یون کہتے تہے چنانچہ خود حضرت سکندر کو یون کا بادشاہ کہا ہی اب خوب ثابت ہو گیا ہی کہ یاونا ہی انہون نے یونان کے لوگون کو کہا ہی پہر اُنکے زمانے کو دیکہو کہ آٹھہ یاونا کے بعد چودہ تُشارے ہوئی اور تُشارے قوم پانڈون کے بعد تہی اور سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ سی چہہ سو برس پہلے تہا اور یہ سومترا پانڈو قوم کا آخری راجہ ہی اور اسکے بعد تُشارے ہوئی تو پہلا آٹھہ یاونا حضرت عیسیٰ سے پانسو برس پہلے تہی اور وشنو پُران کا شرح گرینو الاحد انگریزی ترجمہ گرینو الا یہان یون سمجہا ہی کہ یہ یاونا وہ مین جو بار لیخ کہلاتے ہین جو حضرت سکندر کے فوج مین سے باقی رہگئی تہی وہ بلخ مین رہے اور انہون نے جمنا تک راج کیا اگر وہ مین تو بہی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے تین سو برس پہلے کے مین اور مہابہارت کی لڑائی مین کرشن جی کے مقابل مین جو جراسندہ تہا اُس جراسندہ کو کال یون نے مدد کی تہی جیسا کہ مہابہارت کی سبہاپرب مین لکہا ہی اسیلئے بہاگوت مین اُسکو یعنی کال یون کو اسُر کہا ہے اور اسُر ناپاک اور بے ایمان کو کہتے ہین اُسکو اسلئے بے ایمان کہا کہ اُسنے کرشن جی سے سامنا کیا اور جراسندہ ظالم کا شریک ہوا ایک شخص کے بُرے ہونے سی ساری قوم بُری نہین ہو جاتی یونان والے اگلی وقتون مین بہت سی بے ایمان تہے اور انمین بہت خدا پرست بہی تہے حضرت سکندر بادشاہ کیسے خدا پرست تہے جنہون نے ہر ہر شہر مین آگ پوجنے والون کے آتشخانے توڑے اور خدا پرستی ہر ہر شہر مین پہیلائی اور حضرت ابراہیمؑ کی شریعت کو جاری کیا اور یہ جو کاتہون کی قوم ہے اُنکی اصل بہی یونان سے ہی یادریون کی کتابون مین ہی کہ گاتہہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کی آس پاس رہتی تہی انہون نے حضرت عیسیٰ کے تین سو برس بعد ملک روم پر حملہ کیا کہ اُسکی وہان شاخین ہو گئین جتنی قومین کاتہون کی ہین وہ سب قومین انکی ہی لکہی ہین معلوم ہوا کہ وہی لوگ ملک یونان سے ملک ہند مین آئی ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ یاونا بہاگوت مین مسلمانون کو کہا ہی محض غلط ہے اور بعضے ہندو اسپر دلیل لاتے ہین کہ یاونا لوگ پچہم کیطرف سے آئی تہے اور عرب ہماری ملک سی پچہم کیطرف ہے اُسکا جواب یہ ہی کہ ہندوستان سے اور بہت ملک پچہم کیطرف ہین یونان بہی پچہم طرف ہے یون انہین یونان والون کو کہا ہی پہر تعداد انہون مین لکہا ہی کہ اُنکے بعد چودہ تُشاری ہوئے وہ گہرانا بسرداکا ہے جو پانڈو کے بعد ہی اُنکے بعد سولہ شاکی بیراہ کے گہرانے مین پہر دس گنگ مین اور مین مہا گنگ تہا پہر سات شخص پہر ہین

اُنمین سکونت کو ہی تھا جیسا کہ آرایش محفل مین ہنود کی کتابونمین سے لکھا ہی بعد اُنکے گردہر پ کے گھرانے کا ذکر
ہے اُنکے بعد تیرہ[۱۳] منڈی وشنو پُران کے لکھنے کیموافق مین وہ تیرہ[۱۳] شخص شالباہن کے ہین جو شمالی یعنی اُتر
طرف تھا جیسا کہ اسی پُران کی شرح مین لکھا ہی الفنسٹن انگریز کی اردو کتاب کا دوسو اکیسوان[۲۲۱] صفحہ دیکھنا چاہیے
اور بھاگوت مین اسجگہ پر دس گمنڈ لکھتا ہی وہ ایک قوم مہاراشٹر اور اڑیسا کی درمیانمین ہین جنکا راج اُس
کتاب کے چارسو دسوین[۴۱۰] صفحہ کیموافق منڈیون کے میدانمین تھا سو یہ سب سلسلی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے پہلی ہو چکے پھر ذکر مونون کے راج کا ہی جو تین سو سال کرین اور وشنو پران کی شرح کیموافق مون قوم
بھیم داوتر کی ہی اور سنسکرت مین مون جپ کو کہتی ہین اور سمندر پال فقیر بڑی مدت تک جپ ہا آخر کو
بکرم کے بادشاہت پر قبضہ کر کی اُسنے اپنی اولاد سمیت تین سو برس راج کیا اور سلطنت شالباہن کے
گھرانے کی ایک ملک مین اور سمندر پالی کی سلطنت دوسرے ملک مین ایک ہی وقت مین تھے پھر ذکر ہی
گیارہ[۱۱] شخص یاری کی سلطنت ہو گی سو اتنک کہن مین انکا پتہ موجود ہے وہ لوگ الفنسٹن انگریز کی
اردو تاریخ کے چارسو ساتوین صفحہ کے موافق حضرت عیسیٰ کے زمانے مین تھے وہ ملوک چند کے گھرانی
کے گیارہ شخص مین جنکا راج سمندر پالیون کے بعد ہوا ہی پھر ذکر کیلا کا بادناکا ہے اُٹ کیلا کا کو کلنکا جو تھے
مین وہ جلوہ کیا تلنگانہ مین اڑیسی کے پاس ایک ضلع ہے اور اڑیسا کے احوال مین جو کتاب ہی اسمین
اُنکی سلطنت حضرت عیسیٰ سے چہ سو برس پہلے لکھی ہی پھر الفنسٹن جو اپنی اردو تاریخ کی دوسو اکہتر[۲۷۱]وین
صفحہ مین لکھتا ہی کہ غالب یون ہی کہ ذکر مسلمانون کا ہے یہ بات الفنسٹن کی صاف غلط ہی ان سلسلونکی
بعد تیرہ بارلیخ کا ذکر ہے جنکا اوپر ذکر ہو چکا پھر وشنو پران مین سات شخص کشلا دو شواش قنک کو لکھا
ہے جو اس پُران کی شرح کیموافق حضرت عیسیٰ کی پانسو برس بعد تھی بردوار کھہ اور منی دھن اور
کناک اور منشک اور گوہا کا حال ہی اور گوہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہی اور کلکی
پران مین لکھا ہی کہ دوسرے ملک کی ایک بڑے راجہ کے وقت مین جبکہ سورج بنسی بے شاخ و بے
یعنی بے شاخ و نشان ہو جاوین تب کلکی اوتار تشریف لاوینگے یہ پتا ہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہوا جیسا کہ شیو پرشاد ہندو بنارس کا معتبر اپنی کتاب آئینہ تاریخ
نما کے آٹھوین صفحہ مین لکھتا ہی کہ پرتاب چند کے وقتمین ایران کا بادشاہ نوشیروان لشکر کشی کر کی
جتنا محصول رہگیا تھا دام دام پرتاب چند سے لیگیا اور تاریخ تیموری جو کسی ہندو نے اردو مین
لکھی ہی اُسمین لکھا ہی کہ نوشیروان پرتاپ چند کی بیٹی بہی لیگیا اور نوشیروان بادشاہ حضرت
عیسیٰ کے وقت سے پانسو تیس برس بعد تخت پر بیٹھا اور پرتاب چند کے مرنیکے بعد ہند کا راج ایسا

بگڑ گیا کہ اُسکی صوبہ دار اپنی اپنی صوبہ دَبا بیٹھے اُن بہت سی صوبہ دار حاکمون کو جو الگ الگ سب بادشاہ
بن بیٹھے تھی تاریخ کی کتابون کے لکھنے والون نے راجہ اندر کے خادمون کا سا راج لکھا ہی اُس زمانہ مین
قوم چھتری سے راج جاتا رہا تھا اور برہمن سے شدر تک اہیر اور کوہی اور جنگلی علاقہ مگد اور آگرہ آباد اور
متہرا اور کاشی اور قنوج وغیرہ مین خود مختار راج کرتے تھی گویا ہارت کی کشتی مین ہر ایک راجہ اور ٹہاکر
ہو گیا تہا اور شہر بلبھی پور جو اودیپور کے راجاؤں کا ہمیشہ سی گجرات مین بادشاہی شہر تہا اُسکو نوشیروان
کی فوج نے سرے سی مسمار کر دیا تہا یہانتک کہ راجہ کی قوم مین سی کسیکو زندہ نچھوڑا تھا دیکھو وہ جو بہاگوت
مین بتادیا تھا کہ تمام ملک ہند مین آبادر قنوج مین اور مگد اور پراگ اور متہرا اور کاشی مین ملیچھون
کا راج ہوگا اُسوقت کلکی اوتار تشریف لائینگے یہ پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے
کے زمانہ مین کیسا ظاہر ہوا اسی نوشیروان کے زمانہ مین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
اور سورج بنسی بے نام و نشان ہو گئے لیس پتا پورا ہو گیا یہ ضرور نہین کہ انکا نشان پہر کہین سے
ظاہر نہو یہ جو اودیپور کے راجہ کہتے ہین کہ ہم لوکی اولاد مین ہین اور وہ رام چندر کے فرزند نہین تھا
اسکا سبب یہ ہے کہ ایک رانی جسکا نام پشپاوتی تہا زندہ رہگئی تہی وہ بھاگ کر ملیاگڈہ کے پہاڑ مین
چھپ گئی تہی لیکن چونکہ حمل سے تہی لڑکا جنی اور اُسکا نام گوہ رکھا اور وہ اپنے ملک کا راجا ہوا کلکی
پُران مین لکھا ہی کہ قوم کلکی اوتار کے گرگ یعنی رشے یعنی عبادت کرنیوالے ہونگے اور ہمارے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ اللہ کی عبادت کرنیوالے تہی کعبہ جو اللہ کا گھر ہے اُسکے خادم اور مجاور
تہے حضرت اسمعیل پیغمبر جو حضرت ابراہیم پیغمبر کے بیٹے تہی اُنکی نسل مین قریشی لوگ تہی مگر حضرت
اسمعیل کا زمانہ بہت گزر گیا تہا بہت سے عرب کے لوگ بُت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے تہی مگر
کچھ لوگ خدا پرست بہی باقی تہے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ دادون سے کہین بُت
پرستی ثابت نہین بہت سی علم والون کی تحقیق یون ہی کہ آپ کے باپ دادا سب خدا پرست
تہے شرک سے پاک تہی کلکی پُران مین کلکی اوتار کے باپ کا نام وشنو یس لکھا ہی اور وشنو انکی بولی
مین اللہ کو کہتے ہین اور یس کے معنی ہین بندہ تو وشنو یس کے معنے ہوئی بندہ اللہ کا اور عربی مین
عبد اللہ کے بہی یہی معنے ہین بندہ اللہ کا اور عبد اللہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام
ہے اور کلکی تار کی مان کا نام سومتی ترجمہ کیا ہی اسکے معنے ہین معتمدہ یعنی بھروسا کی ہوئی یعنی ایسی
بھروسا ہی کہ وہ بچی ہے دغا اور فریب نکریگی یہی معنے ہین آمنہ کے یعنی امن و امان والی۔
فائدہ مولانا عبد الرحمن چشتی کے رسالے مین آپ کے باپ کا نام کانت ہو جگہ لکھا ہی

سو ایک پنڈت نے یون بتایا کہ کانت کے معنے نور اور جلال کے ہے اور بہو جنہ کے معنی مشغول رہنے والا
اب یہ معنی ہوئے کہ اللہ کے نور مین مشغول رہنے والا یہ معنی ہی عبداللہ کے معنے سے نزدیک ہین اللہ کا خاص
بندہ وہی ہی جو اللہ کی یاد مین مشغول رہے کلکی پران مین لکہا ہے کہ کلکی اوتار کے تین بہائی ہون گے ایک کا
نام کوی ہی معنے ہین عقیل کے دوسرے کا نام سمت اسکے معنے ہین بہت علم والا یہی معنے جعفر کے نام سے نکلتے
ہین تیسرے کا نام پراک اسکے معنی ہین علیؑ سو عقیل اور جعفر اور علیؑ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب
کے بیٹے تہے اور ابوطالب نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت محبت سے پالا تہا ابوطالب آپ کے باپ
عبداللہ کے بہائی تہے دونون کی مان ایک ہی تہین ہند مین ایسے چچا کو باپ کہتے ہین کلکی اوتار کے
پیدا ہونیکا مقام شنبہل نگری لکہا ہی سو شنبہل نگری عرب کی بستی کو کہتے ہین اسکی تحقیق یہ ہی کہ ہندؤن
نے زمین کے اور جنگل کے سات حصے اور سمندر کے بہی سات حصے کئے ہین جنگل کے حصون مین
جو بڑا جنگل ہے اسکو دیپ کہتے ہین اور چہوٹے جنگل کو اپدیپ کہتے تہے اور ہند کے لوگ جب ملکونکی سیر
کرتے تہے تو سوائے ہندوستان کے اور ملکون مین خشکی کی راہ سے جانا مشکل تہا سندہ ندی سے
چین تک جو باقی چہہ دیپون کے برابر ہی تو اسمین درخت جامن کے بہت ہین اس راہ سے اسکو
جمبو دیپ کہتے تہے اور سمندر کو سمندر شور کہتے تہے اور جب ایران کو جاتے تہے جسکی بندرگاہ یعنی
ٹاپو سر سندر ہین اس باعث سے ساکہہ دیپ کہتے تہے اور سمندر شور جو عرب کا سمندر ہے اسے سمندر
سے ایران کو جاتے تہے اس باعث سے سمندر کو سمندر شور کہتے تہے تیسرا جنگل یمن اور ملک شام
اور عرب ہے اور اسمین روئی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ جو ہند مین معمولی ہوتی ہے اور دوسرے
ایک بڑے درخت سے پیدا ہوتی ہے اور ہند مین جو بڑے درخت سے روئی پیدا ہوتی ہے اسکو
شیمبل اور شالمل اور شنبہل کہتے ہین اس باعث سے اس جنگل کا شنبہل نگری نام رکہا اور
ایران اور عرب کے درمیان کا سمندر چہوٹا ہے لیکن اسمین چلنا مشکل ہے اس باعث سے اسکو
چہاچہ کا سمندر یعنی کہٹا نام رکہا چوتہا جنگل افریقیہ ہی ملک مصر وغیرہ جہان کوش کے بہی
ملک ہین وہ کوش جو حام کا بیٹا تہا اور حام حضرت نوحؑ کے بیٹے تہے تو اسکو کش دیپ کہتے
تہے اور کش کا لفظ اصل مین کوش ہی جسمین سے واو کو گرادیا اور چونکہ عرب اور مصر کے بیچ
مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے آمد و رفت جاری ہے اس راہ سے اسکو ہندون
نے سمندر گہی کا کہا ہی پانچوان جنگل یونان ہی جب مصر سے یونان کو جاتے ہین تو سمندر راہ
مین ہی اگرچہ اسکا پانی میٹہا نہین لیکن آمد و رفت کثرت سے ہی ہند کے لوگون نے اسکو

شربت کا سمندر کہا ہی اور کرونچہ یعنی بگلا اوسمین بکثرت ہی اس جہت اسکو کرونچہ دیپ کہا ہی چھٹا جنگل روم ایلی
ہی جسمین پہاڑونکی کثرت ہی جسکو میدک کہتے ہین اس باعث اوسکو میدک دیپ کہلے ہے اور بیچ کا دریا
جو بہت زور شور پر ہے اوسکو شراب کا دریا کہا ہی ساتوان جنگل ہسپانیہ ہے اور اٹلی سے وہان جاتے ہوئے
مصر کے سمندر کا حصہ پڑتا ہی اسلیئے اوسکو شہد کا سمندر کہا اور اس ملک مین پانی کی کثرت ہی اور پانی
کی کثرت کو پہکر کہتے ہین اس باعث سے اوسکو پہکر دیپ کہا ہی اب ثابت ہوا کہ شالمل اور شیبل اور شنبل
اور شنگل دیپ خاص ملک عرب اور شام کو کہتے ہین اور بعضے شاعرون نے اگرچہ سراندیپ کو بھی
شنگل دیپ کہا ہی مگر یہان یہ مطلب نہین کیونکہ یہان شنبہل نگری بہی کہا ہی اور شنبہل نگری سراندیپ کا
نام نہین اور سنسکرت مین شنبل دریا کے کنارے کو بھی کہتے ہین اور مکہ شریف دریا کے کنارے پر ہی اور
بعضے ہندو جو خیال کرتے ہین کہ کلکی اوتار شہر سنبل علاقہ کٹہیر مین پیدا ہونگے یہہ خیال اونکا صاف
غلط ہی کیونکہ اس شہر کا نام سنبل چھوٹے سین سے ہی اور شنبل نگری مین بڑا شین ہے بیشک اوس سے مراد
عرب کی بستی ہی اور کلکی پرانمین ایک پتہ یہ لکھا ہے کہ کلکی اوتار کھوہ مین تپسیا کرینگے یعنی ایک غار مین اللہ
کی عبادت کرینگے سو یہ پتا جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے جب آپکی عمر چالیس برس کی
ہوئی اللہ تعالی نے آپ کے دلمین تنہائی کی محبت ڈالدی مکہ مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام حرا ہی اوس
پہاڑ مین ایک غار ہی اوس غار مین اکیلے بیٹھے رہتے تہی اور اللہ کی بندگی مین مشغول رہتے تہی کئی دن کا کھانا
اکٹھا اپنے ساتھہ رکھہ لیتے تہے جب وہ کہانا ہو چکتا تھا تو اپنی بی بی حضرت خدیجہ رض کے پاس تشریف
لیجاتے تہے اور اوتنے دنون کا کھانا پہر اوسی غار مین لیجاتے تہے چند مدت یون گذری کہ یکایک اللہ
نے اوس غار مین جبرئیل فرشتے کو بہیجا حضرت جبرئیل نے آپکو اللہ کا کلام سنایا اور پیغام اللہ کا پہنچایا
پانچ آیتین سورہ اقرا کی پڑہائین پہر تہوڑی تہوڑی آیتین قرآن کی اللہ تعالی حضرت جبرئیل کے
زبانی بہیجتا تہا آپ اونسے سن لیتے تہے اور لکہنے والون سے لکہوا لیتے تہے اپنے ہاتہ سے کبھی آپ نے
لکہا نہا اور کوئی کتاب پڑہی نہتی قرآن کے اترنے کے بعد بہی آپ نے اپنے ہاتہ سے نہین لکہا اللہ نے
یہ نشانی دکہائی کہ دیکہو انکو کسی آدمی نے نہین پڑہایا ہی سب کچھہ اللہ ہی نے بتایا ہے کلکی پران مین
ایک پتا یہہ لکہا ہی کہ کلکی اوتار پہاڑ کے کہوہ مین پرش رام سے تعلیم پاوینگے سو پرش روح کو کہتے
ہین اور رام اللہ کو کہتے ہین اور حضرت جبرئیل کا خطاب ہی روح القدس یعنے اللہ پاک کے بنائی ہوئے
روح سو یہ پتا بہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے اوس پہاڑ کے غار مین اللہ نے روح
القدس کو آسمان سے بہیجا اونہون نے اللہ کے حکم سے پہلے پہل اوس غار مین آپکو اللہ کا کلام سکھایا

اور کلکی پران مین ایک پتہ یہہ لکہا ہی کہ سنگل دیپ کے راجہ کی بیٹی اپنے وکیل کی معرفت آپکو قبول کریگی سو
حضرت خدیجہ جو مکہ مین بڑی رئیس کہی جاتی تہین اونہون نے اپنی میسرہ کی معرفت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کو پیغام نکاح کا دیا اور آپکی نکاح مین آئین یہ پتہ آپکا اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے زبور
مین بھی دیا ہی اور پہلے ہی آپکو خطاب کرکے یون فرمایا ہی ملکہ اوفیر کے سونے سی آراستہ ہوکر تیری داہنے
ہاتھہ کہڑی ہے ملکہ سے یہ معنی نہین کہ بہت بڑے ملک کی رانی ہو حضرت یوشع علیہ السلام کی
کتاب مین ہر شہر رئیس کو ملکہ کہا ہی کلکی پران مین ایک پتہ یہ دیا ہی کہ وطن سے اپنے اور طرف کے پہاڑون
مین ہجرت کرینگے سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چہوڑکر اوتر طرف مدینہ مین تشریف لائے
کلکی پران مین تلوار کی بڑی تعریف لکہی ہی اور سواری کی بہی بڑی تعریف لکہی ہی سو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی وہ تلوار ہی جسنے کافرونکی سر کاٹ گئے تب ساری دنیا مین ایمان پہیلا اور جہاد کیلئے گہوڑون پر سواری
سیکہنا اور تیر اندازی سیکہنا ان دونون باتونکی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے
جہاد والے گہوڑون کی بڑی بڑی تعریفین کی ہین اللہ تعالی نے توراۃ اور زبور مین اور حضرت
اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین تلوار کی عدالت کی خبرین دی ہین کلکی پران مین لکہا ہی کہ وہ تمام پاک
لوگون کی تعریفین کرینگے سو یہ پتا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت صاف ظاہر ہے قرآن جو اللہ
نے آپ پر اتارا ہی اوسمین حضرت عیسی اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
اور حضرت ابراہیم کی اور سب پیغمبرون کی ایسی تعریفین کی ہین کہ ویسی تعریفین نہ توراۃ مین ہین نہ
زبور مین نہ انجیل مین اور فرشتونکی بہی بڑی بڑی تعریفین اللہ نے قرآن مین کی ہین اسیطرح آپکی
حدیثون مین فرشتون اور پیغمبرون کی اور سب اچہی لوگونکی بڑی بڑی تعریفین ہین یہی پتا آپکا اللہ نے
حضرت اشعیا علیہ السلام [illegible] دیا ہی اور فرمایا ہے کہ وہ نبیونکی سچائی ظاہر کریگا اور انجیل پاک
مین حضرت عیسی سے یون کہا ہی کہ وہ میری تعریف کریگا سو جناب محمد صلعم نے حضرت عیسی کے
وہ وہ تعریفین کی ہین کہ … اسی طرح سب نبیون کی تعریفین قرآن اور حدیث مین موجود ہین
اور اللہ نے قرآن مین یہ پتا دیا ہے کہ ہر قوم مین ایک پیغمبر بہیجا ہے جن پیغمبرون کا نام نہین لیا
اونکی بہی تعریفین کرین کلکی پران مین ایک بہت بڑا پتا یہ دیا ہی کہ کلکی اوتار اپنا دین تلوار کے زور سے
جاری کرینگے یہی پتا جناب کا توراۃ اور زبور اور انجیل پاک مین اور صحیفون مین موجود ہی محمدی تلوار اللہ
کو بہت جاری ہی کلکی پران مین ہے کہ آخر کلجگ مین یعنی آخری زمانے مین پہر کلکی اوتار کے
صفتین ظاہر ہونگی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ آخری زمانے مین امام مہدی ظاہر ہون گے

اگرچہ وہ پیغمبر نہونگے مگر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے نائب ہونگے اونکا نام محمد ہوگا اور اونکے باپ کا نام عبد اللہ
ہوگا تلوار سے نصاریٰ کو قتل کرینگے پھر حضرت عیسیٰ آسمان سے اوترکر دجال کو اور یہودیونکو قتل کرکے
سارے جہان مین محمدی دین پہیلا دینگے کلکی پران مین جو زائچہ کلکی اوتار کا لکہا ہے وہ بھی حضرت صلعم
زائچہ سے موافق ہے جناب محمد پیر کے دن ربیع الاول کے بارہوین کو پیدا ہوئے آپکی پیدایش حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پانسو ستر برس بعد ہوی اور جب آپنے مکہ سے مدینہ شریف کیطرف ہجرت فرمائی تو اول محرم شروع
سنہ ہجری کا سولہوین جولائی ۶۲۲ء عیسوی مین تہا اور ہجرت سے گیارہوین برسکی محرم کی پہلی تاریخ
مارچ کی انیسوین ۶۳۲ء عیسوی کیمطابق ہے تو آپ کی پیدایش کے برس کے محرم کی پہلی تاریخ فروری
کی بارہوین ۵۷۱ء عیسوی مین ہے تو صفر کا مہینہ مارچ کی گیارہوین یا اپریل کی بارہوین مین ہوا اور ربیع الاول
کی پہلی تاریخ ماہ اپریل کے گیارہوین یا بارہوین مین ہوئے اور وہی سدی ماہ بیساکہ تہی اور مشہور یہ
ہے کہ آپکی پیدایش صبح صادق کیوقت ملک عرب مین ہوی کہ ملک ہند کے بیچون بیچ مین دو ہزار
کوس کا فاصلہ مکہ شریف سے ہے اور دو گہنٹہ کا فرق پڑتا ہے جسوقت عرب مین صبح صادق ہوتی ہے
ملک ہند کے بیچون بیچ مین اوسوقت دو گہڑی دن چڑہتا ہے اور بارہوین ربیع الاول کو آپکی پیدایش
کے برس مین ماہ اپریل کے بائیسوین کو آفتاب برج حمل مین تہا اور جو بارہوین تاریخ چاند کی تہی چاند
سرطان مین ہوا جیسا کہ ابو معشر نے آفتاب کو برج حمل مین اور ذنب کو قوس مین اور راس کو جوزا
مین لکہا ہے یہ سب مطابق ہے اور حساب سے زہرہ برج حوت مین ہے اور عطارد اور مشتری برج ثور
مین اور مریخ برج جدی مین اور زحل برج میزان مین ہوتا ہے پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے
جو کلکی پران کے اشلوکون مین ہے اور وہ یہ ہے ٥ دوادشی شام شکل پکشی ماہ
مادہو مست وہی ہرشنی جو کی کرنی بالبا ہوی یعنی بارہوین چاند سدی ماہ بیساکہ نہست نام بہتر
ہرشن جوگ کرن بالب مین سورج پہی جیندر کرکی گرد گوستہی بدست تہتا بہو مین مارکی جیوی ساند
کو لاگر ماست تہتا سورج حمل مین چاند سرطان مین مشتری ثور مین اور عطارد بہی ثور مین
اور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات مین راہو جگین سنہتی کیتو دہنستی دہنوشی وہبے شکر مین
کتی جیوی تلاس بہتی جی سنیچری یعنی راس جوزا مین ذنب قوس مین زہرہ حوت مین میزان مین
کا زحل سمت سری جی پرہوش ادیا تہ دی کہنکی نجے میکہا نکی جی لجوی جنمی کلکی پیا اور بہتر
وقت عمدہ نام پرہوش مین دو گہڑی سورج نکلے حمل کے طالع مین جنم کلکی کا ہوگا بیساکہ
سدی دوادشی نہست نام بہتر ہرشن نام جوگ بالب نام کرن بیساکہ سدی چاند کے

بارہوین ہست نام نکہتر مین برشن نام جوگ بالب نام کرن مین چندر دن مان اکتیس گہڑی پل جو تیتیس
سورج اوسیات دو گہڑی پل اکتیس یعنی بہرکے دن جبکہ دن اکتیس گہڑی پل جو تیتیس کا ہو سورج کے
دو گہڑے لگنے پر بالا پل اکتیس ہونگی وشنو یا برہمن گری سمتیان سکا ساتھہ کلکی نام دہرم پرورتک
تت سمپتی بردا تہہ تو بتہہ عبداللہ رہت گو کے گہر سومتی آمنہ کی شکم سے کلکی نام دہرم کا بانی والا
ایسی وقت مین تشریف لاویگا جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے آسمان مین برج بنائے مین قرآن
شریف مین فرمایا ہے کہ ہمنے آسمان مین برج بنائے اور اونکو رونق دی دیکہنے والون کیلئے یعنی
ہر ہر برج کو تارون سے رونق دی اور سورج اور چاند کے حق مین فرمایا ہر ایک ایک گہیر مین پہرتے ہین
اور سورہ اذا الشمس مین فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون اونکی جو چہپ جانیوالی ہین دوڑنیوالے پیچہے ہٹ جانیوالے
یعنے تارے جو آسمان پر چلتی ہین پہر چلتے چلتے پیچہے ہٹ جاتے ہین جو لوگ تارونکا علم جانتے ہین اونکی نزدیک
یہ بات ثابت ہی کہ زہرہ اور عطارد اور مشتری اور مریخ اور زحل بہی سورج چاند کیطرح آسمان مین سیر کرتے
پہرتے ہین باقی سب تارے اپنی اپنی جگہ پر جمی ہوئی ہین تو یہہ ساتون جو سیر کرنیوالے ہین کسی برج
مین جاتے ہین جیسی کسی برج مین ہو جسوقت کوئی پیدا ہوتا ہی اوسوقت وہ لوگ دیکہتے ہین کہ اسوقت
کون سا تارا کس برج مین ہے اللہ تعالی نے ہر چیز مین نئے نئے تاثیر رکہی ہے جو تارا جس برج مین
ہوتا ہی اسکی ویسی تاثیر اللہ تعالی ظاہر کرتا ہی ہر چیز کا اثر اوسی کی ہاتہہ مین ہے بعضے بعضے برجون
مین ان تارونکا ہونا اسبات کی نشانی ہوتی ہے کہ اللہ چاہی تو یہہ شخص بڑا صاحب اقبال ہو
مگر یہ تاثیر اللہ ہے کی اختیار مین ہی تارون کے اختیار مین نہین اگلے زمانے مین جو ایمان والے
لوگ تھے وہ جو اس علم کو جانتے تہے تو یہی سمجہتے تہے کہ یہ سب تاثیرین اللہ ہی کے ہاتہہ مین ہین جب
یہ علم بہت پہیلا بہت سے بیوقوف لوگ اللہ ہی کو بہول گئے اور یہ سمجہنے لگے کہ معاذ اللہ تارے خود
مختار ہین کسیکو دولت دیتے ہین کسیکو محتاج کر دیتے ہین معاذ اللہ انکو اختیار ہے جو چاہین سو
کرین اور بعضی ظالمون نے یہ شرارت نکالی کہ بعضے تارونکی بعضے تاثیرین دیکہہ دیکہہ کر اوس تاثیر
کو کسی وسیلے سے اور کسی ترکیب سے کسی دوسری چیز پر لے لیا اور اوس تاثیر سے کسی آدمی کو مار ڈالا یا
ایسا اوسکو دبایا کہ وہ بیمار پڑ گیا جادوگرون نے تارون کی تاثیر کو لیکر بے گناہون کا خون کرنے
کے لئے پوشیدہ خنجر تیار کیا کہ جسکو چاہینگے چپکے سی مار ڈالینگے مگر اللہ نے جسکے مقدر مین جو لکہا ہی
وہی ہوتا ہی اللہ کو یہی منظور تہا کہ یہ شخص مارا جاوے اور ظالم اوسکے بدلے دوزخ مین جاوی
اب اللہ نے محمدی شریعت مین اس علم کا سیکہنا منع کر دیا سنن ابی داؤد مین ہی کہ جناب پیغمبر

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایکمقدمہ تارون کے علم کا سیکہا تو اوسنے ایکمقدمہ جادو کا سیکہا مطلب
یہ ہے کہ یہ علم جادوگرون کے کام مین آتا ہے جسنے اسکو سیکہا اُسنے ہوا آگے بڑھکر جادو ہی سیکہے اسلئے
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فساد کا دروازہ بند کیا تہا گوت مین بہی کلکی اوتار کی بشارت
موجود ہے ایک جگہ یون لکہا ہے کہ کلکے اوتار نئے سرسے دہرم ست جگ کا جاری کرینگے دوسری
جگہ لکہا ہے کہ کلکے اوتار ہزارون راجہ اور ادہرمی اور پاپیون کو تلوار سے مار ڈالینگے جبکہ اون کے
درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیون کو گیان ملجائیگا تو وہ لوگ پاپ کرنا چہوڑکر اپنے دہرم سے
چلینگے اور دوسری جگہ لکہا ہے کہ وہ ست جگ کا کرم دنیا مین ظاہر کرکے دہرم کو بڑہاوینگے
کشف الاستار مین لکہا ہے کہ اللہ کا لفظ اتہربن بید مین اور شام بید مین موجود ہے اور نام محمد اور احمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا اتہربن بید مین موجود ہے خاصکر رکھہ بید کے منتر مین نام احمد موجود ہے وہ منتر
یہ ہے ہری توام ماہی ہیر سموداے وشماے کا ماے احمد ناروباے بجتام رشماے
بانن جانتوائے لکموراے کمابنتوا اتنائے یاجبمائے سائیلاے ررساے بانی منیتو با احمند
کائے سوروپائے مدنسائے یاباے اور جربید مین الانک او محمد کا لفظ موجود ہے اوسکا
منتر یہ ہے ادم نموسسر مانو جبان تندمانی سرگو کودبان جنیسان یاجماگو جہی یما
مندنمو نمند الینک الانگ تج البو جبان محمد الانک کرمان جبان نیجان تندمانی
جاجبان نماہی جیو سان نجان اور لکہا ہے کہ کتاب دبستان مذاہب مین لکہا ہے کہ اکبر بادشاہ
کے زمانے مین ایک شیخ بہاون اتہربن بیدی برہمن مسلمان ہوگیا تہا اوسکی پاس یہ عبارت بید کی
تہی اوسنے بہت سے برہمنون کو قائل کیا اور یہ کہا کہ جبتک اس عبارت کو نہ پڑہے تو موافق بید کے
نجات نہوگی اوسکو ہندو لوگ ان کہی کہتے ہین وہ یہ ہے لا الہا ہرنی پاپن الا الہا پرم پدم
جنم بیکنہٹہ بپراپ نیوتی تو جپنی نام محمدم یعنے لا الہ کہنے سے مٹتی ہین پاپ اور الا اللہ کہنے سے
پرم پدوی ملتی ہے جنم بیکنہٹہ اگر چاہو تو نام محمد کا وظیفہ کرو اب جواب ان لوگونکا ہے
جنکے دلمین یہ جم گیا ہے کہ جنون کے قصے بے اصل ہین اے ایمان والو خوب سمجہو کہ ہمارے
حضرت صلعم کی بہت بڑی شان اس بات سے خوب ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت آدم کے پیدا ہونے سے
پہلے جنون اور دیوون کے زمانے مین اللہ کے اچہے بندون نے آپ کی تعریفین کین اسلئے ہمکو
اون لوگون کا جواب دینا بہت ضرور ہے جو ان قصون کو بے اصل جانتے مین اور انگریزون کے
انکو بہت مانتے ہین رسالہ کشف الاستار مین ہندوونکی کتابون سے اپنے سمجہہ مین پر

ثابت کردیا ہی کہ بید بہت مدت سی نہین ہین اور یہہ چار بید جواب ہندؤن کے یہان موجود ہین جنمین ایمان
کی باتین اور کفر کے باتین گڈبڈ کرکے لکہی ہین انکی سوا اور کوئی بید پہلے نہین تہا اور یہہ بہی لکہدیا ہے کہ
مہادیوا اور پاربتی اور کرشن اور رامچندر اور بیاس یہہ سب لوگ حضرت عیسٰی سے چار یا پانچ سو برس
پہلے تہے اور بیدونکی بنیاد پہلے بیاس نے ڈالی پہر رامچندر نے نئے سر سے بیدونکی بنیاد ڈالی مگر کشف
الاستار کے اخیر مین جوگ بششت سے ایک قصہ ایسا ہی لکہدیا ہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ
رامچندر کئی ہین پہر لکہا ہے کہ اگر ہم اسبات کو مان ہی لین تو بہی پچہلے رامچندر جنہون نے بیدون کو
جمع کیا اونکو تہوڑا زمانہ گذرا پہر لکہا کہ ہمارے حضرت صلعم کی تعریفین جو بیدونمین ہین وہ اسرائیلی
پیغمبرون سے یعنی حضرت موسٰی اور حضرت داؤد اور حضرت اشعیا سے پہونچی ہین اسکو بیدمین لکہدیا ہے
اس گمان کا نہین معلوم کیا سبب ہے ای ایمان والو مولانا عبدالرحمن چشتی رح نے معتبر کتاب سی لکہا ہے
اور وہ کتاب اب تک ہندؤنمین موجود ہی کہ حضرت آدم سے پہلے جنون کے وقت سی نام محمد صلعم کا
اور انکی تعریفین مشہور تہین اسمین کونسی بات عقل کے برخلاف ہی اسمین تو جناب محمد صلعم کی شان
وشوکت بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور جنون کا حضرت آدم سے پہلے پیدا ہونا قرآن شریف سے
ثابت ہی تو بیدون کا حضرت آدم سے پہلے اترنا ہرگز عقل کے برخلاف نہین ہے کشف الاستار
مین لکہا ہی کہ مہادیو جنکا ذکر بیدونمین ہے وہ رامچندر کے وقت مین تہے کیونکہ دونونکی ملاقات
بالمیک مین موجود ہی پہر جین دہرم کی کتابون سے ایک قصہ مہادیوا ور پاربتی کا بری طرح پر
لکہا ہی گویا مہادیو کا حضرت عیسٰی سے چار سو برس پہلے ہونا اور اونکا آدمیون مین سے ہونا
اور بدفعل اور بدکار ہونا ثابت کردیا اس جگہ پر یہ بات بہت کہلی ہوئی ہے کہ یہ مہادیوا ور پاربتی
وہ ہرگز نہین ہین جنکا قصہ مولانا عبدالرحمن چشتی رح نے معتبر کتاب سے لکہا ہی جنہون نے حضرت
آدم اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی پہلے سی خبر دی ہے اور جین دہرم
والی لوگ ہندؤونکا ایک فرقہ ہی کہ جو سب کے برخلاف ہے انہون نے یہ قصہ جوڑ دیا ہو تو بہی کچہ تعجب
نہین ظفر مبین مین ہی کہ جین شاستر اور بودہ شاستر اور ناسک شاستر خدا کے قائل نہین اور سانک
شاستر والے خدا کو پیدا کرنیوالا نہین جانتی ہین ان فرقونکو اکثر ہندو بہی برا جانتے ہین ان لوگون نے
یہ قصہ عداوت سہی جوڑ دیا ہو تو کیا عجب ہے اور اگر یہ قصہ ٹہیک بہی ہو تو اتنی یہ دلیل ہرگز
نہین ہوسکتی کہ اس نام کا کوئی شخص اُس سے پہلے کسی زمانے مین نہین ہوا ایک نام کی سیکڑون
آدمی ہوتے ہین کشف الاستار کے اخیر مین ایک ہندو نے بہی مولوی صاحب کے موافق

لکھدیا کہ ہندو لوگ جو کہتے ہین کہ آٹھہ مہادیو اور بشست اور رامچندر گذرے ہین یہ بات بے اصل ہے
ہم کہتے ہین یہ بات ہرگز بے اصل نہین ہی ایک نام کے بہت لوگ ہوا کرتے ہین باقی رہے کرشن جی جنکا
احوال مولانا عبدالرحمن چشتی نے معتبر کتاب سے لکھا ہی کہ انہون نے اللہ کے حکم سے ظالم دیوؤن اور خونریز
بڑے بڑے جہاد کیئے تا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ امن امان سے زمین مین بسین
اور وہ خود جنوئین سے تہے انکا زمانہ حضرت آدمؑ سے اڑہائی ہزار برس بعد حضرت نوحؑ کے وقت مین تہا
سو اونکا زمانہ جن لوگون نے کہینچکر حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک پہونچایا ہی انکو بڑی مشکل پڑی ہے
کشف الاستار مین لکھا ہی کہ جراسندہ جو کرشن جی سے لڑنیکو آیا تہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے
تہا تو کرشن جی کا بہی وہی زمانہ ہے پہر لکھا ہی کہ جراسندہ کا بیٹا سہادیو اکشن جی کا تابع ہو گیا اور
بڑی لڑائی مہابہارت مین پانڈونکا شریک ہو گیا اوسکی اولاد کا سلسلہ اکیس پیڑہی ریپنجی پر تمام ہوا
اور ریپنجی کو تصدیق الہنود مین لکھا ہی کہ حضرت عیسےؑ سے پانسو برس پہلے تہا اب مشکل پڑ گئی کہ
جراسندہ اور ریپنجی دونون حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تہے دونو کے بیچ مین اکیس پیڑہی
کا فرق کیونکر پڑ گیا یہ سوچ کر کشف الاستار مین لکہدیا کہ ہندوون کے یہان لے پالک بنا کر ایکدن
مین اکیس پیڑہی ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ جراسندہ اور ریپنجی ایک ہی وقت مین تہے اور اکیس
پیڑہی یون ہو گئی کہ ایک نے ایک کو لے لیا لے پالک بنا لیا ایک دن مین اکیس پیڑہیان ہو گئین یہ فقط اونکا
وہم اور خیال ہے ٹہیک بات بیشک یہی ہی کہ جراسندہ سے ریپنجی تک بیچ مین اکیس پیڑہیان گذرین
مگر زمانہ کرشن جی کا ریپنجی سے اڑہائی ہزار برس پہلے تہا اوسی زمانہ مین بیاس جی نے بیدونکو جمع کر چار حصے
بنائے کشف الاستار اور ظفر مبین مین لکھا ہی کہ مجوسیون کی کتاب ساتیر مین لکھا ہی کہ ایک شخص جسکا
نام بیاس تہا وہ ہندوستان سے بلخ مین گیا اور زرتشت سے تعلیم پائی یہان سے سمجھ لیا کہ یہ وہ بیاس ہی
جسنے بیدونکو نئے سر سے لکھا ہی پہر یہ خیال کیا کہ حضرت صلعم کی تعریفین اور جتنی ایمان کی باتین بیدون
مین ہین وہ بیاس نے زرتشت سے سیکھین اور زرتشت نے اسرائیلی پیغمبرون سے سیکھین اور کشف
الاستار مین یہ بہی لکھا ہی کہ بید بیاس کے بعد کتنی ہے دوسری بیاس گذری ہین جنہون نے پران لکھے
کتابین جمع کین جب یہ بات ثابت ہوئی تو پہر کیا ضرور ہے کہ یہ بیاس جو بلخ مین گیا یہ وہی پہلا بیاس ہو
جسنے بیدونکو جمع کیا ہی ظفر مبین مین یہہ بہی لکھا ہی کہ تلک انگریز نے بہت دلیلون سے ثابت کیا ہی
کہ پراسر جی جو بید بیاس کے باپ ہین اونکا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے پندرہ سو چہتر برس پہلے تہا
اسصورت مین زرتشت کی پیدائش بیاس کے سیکڑون برس بعد ہی ٹہیک بات وہی ہے جو

ظفر مبین مین ہی کہ بیدست جگ کے زمانہ مین ایکہی جگہ لکہا تہا پہر بہاگوت کے پہلی اسکندہ مین لکہا ہی کہ بید
بیاس نے بیدون کی عبارت ہی چار حصے چن کر لکہے پر دیکہا کہ کل جگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ اسکو
بہی نہ پڑہ سکینگے تب انکی شاخین بنائین دوسرے اسکندہ مین لکہا ہی کہ بائیسوین اوتار بیاس جی مین
جب کل جگ کی نشانیان ظاہر ہوئین اونہون نے چار بیدونمین سے چن چن کر لکہا اسی سکندہ مین لکہا
ہے کہ بیاس جی نے اول جدا جدا بیدونکو اکٹہا کیا پہر جو جو باتین چارون بیدونمین جدا جدا تہین ان کو
جمع کر کے اونکا نام اینکہدر کہا اور بارہوین اسکندہ چہٹی ادہیا مین لکہا ہی کہ بیاس جی نے رگہہ بید اور
اتہروبید اور یجر بید اور سام بید اور پران سے چار حصہ جنکر بنائی اور چار شاگردون کو پڑہائی اور
اونکی شاگردون نے اور شاگردون کے شاگردون نے اوسمین بہی دخل تصرف کر کے بہت شاخین
بنائین اور اونکی جدا جدا نام رکہے ظفر مبین کے دو سو اکیسوین صفحہ مین مہابہارت بن پرب ہی لکہا ہے
کہ دوا پر کے زمانہ مین بیدون کے معنی بدل گئے اور جو کچہہ بیدون مین تہا اوسکا چوتہا حصہ لکہا گیا
اسی طرح جوگ بشست مین بیدونکی بدل جانیکا حال چہٹے پربان پرکرن مین لکہا ہی اور بہاگوت کی
گیارہوین سکندہ مین بیسوین ادہیا مین لکہا ہی کہ سری کرشن جی نے یون فرمایا کہ اپنے اودہو ان دیوتاؤن
نے بید اپنی عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کر کے بیان کئے ہین جیسے ایک درخت ہو اوسکو کوئی شاخ
اور کوئی پہول اور کوئی پتا بتاتا ہی ایسے ہی بے دینون نے اپنی عقل کے موافق ہمیشہ بیدون کو بیان کیا ہی
اور غرور اور نفسانیت اور نادانی کے باعث سے اپنی ضد سے باز نہین رہتے ظفر مبین مین لکہا ہی کہ مہابہارت
مین سبہ پرب بارہ فصل راجہ درم مین لکہا ہی کہ ست جگ مین بادشاہ نہ تہا خلق کی زندگانی سچائی سے
تہی کوئی کسی پر ظلم نہین کرتا تہا لوگ وہی کام کرتے تہے جسمین اللہ راضی ہو اٹہارہ لاکہہ تک زندگانی
خلق کی اسیطرح پر تہی جب ترتیا کا زمانہ آیا خلق نے ظلم شروع کیا کہشٹرمن سنتے اور دیوتاؤن نے
برہما سے کہا کہ جہان مین ایسی نئی نئی باتین نکلی مین ہو آگے نہتین لوگ چارون بید پر عمل نہین
کرتے اور اوسکے معنے کو بدلتے ہین ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان
بیشک ٹہیک ہی چارون بید حضرت آدم سے پہلی جنون کے زمانے ست جگ مین اوترے پہر بیاس جی
نے انکو مختصر کیا مہابہارت کی لڑائی کشن جی اور بیاس جی کے وقت مین ہوئی سوط اللہ الجبار
مین لکہا ہی کہ اس لڑائی مین ابہمن جو ارجن کا بیٹا تہا سولہ برس کی عمر مین مارا گیا اوسکی بی بی
حمل سے تہی اوسے راجہ پریچہت پیدا ہوا اوسکے زمانے مین دوسرے رامچندر پیدا ہوئی اس عرصہ
مین بید ناپیدا ہو گئی تہی اونہون نے نئے سر سے بیدونکی بنیاد ڈالی اوسمین گوتم کا اور

راجہ جنک کا اور بسوامتر اور بشست اور جہادیوا ور رام کرشن کا نام ڈالا اس عرصے مین ان چارون بیدونکی شرح
راون نے لکہی کشف الاستار مین صاف لکہا ہی کہ بیاس کی بیٹی سکہہ دیو کا زمانہ اور رامچندر کے خسر راجہ جنک کا
اور راجہ پرچہت کا زمانہ ایک ہی مگر اس مانیکو کہینچکر حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ دلیل
پکڑی کہ گوتم حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ سے چارسو تیس برس پہلے تہا یہ بات تاریخ تاتار سے ثابت ہی
اور بسوامتر جو رامچندر کے اوستاد ہین وہ حضرت عیسیٰؑ سے ساڑھے تین سو برس پہلے تہے یہ گوتم
اور بسوامتر کوئی اور ہونگے ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین پہر یہ بہی لشنو پران سے نقل کیا ہی
کہ راجہ پرچہت سے سومترا تک تیئیس پشتین ہین اور سومترا حضرت عیسیٰؑ سے چہہ سو برس پہلے تہا
اب تو راجہ پرچہت کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے بہت دور ہو گیا مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے کہ
جس زمانہ مین بسوامتر پیدا ہوا تہا اسوقت مین عمر انسان کی چارسو برس کی ہوتی تہی اور
معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ بسوامتر راجہ پرچہت کے زمانہ تک موجود رہا اب ثابت ہوا کہ
بسوامتر حضرت نوحؑ کے بعد ہی اس زمانہ مین چارسو برس کی عمر ہوتی تہی جیسا کہ توریت شریف
سے ثابت ہے جب بیدونکی بنیاد پہر رامچندر نے ڈالی اوسکے بعد پہر اور لوگ اپنی عقل اور ذہن
سے باتین ملاتے گئے کتاب آرائش محفل جو سید شیر علی صاحب نے سنہ بارہ سو بیس ہجری مین لکہی ہے
اوسمین راجہ پرچہت سے بکرماجیت تک ینسٹہہ بادشاہ نام بنام لکہے ہین اور سب کی بادشاہی
کی مدت بہی ہر جگہہ لکہی ہی اور راجہ پرچہت سے اٹہائیسوان راجہ کہیمن لکہا ہی پہر لکہا ہے کہ
پانڈونکی سلطنت اوسی تک تہی اٹہارہ سو چونسٹہہ برس تک اونکی گہرانے مین بادشاہت رہی
پہر تینتیس بادشاہ بکرم تک لکہی ہین اور ایک جگہ لکہا ہی کہ راجہ جنمی جی کو یعنی پرچہت کی بیٹی کو
چار ہزار آٹہہ سو برس ہوئے ہین معلوم ہوا کہ راجہ پرچہت کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے تین ہزار
برس پہلے ہی اوسکے بعد ہر زمانہ مین بیدونمین نئی نئی باتین ملتی گئین سوط اللہ الجبار مین لکہا
ہے کہ اندوک انیکہدا تہربن بید مین ہی کہ شنکر اچارج کی تفسیر مین یون لکہا ہی اور زمانہ شنکر اچارج
کا بکرماجیت کے بعد ہی اور جو لوگ بکرماجیت کے بعد ہوئے ہین اونکے کلام بہی اوسمین لکہے ہین
اور رگہو بنکا یعنی درو لشیو بنکا آپس کا خلاف اور انکی گمراہیون کا بیان اوسمین لکہا ہی ظفر مبین
اور سوط اللہ الجبار مین پچہلے زمانہ کی باتین بیدون مین دیکہکر سمجہہ لیا کہ بید پچہلے زمانہ مین
لکہی گئی ہین اور جگون کا لنبا زمانہ جو حضرت آدم سے پہلے تہا اوسکو بالکل غائب کر دیا
بلکہ ست جگ کا زمانہ آدمیو نمین ثابت کر دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ مہابہارت مین

طوفان کے ذکر مین لکہا ہی کہ وہ زمانہ مچہہ اوتار کے ظہور کا ہے اور اسپر سب ہنود کا اتفاق ہی کہ مچہہ اوتار کا ظہور
ست جگ کے زمانہ مین ہوا تہا پس معلوم ہوا کہ ست جگ کا زمانہ حضرت نوح ع کے زمانہ کا نام ہے اسکا جواب
یہ ہی کہ اگر کسی نے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے زمانہ کو اور کسی نے حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کو ست جگ کہا
تو اوسکا مطلب یہ ہی کہ آدمیون مین وہ اچہا زمانہ تہا اس سے یہہ ثابت نہین ہو سکتا کہ حضرت آدم سے پہلے
جنون کا زمانہ نہ تہا اور اونکی اول زمانہ کا نام ست جگ تہا اللہ تعالی نے قرآن مین ہمارے رسول جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سورہ حجر مین خبر دی ہے کہ جنکو ہمنے آدم سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا ہے
مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ہند کے جاہل جو ست جگ کا زمانہ لاکہون برس کا بیان کرتے ہین یہ سب خیال عقل
اور نادانی ہی چنانچہ بہاگوت کے پہلے اسکندہ مین لکہا ہی کہ ست جگ مین آیو یعنی عمر منکہہ کی یعنی
آدمی کی لاکہہ برس کی یعنی برس کی ہوتی تہی اور تریتا مین دس ہزار برس کی اور دواپر مین سہسر برس کہے
یعنی ہزار برس کے اور کل جگ مین سو برس کی عمر کا بیان ہی اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا عبدالرحمن چشتی نے
اپنے رسالہ مین لکہا ہی کہ اوس زمانہ مین منکہہ اون دیوتون کو کہتے تہے جو نور اور آگ سے بنائے ہوئے
ہین اور انکو دیوتا بہی کہتے تہے اور وہ ایک قسم کے جن تہے اونکی عمرون کا لمبا ہونا قرآن اور حدیث کے
برخلاف نہین ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے وقت سے حضرت نوح کے وقت تک آدمیون کی عمر ہزار
ہزار برس کی ہوتی تہی حدیث شریف مین موجود ہے کہ حضرت آدمؑ کی عمر ہزار برس کی لکہی گئی ہے
اور حضرت نوحؑ کے ذکر مین اللہ تعالی سورہ عنکبوت مین فرماتا ہے کہ حضرت نوحؑ اون لوگون مین
پچاس کم ہزار برس رہے اور حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے بیچ مین جتنے بزرگ ہین اون سبکی عمرین توریت
شریف مین ہزار برس کے قریب قریب لکہی ہین اور حضرت نوح کے بعد کسی کی عمر چار سو برس کی کسی کی دو سو
برس کی توریت شریف مین لکہی ہے اب عمرین گہٹتے گہٹتے سو برس سے بہی کم رہگئین اسی طرح جنون کا جب اول
زمانہ تہا اوس وقت مین لاکہہ برس کے عمر کا ہونا تعجب کی بات نہین اب آخری زمانہ مین جنون کی عمرین ہزار برس
کی یا پانسو برس کی ہوتی ہین حدیث شریف کی کتابون مین یہ حدیث بہت سندون سے آئی ہے اور مولانا
جلال الدین سیوطی نے لقط المرجان مین لکہا ہی کہ اسکی سند اچہی ہے کہ ہامہ رض جو ابلیس کے پرپوتے ہین وہ جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوئے اور آپ پر ایمان لائے آپنے کئی سورتین قرآن کی انکو
سکہلائین اونہون نے بیان کیا کہ جن دنون مین قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ان دنون مین لڑکا تہا پہر مین حضرت
نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے
ساتہہ رہا ہون اور حضرت موسیٰؑ سے ملا ہون اونہون نے مجکو توریت مین سے کچہہ سکہلایا اور

فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ سے ملے تو اونکو میری طرف سے سلام کہنا اور مین حضرت عیسیٰ سے ملا اور حضرت موسیٰ کا
سلام انکو پہنچایا اونہون نے مجھسے فرمایا کہ اگر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو اونکو میری طرف سے سلام کہنا
تب جناب پیغمبر صلعم نے اپنی آنکھون سے آنسو بہائے اور روئے پھر فرمایا کہ عیسیٰ پر سلام ہو جبتک دنیا رہے
اور تجھپر سلام اے ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا کہ ہمارے پاس اپنی حاجت لایا کیجیو
اے ہامہ اور ہماری ملاقات مت چھوڑیو دیکھو آدمیون کی زمانہ مین جنون کا آخری زمانہ تہا اسوقت
مین بہی انکی عمر چھہ ہزار برس کی ہوئی اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو برس ہوئے آپکے
دیکھنے والے جنون کو کسی نے دوسرے صدی مین کسی نے ساتوین صدی مین کسی نے نوسوین صدی مین کسی نے
ہمارے زمانہ مین تیرہوین صدی مین دیکھا ہے حدیث والونکی کتابون مین اور اولیاؤنکی کتابون مین معتبر
لوگون کی زبانی ایسی روایتین بہت لکہی ہین اس کتاب کا لکہنے والا عبد العزیز کہتا ہے کہ مولوی محمد احسن جو
بہار کے رہنے والے تھے اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ مجھسے کہا مولانا سید عالم علی صاحب نے اونہون نے کہا کہ مجھسے
بیان فرمایا محمد اسحاق نے کہا کہ ہمسے بیان فرمایا عبد العزیز نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا ولی اللہ
نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا عزیز اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا مراد علی نے اونہون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوہاب نے اور وہ جنون مین سے تہے اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مَنْ تَزَیَّا بِزِیِّ غَیْرِہٖ فَقُتِلَ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ اور ایکبار یون کہا کہ مَنْ تَزَیَّا یعنے جو کوئی اپنی
بہیس کے سوا اور بہیس کریگا پہر وہ مار ڈالا جائیگا تو اوسکا خون بے دعوی ہے **فائدہ** یہ آپنے اسلیے
فرمایا کہ جنون کی عادت ہے سانپ بچھو وغیرہ جانورون کی شکل مین ظاہر ہوتے ہین اس حالت مین
اگر کوئی انسان انکو مار ڈالے تو خون کا دعوی نکرین اور حدیثون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انسانونکو منع فرمایا ہے کہ اگر گہر مین سانپ نکلے تو تین بار خبردار کردو پہر اگر ظاہر ہو تو اوسکو مار ڈالو خبردار
کرنیکا طریقہ سنن ابو داؤد مین یون ہے کہ آپ نے فرمایا جب سانپ ظاہر ہو تو اوسے کہو کہ ہم تجھسے
سوال کرتے ہین نوحؑ کی اقرار اور سلیمانؑ کے اقرار کے وسیلہ سے کہ تو ہمکو مت ستا پہر اگر وہ پہر آوے تو
اوسکو مار ڈالو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی رسالہ نوادر مین اپنی سندسے دو حدیثین اوسکی لکہین ہین مگر
یون لکہا ہے کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے جو مولوی مراد اللہ حدیث جاننے والے کے بیٹے تہے
اونہون نے فرمایا کہ مجکو خبر دی میرے باپ مولوی مراد اللہ نے اونہون نے فرمایا کہ مجھسے بیان فرمایا
شیخ محمود مغربی نے جو مکہ شریف کے رہنے والے تہے اونہون نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب نے
جو جزیرہ کے رہنے والے تہے وہ روایت کرتے ہین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا

مَنْ بَلَغَہٗ عَنِّیْ حَدِیْثٌ فَرَدَّہٗ فَاَنَا خَصْمُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جس شخص کو میرے کوئی حدیث پہونچے
پہر وہ اوسکو نمانے تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کیدن پہر فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ
نے کہا کہ مجہسے فرمایا میرے باپنے کہا کہ مجہسی فرمایا شیخ عبدالوہاب جی نے جو جزیرہ کے رہنے والے ہین وہ روایت
کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ
تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ یعنی ایمان والا نہوگا تم مین کا کوئی یہانتک اوسکی جی کی چاہت اوس چیز کے تابع
ہوجائے جو مین لایا ہون شاہ ولی اللہ صاحب لکہتے ہین کہ مین نے مولوی مراد اللہ کو دیکہا تہا اور مین
اونکے پاس بیٹہا اور مینے اون سے بحث کی تہی اور مجکو معلوم تہا کہ اونکی پاس یہ دونو حدیثین ہین تو
دیکہنی کی راہ سے میری بیچ مین اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین دو ہی شخص ہین ایک ان
اور ایک جن اور پہلی حدیث کی راہ سے میرے اور آپ کے بیچ مین چار شخص ہین اور دوسری حدیث
کی راہ سے تین شخص ہین اور اللہ صاحب ہی کیواسطے سارا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہی تمام ہوا کلام
شاہ صاحب کا اور لکہنو مین مولوی عبدالرزاق صاحب نے مجہسے بیان فرمایا کہ وہ مدراس سے پلٹے ہوئے
آتے تہے راہ مین اونہون نے ایک جن سے ملاقات کی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے
والو مین سے ہے انہونے کچہ حدیثین بہی انسی بیان فرمائین مولوی صاحب فرماتے تہے کہ ایسا نورانی شخص مینے کبہی نہین دیکہا مولوی عبدالمجید
صاحب جو دہلی کے رہنے والے ہین اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث کے شاگرد ہین اونہون نے لکہنؤ مین
مجہسے بیان فرمایا کہ سہارنپور مین ایک صاحب علم کی معرفت مینے ایک جن سے ملاقات کی اونکا نام عبدالحق
ہے اونہون نے فرمایا کہ مینے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکہون سے دیکہا ہی اور یہ حدیثین
آپ سے سنی ہین مولوی عبدالمجید صاحب فرماتے تہی کہ آٹہ حدیثین اونہون نے مجہہ سے بیان
فرمائین یہ مولوی صاحب آسیب زدون کے علاج مین بڑا دخل رکہتے ہین اونہون نے مجہہ سے یہ بہی فرمایا
کہ دہلی مین ایک عورت پر آسیب تہا اوسپر لال پری اور سبز پری آئین اور اوس آسیب کا چندروز علاج
کیا مگر وہ اچہی نہین ہوئی تب اونہون نے فرمایا کہ یہ ہمارے بس کا نہین ہے تم سوئی والون کے محلہ
مین جاؤ وہان ایک مولوی صاحب رہتے ہین اونکا نام عبدالمجید ہے اور وہ اکثر قرآن کے مدرسہ مین بیٹہتے
ہین اونکو تم بلا لاؤ اگر وہ اوسکے دفع کرنے مین کوشش کرینگے تو ہم بہی ساتہ رہینگے ابد اوسکو
وہ لوگ مجکو بلا لیگئے جب مین گیا وہ دونون پریان اوسکے قالب مین ظاہر ہوئین اور میری
بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ اوسکو فلان فلان شخص ستاتی ہین اور وہ ہمارے قابو کی نہین
ہین تم اسکا علاج کرو اور یہہ بہی بتلایا کہ فلان قبیلہ اوسکے لئے جا دینگے علاج کیا اللہ نے اون بلاؤنکو

دفع کیا اور حج کے دنوں مین اونہون نے مجکو بُلا کے فرمایا کہ اب ہمارا ارادہ بیت اللہ کا ہی حج کے دنون تک ہمارا
آنا نہوگا تم اسکی خبر رکھنا کہ شیاطین اسکے دشمن ہو رہے ہین اور مینے بعضی مسئلو مین اون سے گفتگو کی
اور اونکو پکا مسلمان اور نہایت دیندار پایا چنانچہ مینے کہا کہ تم جو اپنا طبق دریا مین چھوڑواتی ہو یہ
نادرست ہی اونہون نے کہا کہ اوسکو دریائی جانور کھاتے ہین یعنی یہہ بہی باعث ثواب کا ہی مینے کہا کہ اگر نیت
ہے تو شرک تو نہین ہے مگر شرک والون کے کامون کے مشابہ ہی تب اونہون نے اسپر ہٹ نہین کی
اور کہا اچھا دریا مین نہ چھوڑواؤ مساکین کو للہ کھلادو مولویصاحب نے فرمایا کہ وہ مجھسے بہت خوش ہین
اور بہت محبت رکھتی ہین اور کہتی تہین کہ تم یہ بات بہت اچھی کرتے ہو کہ للہ لوگونکا علاج کرتے ہو
اور اون سے کچھ لیتے نہین ہو اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہی کہ جیسا مولویصاحب نے بیان فرمایا ایسی معاملے
ایماندار جنون کے مینے بہی بہت دیکھی ہین وہ لوگ ہمیشہ مظلومون کی مدد کرتے ہین اور کافرون اور
ظالمون کے دفع کرنے مین مشغول رہتے ہین جتنے انسان امت محمدی مین داخل ہین اونکا بہت لحاظ
کہتے ہین کیونکہ انسان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہین اگر انسان اونپر ظلم بہی کرے تو
حتی المقدور درگذر کرتے ہین جب کسی انسان کو کافرون کے یا ظالمون کے ہاتھ مین گرفتار دیکھتی ہین
اوسکے بچانے مین جہانتک ہو سکتا ہی بڑی بڑی محنتین کرتے ہین اونکے سایہ سے انسان کی روح اور
دل اور بدن کو ہر طرحکی راحت پہنچتی ہے کلمہ اور درود اور اللہ کا کلام جب پڑہتے ہین اللہ اونکے نام کے
اور اپنی کلام کی عجب عجب تاثیرین ظاہر کرتا ہے طرح طرح کے مریضونکو شفا دیتا ہی عورتین جو بہت بدخصلت
اور بدزبان ہوتی ہین اونکی سایہ کی برکت سے نیک خصلت اور رحم دل اور شوہر کی تابعدار ہوجاتی
ہین یا اونکی بدخصلتون کا زور گھٹ جاتا ہی مگر افسوس کچھ ملاؤن نے یہ قاعدہ جابجا پہیلا رکہا ہی
کہ کسیکے اوپر آنا مسلمان جنون کا کام نہین یہہ کام تو پلید لوگ کرتے ہین نیک لوگ ایسا کام کیون کرنے
لگے اس قاعدہ کا نشہ ایسا چڑھا ہی کہ اللہ کی پناہ معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ اگلے زمانہ مین فرشتونکا
اور پاک ارواحون کا ظہور انسانون کے بدن مین ہوا ہی مگر اس زمانہ مین اپنی غلط قاعدیکے موافق ایماندار
جنون کو بے تحاشہ گالیان دیتے ہین اور بعضی جگہ مار دہاڑ پر بہی مستعد ہوجاتے ہین اگر وہ لوگ صبر
کرتے ہین تو یہ لوگ اور زیادہ شیر ہوتے جاتے ہین اور اس ظلم کو اور گناہ کبیرہ کو بہت بڑا ثواب سمجہتے
ہین اور یہ قاعدہ شریعت محمدی کا اسجگہ پر بالکل بہول گئے ہین کہ جو شخص کسی پر ظلم کرے گا اوسکا
نماز روزہ قیامت کے دن اوس مظلوم کو دیدیا جائیگا اگر اس مین بدلہ پورا نہوا تو اوس مظلوم کی
کچھ گناہ اوسپر ڈالدئیے جاوینگے اور وہ آگ مین ڈالدیا جاویگا اور جسنے کسی بندہ کا گناہ کیا

جبتک وہ بندہ معاف نہ کریگا اللہ بہی معاف نہ کریگا جسنے کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو ضرور چاہیئے کہ دنیا مین اوسے
معاف کروالیوے یہ قاعدے جو حدیثون مین آئی ہین اونمین انسان اور جن دونو داخل ہین جن انسان پر ظلم کرے یا
بہی او انسان جن پر ظلم کرے تو بہی یہ سب سزائین ظالمون کے لیئے تیار ہین اس زمانہ مین جنون کا ظلم
بہی انتہا کو پہنچا ہے کہین ظالم انسان اون سے آشنائی کرکے اون کو لوگون کے قتل کے لیئے بہیجتے ہین
کہین وہ خود انسانون کے قتل کے لیئے آتے ہین جو جن کافر ہین جب کسی کے بدن مین گہستے ہین زبان
کو بند کردیتے ہین کلمے سے اور قرآن اور نماز سے روکتے ہین اور کلمے کفر کے بکتے ہین اور جو جن کہ مسلمان ہین
وہ کلمہ بہی پڑہتے ہین اور مسلمانون کا خون بہی جابجا کرتے پہرتے ہین اور ہر ظلم کو ایک کہیل اور تماشا سمجہتے
ہین ایسے کافرون اور ظالمون کے دفع کیواسطے جو ایماندار جن محنت کرتے ہین یا اللہ اونکو اچہا بدلہ دے
اور دشمنون سے اونکو بچالے اور مسلمانون کو اونکی پہچان دے یا اللہ اب زمین ظلم اور ستم سے بہر گئی
اب امام مہدی علیہ السلام کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلد امت محمدی کی مدد کیواسطے بہیجدے آمین

قصہ مہابہارت کا آرایش محفل مین لکہا ہے کہ ہندؤن کی کتابون سے خصوصاً مہابہارت سے
جو بڑی معتبر کتاب ہے یون ثابت ہوتا ہے کہ پانڈؤن اور کوروؤن کے باپ دادون مین راجہ بچتربیرج
بڑا عادل تہا اوسکی اولاد دہرتراشت ۱ پانڈ ۲ بیدر ۳ مین پانڈ بادشاہ ہوا اوسکی اولاد جدہشتر اور
بہیم سین اور ارجن اور نکل اور سہدیو ہین یہ پانچون بہائی حسن اور بہادری مین بے نظیر تھے اور
بہیکم پتامہ اون کے باپ کا چچا تہا اوسنے ان پانچون بہائیون کو راجہ پانڈ کے بعد پرورش کیا دہرتراشٹ
بڑا بہائی تہا سلطنت ہستناپور کی کرتا تہا اوسکے سو بیٹے ہوے سب مین بڑا جرجودہن تہا وہ ان
پانچون بہائیون کے قتل کی تدبیرین لگا دہرتراشٹ نے جدہشتر کو جانشین کیا جرجودہن اونکا
دشمن ہوگیا آخر وہ پانچون بہائی فقیر ہو گئے پہر راجہ دہرتراشٹ نے آدہا ملک جرجودہن کو دیا اور
آدہا ملک راجہ پانڈ کی بیٹون کو حوالہ کیا اور انکو حکم کیا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے جا
رہین وہ دلی کرکے مشہور ہوا جرجودہن ہستناپور مین تہا اوسنے جدہشتر کو ایسا تنگ کیا کہ وہ
بہائیون سمیت جنگل مین جا رہا بارہ برس سب جنگلون مین رہے آخر کو اودہر جرجودہن کے ساتھ
اودہر راجہ جدہشتر کے ساتہ کروڑون پیادے لاکہون سوار جمع ہوئے کورکہیت کا میدان
جو اب تہانیسر کرکے مشہور ہے وہان بڑی لڑائی ہوئی جرجودہن بہیم سین کے ہاتہ سے
مارا گیا پہر راجہ جدہشتر اس لڑائی پر بہت شرمندہ ہوا اور ہستناپور مین جرجودہن کا پرسا دیا
پہر وہ سات ولایت کا حاکم ہوا پہر بیاس دیو کے بتلانے سے جگ اسمید کیا جگ اسمید اسکو کہتے ہین

کہ تمام دُنیا کے عمل کرنیکی ارادے پر ایسا گھوڑا جسمین کتنی صفتین ہون اوسکو اوسکا اختیار پر چھوڑ دیتی ہین اور ایک بڑا لشکر اوسکے پیچھے مقرر کرتے مین گھوڑا جدہر جاتا ہے بڑا پہرے ہر شہر کا حاکم جو اوس سے خبردار ہو اوسکو چاہیئے کہ پیشوائی کے کو نکلے اور کچھ پیشکش دے اگر کہین کا حاکم ایسا نکرے اور پھر جاوے تو سردار فوجکو لازم ہے کہ گھوڑا اوسین باندہ کر اوسکو تنبیہ قرار واقعی کرے حاصل یہ ہے کہ روی زمین کے حاکمون سے نعلبندی لیتا ہوا اپنی مکان مین پہونچی لیکن یہ جگ اوس ہی ادا ہو جو سات ولایت کا حاکم ہو سو راجہ جدہشتر نے جگ اسمید کی گھوڑے ہمراہ ارجن کو بڑی فوج کے ساتھ بھیجا جس ملک مین پہونچا وہان کا حاکم تابعدار ہوا ایک برس کے بعد ارجن فوج سمیت تمام بادشاہون کو تابعدار کرکے حاضر ہوا راجہ نے تمام جہان کو عدل و انصاف سی روشن کیا اور اپنی باپ دہرتراشٹ کی ایسی تابعداری کی کہ اوسکے بیٹون نے بھی نہ کی تہی پھر سولہ برس کے بعد راجہ دہرتراشٹ اپنی بی بی اور پانڈون کی مان کنتی کو ساتھ لیکر بچا سمیت جنگل کو چلا گیا اور عبادت اور ریاضت مین مشغول ہوا بیاس جی نے یہ سارا حال بہت پھیلاؤ کے ساتھ لکھا ہے اس کتاب کا نام مہابہارت رکھا ہی اور پانڈو اور کورو راجہ بہرت کے اولاد مین بیاس جی نے بیدون کو ترتیب دیا ہی کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے اخیر وقت مین ہوا تہا راجہ جدہشتر نے جب دیکہا کہ آثار کل جگ کے ظاہر ہوئے اور سری کشن جی اور بلبہدر کے مرنیکی خبر سُنی سلطنت چھوڑ بیٹھا اور پرتہہت بن ابہمن بن ارجن کو جو پانچون بھائیون کی اولاد مین تہا ملک دیدیا —

محمدی بشارت بعضی اور کتابونمی

مولوی سیف اللہ صاحب نے گورکھپور مین سنہ ۱۳۰۲ مین مجھسی بیان فرمایا کہ ایک پنڈت مسلمان ہو گئے تہے اونہون نے مجکو یہ لفظین بتائین اونکی زبانی لکہی گئین مولوی صاحب نے دو ورق مجکو دیئے مینے اُسکی نقل کرلی اور لفظون کو اون سے تحقیق کرلیا وہ لفظین یہ ہین کہیل پرگرن جو کندا کا لکھنے والا ہے اوسکی کرنت کے یعنی کتاب کے پال کانڈ مین یعنی شروع حصہ مین دوادسی یعنی بارہوین ادہیاکی چہٹی درشٹت کونٹ مین لکہتا ہی اور یہ کتاب اٹہارہ پرانون مین سے ہے کلکش اوتار نیا یعنی نجات کا دینی والا اوتار جو ہے اوت پن نتم مبی ندہم یعنے پیدا ہون کے اندھیری دُور کرنیوالے زمین کے بیچون بیچ مین آرن سیکبار تم یعنے دشمن کے مارنیوالے لوٹ سُورتم یعنے زور والے بڑے بہادر پرتہوی ہدتی یعنی زمین کی ناف ترب اوتما یعنی تعریف کیا گیا اون کے نام سرب کے معنے عربی مین محمد مین سن گرکم یعنے بذریعہ لڑائی کے دین پہیلانیکے

پُرسن پُرپُرسُوتم یعنی آپس مین آدمی پاک دینون سے دیوتا دہنکا آہت جہاک یعنی مال زیادہ پانے
والیکو گورودُم دسن گرام تہ یعنی کوڑا کرنے والی تازیانہ مارنیوالی لڑائی کے ساتھہ بیجد سہ کو لین
یعنی بہجیم کیطرف یلینگے می تربہادم یعنی ساتھہ تین شرطون کے گوروُدہ تب بیتُم یعنی ڈالیو جہیم
پرتہوی مذکہیم یعنے پیداوار زمین کی دیاکر دیٹ کا گرش گرتب ہیم بول ہمارے قبول کریو یعنی عقیدہ ہمارا
قبول کریو دیت ہزی بہو کہیم یعنے وہ عزت دار آدمی راجہ بڑے راجہ اتیسارم پرتہوی مدہی یعنے
بڑے لوہی کے چلانیوالے زمین کے بیچون بیچ مین پال پُرپارم یعنی بیوقوفی کے مٹانیوالے گرگ گرہ
یعنے ہاتھہ کے بچانے والی اُوت پن نیتم پرتہوی بدہی یعنے پیدا ہونگے زمین کے بیچون بیچ مین
سُرشتین سُری پری پتر گہرانا اچہا دیوتا اونکا گہرانہ بے عیب پیارا بیٹا جرنا کم کتار این وکش وپال
پروُنگ قدم پاک مین خداکے رہی روح بہت مدت تک اوتار وہا تم پدیب نزی جرن کرتے کہتم
اوس آنے والی کی صفت یعنی نشانی جب وہ روح یا آدمی قدم چہوڑیگا خداکا پرم پراکت پراپتم
آجاویگا سرحد مین پُرانے گہر کے یعنی کعبہ کے **فایدہ** اس بات کا مطلب ہے کہ آپ کی رُوح
پاک بہت مدت تک اللہ کی قدم مین یعنی حضوری مین رہیگی دنیا مین ظہور بہت مدت کے بعد
ہوگا اور جب اللہ کے قدم چہوڑینگے یعنی اللہ کی حضوری سے دنیا مین آوینگے اوسکی نشانی یہ ہے
کہ پرانے گہر کے یعنی کعبہ کے سرحد مین پیدا ہونگے کعبہ حضرت آدم کے وقت سے ہی اسلئے اسکو پرانا
گہر کہا اور کتاب بہادر سمرت سما اسکنت جو ۳ سمرتیو مین شامل ہے اور یہ کتاب کسی شخص کی بنائی
ہوئی نہین آکاس بانی یعنی الہامی کتاب اونکے نزدیک ہی اوسمین لکہا ہے اوتی بدہی روی رودر
تیا ہی لشن تنگ ہری چندن زمین کے بیچون بیچ سورج کی طرح بڑے خاندان مین خدا کی
طرف سے اوتار ہوگا گرگوکم پکہ پوتنگ سُرتول منی دولی اور اوس ملک مین تیا یہ ہی
کہ یتی دست لانے والی ہوگے اوس ملک کے لوگ بوسیلہ اونکی پاک ہونگے **فایدہ** یہہ وہ بتی
ہے جسکو سنا کہتے ہین جو مکہ مین ہوتی ہے سُبدہ گرن پکہ پاپم حاصل کریگی نجات گناہ کی چہاہوی
برنہ ہرنگ بہری بوترین سارتیتی جرنہ سُرسُری گہیم بترم نئی وہ بڑا دریا دنیا کا دامن اونکا
پکڑکے جسکی پار اوترینگے اور اوس سرزمین کے جسمین پیارا بیٹا خداکے قدمون کو چہوڑکر گریگا
اون پہاڑون پر گہاس نہ ہوگی پرتہی وم اپتی سارم پرتازنم کچہہ دیا کرو اور نہین تو لڑو ہم سے
نہین تو ہماری بات مانو شوبہہ پری گوزم اوتارنہ خداکا نام ہی اونکی پاس جائیگا ایکدفعہ
اوتریگا کاٹنے والا گناہ ہونکا مولوی سیف اللہ صاحب نے یہ بہی بیان فرمایا کہ وہ پنڈت جو مسلمان

ہوئے تھے اونہون نے یہ بہی بیان کیا کہ اور کتابون مین یہ بہی ہی کہ اس دسوین اوتار کی پیدایش کے
مقام کو جو کوئی جاوے تو سمندر اوسکو اوترنا نہ پڑیگا صرف چھوٹے دریا پڑین گے اور کچہ
شک نہین کہ خشکی کی راہ ایران کی جانب سی جو کوئی جاوے تو کعبہ سمندر کے اس پار پڑتا ہی اوس
پار نہین پڑتا اور یہ بہی کہا کہ کسی کتاب مین یہ بہی ہے کہ اوس چلتے کی پیٹہہ پر گنگا پڑے گی سو
کچہہ شک نہین کہ ایران کی راہ جو کوئی جاوے تو گنگا پیٹہہ پر پڑیگی پنڈت لوگ کہتے ہین کہ وہ
دسوان اوتار سنبہل مرادآباد مین پیدا ہوگا گنگا بشن پنڈت کے گہر سے اور سنبہل مرادآباد کو جو
کوئی جاوے تو اوسکی پیٹہہ پر بہی گنگوتری پڑتی ہے اور گنگا سے مراد یہان گنگوتری ہے
سو جواب اوسکا یہ ہی کہ اگرچہ دریا ایک ہی مگر جہان سے نام اوس گنگوتری کا گنگا پڑا ہی وہ سنبہل
مرادآباد کو جاتی ہوئی پیٹہہ پر نہین پڑتا اور کعبہ شریف کو جاتے ہوئے گنگوتری اور گنگا
پیٹہہ پر پڑتی ہے اور سنبہل مرادآباد مین کوئی بہتی دست آور اور گوڑی رگڑ کا چشمہ نہین ہے
جسکا ذکر دوسرے پرانون مین ہی اور مکہ مین سناء مکی ہی اور گوڑی رگڑ کا چشمہ زمزم ہی کہ حضرت
جبرئیل نے جہان پاؤن رگڑا تہا وہان چشمہ زمزم کا نکلا اور مہا بہارت کے اوپرب دوم مین
بسوامتر کا اور راجہ بہوج کا زمانہ ایک لکہا ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ بسوامتر وہ ہی جو ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا کیونکہ راجہ بہوج نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اپنی آنکہہ سے
دیکہا اور ایمان لایا معلوم ہوا کہ مہا بہارت مین موجب دہرم مین جہان لکہا ہی کہ بسوامتر کی دعا سے
چاند کا ایک حصہ گر پڑا اور پہر مل گیا یہ معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جسکو بسوامتر کے نام
سے لکہدیا ہی مولوی صاحب کا بیان ہی کہ شیخ امید علی جو موضع کولدوا ماری ضلع اعظم گڈہ
کے رہنے والے تھے اونہون نے کہا کہ مین فتح خان تحصیلدار ضلع اعظم گڈہ کے یہان طالب علمی
کرتا رہا اونہون نے اپنی کتبخانہ کی نگہبانی میرے حوالہ کی تہی مینے ایک روز اونکی کتابون کو
دیکہا تو اوسمین سے راجہ بہوج کے روزنامچہ کا ترجمہ جو فیضی نے لکہا تہا وہ بہی نکل آیا اوسیکو
مینے جب پڑہا تو اوسمین ایک روز کے ذکر مین چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا احوال بہی لکہا تہا
وہ اصل پوتہی کا ترجمہ تہا اور مولوی حسن رضا خان جو موضع سہسی ضلع بستی کے رہنے والے
ہین وہ مجہسے کہتے تہے کہ راجہ بہوج دو ہین ایک راجہ بہوج اول ایک دوسرے ہین وہ دوسرے
راجہ بہوج کی اولاد مین ہون وہ شہر دہار کا رہنے والا ہی اور وہان کا راجہ تہا ایک روز
اپنے کوٹہے پر بیٹہا ہوا تہا رات کو اوسنے اپنی آنکہون سے دیکہا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا

اونہی برہمنون کو جمع کیا برہمنون نے خبر دی کہ کوئی شخص ملک عرب مین پیدا ہوئے ہین اونکا یہ معجزہ ہے
راجہ نے ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا کہ کوئی شخص ہمارے پاس بہیجدیجیے کہ آپکے
دین کی باتین ہمین سکہلاوے آپ نے کسی صحابی کو بہیجدیا اونہون نے اوسکو مسلمان کیا اور نام اوس راجہ
کا عبداللہ رکہا اور جب وہ مسلمان ہوا سب لوگون نے اوسکو راج سے اوٹہادیا اور اوسکے بھائی کو
راجہ بنایا اور وہ صحابی جو آئے تہے وہ بہی اوسی شہر مین مرگئے جہان راجہ کی قبر ہے وہان انکی
بہی قبر ہے تمام ہوا بیان مولوی صیف اللہ صاحب کا **اب ہنود کی کتابون سے یہ بیان ہی
کہ ایک اللہ رو حولنکا اور بدلنکا اور زمانیکا اور ہر چیز کا اکیلا بنانیوالا ہی** تیتری اوپنکہد
مین ہی کہ آفتاب کی پیدائش کے پہلی زمانہ نتہا آفتاب کی پیدائش کے بعد زمانہ ہی تیتری اوپنکہد ججر بید
مین ہی کہ بید کی سرتی ہی یعنے بید کا قول ہے کہ بعضے بیوقوف آفتاب کو برہم سمجہتے ہین یعنی خدا سمجہتے ہین
اسلیئے سمجہاتا ہون کہ سب سی پہلے فقط برہم یعنے اللہ تہا اوسوقت نہ پورب تہا نہ پچہم نہ اونچائی
تہی نہ نیچائی جو کچہ تہا فقط اللہ ہی تہا اسی طرح جب قیامت ہوگی اور سب فنا ہو جاوینگے وہ
اپنی اصلی حالت پر رہیگا جب وہ اکیلا رہتا ہی کچہ اوداس نہین رہتا اتہربن بید مین ہی کہ وہ آتما
سبسی اور ہر قدیم سے بڑہ کر قدیم ہے اوس قدیم سے سب چیزین ظاہر ہوتی ہین اتہربن بید کے
صفحہ ۲۷۹ مین ہی کہ سب سے پہلے جو تہا نہ اندہیرا تہا نہ نور تہا اور جو کچہ تہا وہی تہا اوسکی خواہش
سے تمام آسمان سے زمین تک اور برہما سے چیونٹی تک مخلوق ہوئے **فائدہ** یہان نارائن
اللہ کا نام ہے اور بعضی جگہ نارائن ایک دیوتا کا نام ہے اور یہ جو ججر بید سے نقل کیا ہی کہ پرم آتما
یعنی اللہ تعالیٰ اور جیو آتما یعنی روح دونون قدیم ہین اسکے یہ معنی ہین کہ روح اگرچہ پہلے نہ تھی
اللہ نے بنائی لیکن اور چیزون کی بہ نسبت قدیم ہے پہر اسکے بعد لکہا ہی کہ پرم آتما یعنی اللہ تعالیٰ
کل کا جاننے والا ہے اور جیو آتما جز کا جاننے والا ہی پرم آتما صاحب اختیار ہے اور جیو آتما صاحب اختیار
نہین ہی اور جابجا ہنود کی کتابون سے ثابت ہی کہ فرشتہ اور انسان اور جن اور جانورون کے
پیدا ہونیسے پہلے برہما کے چار منہ سے چار بید نکلے پروردگار فرماتا ہی کہ میرے مہربانی سے چار منہ
والا پیدا ہوا اور مہابھارت فصل راج دہرم پرب بارہوین مین ہی کہ اعتقاد بید کا یہ ہی کہ ذات
بھگوان کی تین صفتین ہین اول اوسنے اس صفت سے ظہور کیا کہ جہان کو نیست سے ہست کردیا
دوسرے صفت قیوم کی ہی کہ اپنی بنائی ہوئی چیزون کو تھامے ہوئے ہی تیسری صفت قہاری
کی ہی کہ جو کچہہ پیدا ہوتا ہی پہر فنا ہو جاتا ہے ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ ہنود جو کہتے ہین

کہ پیدائش کا اوّل اور آخر نہین ہی یہ بات اپنی کتابون کے برخلاف کہتی ہین اور سانکہ شاستری لوگ جو کہتی ہین
کہ معاذ اللہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہی وہ لوگ بہی بیدون کے برخلاف ہین بید بیاس جی سنت انکہید
یجر بید مین فرماتے ہین کہ بعضی نادان دانائی کا دعویٰ کر کے کہتی ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہی
بعضے کہتی ہین کہ اتفاق سے یعنی اچانک پیدا ہوا ہی یہ دونو غلط سمجھتی ہین **بیان تقدیر کا**
سوط اللہ الجبار مین ہی کہ بیدانتی لوگ تقدیر کے قائل ہین کیون انکہید اتھربن بید مین ہی کہ اوس نور
پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہی آگ نے کہا کہ مَین سب کو جلاتی ہون اوسنے کہا کہ اس گھاس کے
انبار کو جلا کہ تیری قوّت پر علم ہو آگ نے تا بمقدور پہ مارے دہوان بھی نہ نکلا پہر ہَوا کے موکل سے
کہا کہ اس گھاس کو اوڑا ہَوا نے مقدور بہر سعی کی آخر عاجز ہوئی آخر کار اندر کو یہ ظاہر ہوا کہ وہ نور
برہم تھا یعنی اللہ تعالیٰ تھا اور دیوتا جو اس غرور مین تھے کہ ہمنے فتح اسرون پر پائی اونکو بتانے آیا تھا
کہ کرنیوالا ہر کام کا مَین ہون دوسرا کوئی نہین تم کس بات پر غرور کرتے ہو اور اپنی طرف نسبت
دیتے ہو تیسرے انیکہید یجر بید کا قول ہے کہ جو سب کا پیدا کرنیوالا ہے وہ بہوت آتما سے یعنی رُوح
حیوانی سے کام کراتا ہے کرشن گیتا ادہیایہ پنجم مین ہی کہ برہم کا یعنی اللہ تعالیٰ کا جاننے والا دیکہتا
اور سنتا ہی اور چہوتا ہے اور چکہتا ہے اور کہڑا ہوتا ہی اور سانس لیتا ہے مگر سمجھتا ہی کہ مَین کرنیوالا
کسی کام کا نہین ہون اور بشسٹ جی کی تقریر کیا خوب ہی جو تیسرے ست پرکرن مین ہی **سوال**
راجہ رام چندر جی مہاراج جب اللہ تعالیٰ ظاہر ہے تو عقلمند لوگ اُسکے ثابت کرنے مین دلیل
کے کیون محتاج ہوتے ہین **جواب** پرکرت اور اودیا ایک درخت ہی اور اوسکی جڑ دل ہے اور
اُسکے بیج حواس اور وہ ہوا جو اس درخت کو ہلاتی ہے وہ اللہ ہی دل صاحب دل کا جواہرات
کا ڈبہ ہی ڈبّے مین جواہرات کا بہرنیوالا اللہ ہی اور وہ شخص سب باتون مین کامل ہے جو جواہر کے
بھرنیوالے کو اور پیتے کے ہلانیوالے کو دیکہتا ہے اور اپنے کامون کو اپنے سے نسبت نہین کرتا اور
ہلانے والے سی جانتا ہے آورن پرب مہابھارت مین لکہا ہی کہ سب عبادتون کی اصل ہی کہ اللہ
کی رضا پر راضی رہے اور اسی پرب مین ہی کہ دروپدی راجہ جدہشتر سے کہنے لگے کہ جو کوئی کہے کہ یہ
مینے کیا ہا یہ مَین کرتا ہون یہ بات غلط ہے بلکہ سب کچھہ اللہ ہی کرتا ہے جدہشتر نے کہا کہ اے
دروپدی تو سچ کہتی ہے اور جو کوئی بید پڑہ کر بات کہیگا تیرے باتین ویسی ہی ہین —
مہابھارت فصل ۳ پرب ۱۲ سانت پرب مین ہی کوئی شخص آپ سے کوئی کام نہین کر سکتا
جو کچھہ تقدیر مین ہی بدل نہین سکتا اور بل اور اندر کے قصّے مین ہے کہ تو کامون کو اپنی

طرف نسبت دیتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانہ کام مینے کیا یہ غلط ہی جسنے آدمی کو پیدا کیا ہی اُسنے اُس کے
کاموں کو بھی پیدا کیا ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کوئی کام نہین آتا سب کامون کا کرنیوالا اللہ
ہے مہابھارت فصل [illegible] دہرم مین ہی کہ اسجگہ نہ عقل کا دخل ہے نہ سعی کا جو کچھ مقدر ہے وہی
پیش آتا ہی اور بن پرب مین ہی کہ بندہ اللہ کیطرف سے تقدیر سے راضی ہی نیکی اور بدی جو کچھ
ہے اوسی کی طرف سے جانے اور جبر بید کے انیکھت برہ داران مین ہی کہ وہی پیدا کرنیوالا خیر اور شر کا
ہے اور خیر اور شر سے اُسکا کیا نقصان ہی اور اودم پرب مین ہے کہ بیاس نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالی
نے مقدر کیا ہے اور کوئی دوسرا اُسکو بدل نہین سکتا اور شتی مین ہی کہ مرد نیکی اور بدی کے کام
اپنے ہاتھ سے اختیار نہین رکھتا لکڑی کی تصویر کے طرح پر ہی کہ دوسرا اوسکو نچاتا ہی اور شانت
پرب فصل [illegible] مین ہی کہ نارد نے سکھدیو سے کہا کہ ایک شخص بڑھاپے تک پہنچتا ہے اور
ہمیشہ خوش رہتا ہی اور دوسرا کم آزاری اور محنت مین عمر کاٹتا ہی ایک شخص ایک جگہ رہا اور
دل کی مراد پائی دوسرا تمام جہان مین پھرا اور نہ پایا اور یہ سب تقدیر سے ہی بعضے پیدا ہوتے
ہی مرجاتے ہین اور ایک ان سے بہت سے گر کے پیدا ہوتے ہین بعضونکی عمر لمبی ہوتی ہے
بعضے جلد مرجاتے ہین یہ کیون ہوتا ہی اگر کہین کہ ساعت کے باعث سے ہے تو اسی ساعت مین
کتنے ہزار پیدا ہوتے ہین بعضے دولت والے ہوجاتے ہین بعضے محتاج رہتے ہین اگر کہوگے کہ جو کچھ
ہے تدبیر سے ہے پھر آدمی کیون بیمار ہوتا ہی اور طبیب کیون مرجاتے ہین اور جنگلی جانور ہرگز محتاج
طبیب کے نہین ہوتے ہین آدمی سب ایک طرح پر پیدا ہوئے ہین بعضے پالکی پر سوار ہوتے ہین
بعضے پالکی کو کندھے پر اُٹھاتے ہین بعضے گھوڑون پر سوار ہوتے ہین بعضے جلو مین چلتے ہین
ایک کو کتنی خوبصورت عورتین ملتی ہین ایک کو بدصورت لونڈی بھی نہین ملتی اے سکھدیو یہ سب
کارخانہ اللہ کی حکمت کا ہی یہان تدبیر کا کچھ دخل نہین جو کچھ مقدر مین ہی پیدا نہین جاتا اگر
تدبیر سے کام چلتا کوئی شخص محنت نہ اوٹھاتا مہابھارت فصل [illegible] انت پرب مین ہے
کہ برہماجی نے اندر کو نصیحت کی کہ اگر تو بل سے ملاقات کرے تو اوسکے قتل سے بچ بلکہ اوسکی
باتین جو سچی ہین سنیو اور اوس سے پوچھیو اندر اوس سے ملا اور برہما کے فرمانے کے موافق باتین
اوس سے پوچھین بل نے کہا کہ جسنے آدم کو پیدا کیا ہی اوسنے اوسکے کام بھی پیدا کیے ہین مجھکو
اور تجھکو کچھ اختیار نہین ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کچھ کام نہین آتا کرنیوالا سب کاموں کا
اللہ ہی ہی دہرم پرب مین لکھا ہی کہ بھیکم پتامہ نے جدہشتر سے کہا کہ سب کام اللہ تعالی کرتا ہے

اور توفقط بہانہ ہی اور کین اپنکہد اتہربن بید مین لکہا ہی کہ پیدا کرنیوالے کی صفت اوسکی بنائی ہوئی چیزون سے معلوم
ہو سکے یہ محال ہے اور کہی اپنکہد اتہربن بید مین ہی کہ پرم آتما کی یعنی اللہ کی تعریف نہین ہو سکتی ہو بٹ
جاوے آپ معلوم کرے وہ دیکہا ہوا نہین ہے جو دیکہی ہوئی چیزون سے بیان کیا جاوے
اندیشہ وہانتک نہین پہونچ سکتا کرشن گیتا ادہیا نوین مین بشست کا قول لکہا ہی کہ آدمی اپنے
خالق کی صفتون کو نہین گہیر سکتا جیسے تصویر اپنے بنانے والی کی ارادی کو نہین پا سکتی آتما اپنکہد
اتہربن بید مین ہی کہ اوسکی قدرت بیحد اور بے کنار ہی آرائش محفل مین ہی کہ راجہ جنمی جی جو راجہ
پریکہیت کا بیٹا تہا اوسنے بیاس دیوجی سے پوچہا کہ میرے بزرگ اسقدر دانا اور بینا تہے کہ غیب کے
بہید اونپر کہلے تہی اور یہ ایک لڑکا بہی جانتا ہی کہ دنیا مین ہمیشہ جینا نہین پہر ایسی لڑائیان
کیون لڑے کہ ہزارون بہائی بند قتل ہوئے بیاس دیو نے کہا کہ اللہ کا ارادہ یونہین تہا کہ یہ
کام انکے ہاتہون سے ہووین پہر راجہ نے کہا پہر تدارک اوسکا کیون نکیا بیاس دیو بولا کہ کسکی
قدرت ہی کہ اللہ کی لکہی ہوئی تقدیر کو پہیرے اور کسکی مجال ہے کہ اوس سے بچے **ذکر فرشتونکا
اور عنصری دیوتاؤنکا** مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اوپر ہو چکا کہ اون
زمانے مین فرشتونکو بہی دیوتا بولتے تہے اور جو لوگ آگ اور نور سے ملا کر اللہ نے اونکو بنایا تہا وہ بہی
دیوتا کہلاتے تہے اور اون کی اولاد بہی ہوتی تہی تو وہ ایک قسم کے جن ہین اب سمجہنا چاہیئے کہ جہان جہان
ہندوؤن کی کتاب مین دیوتاؤن کے بُری فعل لکہے ہین وہان فرشتون کا ذکر نہین ہے وہان
انہین دیوتاؤن کا ذکر ہے جو جنون کے قسم مین سے تہی اور جہان دیوتاؤنمین فرشتون کے سے
خواص لکہے ہین وہان فرشتون کا ذکر ہے اظہر مبین مین ہی کہ ادہیای ۸۸ بہاگوت اسکندہ دوم
مین لکہا ہی کہ شیو اور برہما اور بشن تینون دیوتا پار برہم کا یعنی اللہ تعالی کا انش ہین برہما
رجوگن روپ ہین بشن ستوگن شیو تموگن سروپ ہین اور پرہما نرنکار ان سے پرے ہے
فائدہ یعنی یہ تین فرشتے اللہ تعالی کی تین صفتون کا نمونہ ہین اللہ کی صفت ہے
خلق کا پیدا کرنا اسکا نمونہ برہما ہین کہ اللہ کے حکم سے چیزون کو بناتے ہین اللہ کی صفت
ہے کہ وہ سبکو تہامے ہوئے ہے اس صفت کا نمونہ بشن مین ہے تیسری صفت ہی فنا کرنا
اسکا نمونہ شیو مین ہی اور پرہما نرنکار یعنی اللہ تعالی انسے پرے ہی یعنی ان فرشتون کو کوئی
اللہ نہ سمجہے یہ اوسکے صفتون کے نمونے ہین اوسکے حکم سے کام کرتے ہین بعضی کتابون مین شیو
کی جگہ مہیش کا نام ہی شاید اس سے مراد ملک الموت علیہ السلام ہین شاید انکو شیو بہی کہتی ہین

اور یہی نام بعضے دیوتاؤن کے بھی ہین جو ایک قسم کے جن ہین ہنود کی معتبر کتابون مین سرستی اور کشب
اور شمست کو بیٹی بیٹا برہما کا لکھا ہی یہ برہما اور سکے اور برہما فرشتہ اوسے اور برب مہابھارت مین
ہے کہ راجہ ججاٹ نے اپنے بیٹے لشن سے کہا کہ تونے میرا کہنا نہ مانا مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری
نسل عالم مین نہ رہے یہ لشن فرشتہ نہین ہے یہ راجہ ججاٹ کا بیٹا ہے پدم پران مین ایک قصہ لکھا
ہے کہ لشن سے ایک بڑا فعل ہوا اوس عورت کی بددعا سے لشن پتھر بن گیا جسکو سالک رام کہتے
ہین عقل سے خوب ظاہر ہی کہ یہان لشن کسی دیو کا نام ہی گو لنگ ابنکہدر کہہ بید مین اوس شخص کا
بیان ہی جو بدن سے جدا ہوتا ہی اسکو برہما رہبر ہوکر الٰہی راہ سے لیجاتا ہی پہلے آگ کے دیوتا کی
گہر مین دوسرے ہوا کے دیوتا کے گہر مین تیسرے پانی کے دیوتا کے گہر مین چوتھے سورج
کے عالم مین پانچوین اندر کے عالم مین چھٹے پرجاپت کے گہر مین ساتوین برہما کے عالم مین
پہنچتا ہے درمیان مین ان ساتون مقام کے ایک گھاٹی ہے اوسمین خواہش اور غصہ اور حرص
اور ڈاہ اور بیر اور غرور اور شہوت بہرا رہتا ہی اوسکے کنارون پر ریاضت کے دو دیوتا رہنے
کو مقرر ہین کہ کوئی پار ہونے پاوے جو کوئی ریاضت کرے وہ پار ہوجاتا ہی اسکے آگے ایک
ندی ہی اوسمین جو نہاوے جوان ہوجاتا ہی پہر ایک درخت ہی تمام قسم کے میوے اسکی پہل مین
پہر ایک شہر ہے نہایت کشادہ اسکے درمیان مین ایک مکان ہی اسکا نام ہی اپراجیت یعنی
اسپر کوئی فتح نہین پاسکتا اسکے دو دربان ہین ایک اندر جو سب دیوتاؤن کا بادشاہ ہی
دوسرا پرجاپت تمام خلق کا بادشاہ اوس مکان مین ایک چبوترہ ہے اوسپر ایک تخت بچہا ہی اسکا
نام انتت جوت یعنی بہت روشنی اوس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہی اوسکا نام باستی ہے یعنے
خواہش پیدا کرنیوالی اور وہ نہایت خوبصورت اور شرمیلی ہے اوس عورت کے گرد کثرت
سے اپچہرا یعنی حورین ہین اس مقام مین وہ پہنچتا ہی جسکا دل پاک ہوتا ہی اور برہم سے
یعنے اللہ سے مشغول رہتا ہی اس مقام مین دیوتا فرشتون کو کہا ہی آگ کے اور ہوا کے اور
جگہ جگہ کے فرشتون کا ذکر کیا ہی اندر یہان بہشت کے دربانون کو کہا ہی اور بہاگوت کی سولہ
ادہیا سے اور یہی ہنود کی کتابون سے ظاہر ہے کہ اندر مینہ کے برسانے پر اور اوگنی چیزون کے
اوگانے پر مقرر ہین اسجگہ اندر کسی فرشتے کا نام ہی جو اللہ کے حکم سے مینہ وغیرہ کی تیاری
کرتے ہین ظاہرا یہ خطاب میکائیل علیہ السلام کا ہی اور بہت جگہ اندر دیوؤن کا نام ہوتا ہی
مہابھارت مین ہی کہ ارجن اندر کا بیٹا ہے یہ اندر ارجن کا باپ ہی فرشتہ نہین ۔

جوگ شبست کے تیسرے پراس مین لکہا ہی کہ راجہ اندر گوتم کی بی بی پر ایسا عاشق ہوا کہ بادشاہی کامون
کے بندوبست سے بہی غافل ہو گیا ایک دن گوتم باہر گیا تہا وہ گوتم کی شکل بنکے گہر مین گہس گیا
جب گوتم آیا تو اندر بلّی کی صورت بنگیا یہ اندر کوئی بادشاہ جنون کا تہا فصل موجہہ دہرم مہابہارت
مین لکہا ہی کہ جب اندر نے دو برہمنون کو مارا تو اوسکا لشکر اوس سے جدا ہو گیا اور اندر ایک تالاب
مین چہپ رہا پہر ایک اور اندر کو تخت پر بیٹہایا وہ پہلے اندر کی بیوی پر عاشق ہوا تو وہ بہی معزول
ہوا پہر دیوتا اور رکہیشر لشن کے پاس گئے کہ اندر اول کا قصور معاف ہو جاوے اونہون نے فرمایا
اسمید جگ کرو آخر اوسنے جگ کیا اور پہر تخت پر بیٹہایا گیا دیکہو یہان دو بادشاہون کا نام اندر
تہا انکے نام کے بہت لوگ ہوتے ہین انیکہہ یجر بید مین ہی کہ بربیست دیوتاؤن کا گرو ہی اوسنے اپنی
صورت زہرہ کی بنائی اور اسرونکو علم اودیا کی یعنی جہل کی تربیت کی اور اسرونکو سچ کو جہوٹ اور
جہوٹ کو سچ سمجہایا غرض کہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوئے یہ بربیست گمراہ کرنیوالے دیوتاؤن
مین سے ہے فرشتہ نہین ہی پر ہدارن انیکہہ یجر بید مین لکہا ہے کہ جو صورت انسانون کی
دیوتاؤنکی خدمت کیا کرتی ہین اور ان سے ڈرتے رہا کرتے ہین اور طرح طرح پر تمام جانورونکی وضع
سے دیوتاؤنکی خدمت کرتے ہین جسطرح سے آدمی جانورون کی خدمت سے کبہی شکرگزار نہین
ہوتا اور کبہی اونکی خدمت سے خوش ہو کر اونکی جان او جسم پر رحم نہین کرتا بلکہ اونکی اور اونکی
اولاد کے گوشت پوست پر دل لگائے رہتا ہی اور اونکی ہڈی اور ناخن اور بال اور چربی
اور چہلی سب چیز پر تصرف کرتا ہی دیوتا بہی کبہی آدمیونکی خدمتگزاری سے خوش نہین ہوتے
اور جسطرح سے آدمی جانورون کو ناقص العقل سمجہتے ہین اوسیطرح دیوتا پوجاریونکو بیوقوف
اور الّو سمجہتے ہین دیوتا کبہی ایسی آدمیونکو راہ نیک نہ بتادینگے کیونکہ جب راہ حقیقت کو
پاوینگی اونکی خدمت نادانون کیطرح کیونکر کرینگے اپنی ہرج اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکہتا
اور جال مین پہنسے ہوئی شکار کو صیاد اپنی خوشی سے کب چہوڑیگا پس دیوتا ایسی خدمتگارون
کو جو غلامون سے زیادہ ہون وہ راہ کیونکر بتادینگے جس سے یہ آزاد ہو جاوین اور اللہ
کے پہچاننے والے اور اللہ کے پہونچنے والے ہو جاوین اور اون سے اپنی تئین اشرف خیال کرین
بلکہ ہمیشہ اس فکر مین رہتے ہین کہ اون جانور کی خصلت والونکو کوئی اللہ کے پہچاننے کی
راہ نہ بتاوے اور ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوے اور بید او شاستر سے واقف نہ کردے
اسجگہ دیوتا فرشتونکو ہرگز نہین کہا ہی او نہین جن اور دیؤون کو کہا ہی جو خلق کو گمراہ

کرتے ہین اَللہ کیطرف سے غافل کر کے اپنے تیئن پجواتے ہین **بیان معنی اوتار کا** ہندؤنکی معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ اوتار کا لفظ اوس جگہ بولاجاتا تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کا نمونہ ہو جدہشتر کو لکھا ہی کہ اوتار دھرم کا ہی یعنے بڑا دیندار ہے درجودہن کو لکھا ہی کہ کلجگ کا اوتار ہے یعنی فسادی ہی رکمنی کو سیتا کا اوتار لکھا ہی یعنے بہت خوبصورت اور پاکدامن اور شوہر کے ساتھ موافقت مین جانکی سے بہت مشابہ ہی بھاگوت کی ادہیای اوّل مین لکھا ہے کہ جنکو لوگ اوتار کہتے ہین یہ اوتار اوس شخص کے ہین جو چھیر سمندر مین سورہے تہے اور وہ دیوتاؤنمین سے ایک دیوتا ہین جنکا نام بشن ہی سانت پربا مہابھارت مین لکھا ہی کہ دانو لوگ دیوؤن پر ظلم بہت کرتے تھے بشن نے باراہ کی شکل بنکر دانوون اور دیتون کو ہلاک کیا مہابھارت کی بن پربا تیسری فصل مین ہے کہ اندر نے کہا کہ ارجن میرا بیٹا ہے اور نر نارائن کہ بدری پہاڑ مین تھے اور بہت دن وہان اَللہ کی بندگی کرتے تہے سو نر ارجن ہی اور نارائن کشن مین مہابھارت فصل موجبہ دہرم مین ہی کہ ست جگ مین دہرم کے چار بیٹے پیدا ہوئے نر اور نارائن اور ہر اور کشن سو نر اور نارائن براگ مین عبادت مین مشغول ہوئے اور محنت سے ایسی دبلے ہوئی کہ رگین دکہائی دینے لگین مہابھارت کی آدپرب مین ہی کہ کرشن اوتار نرائن کا ہی کہ اوسکو بشن بہی کہتے ہین وہ بیس میر ہو سے پیدا ہوا جوگ بششت چھٹا بزبان پرکرت مین لکھا ہی کہ اَللہ تعالیٰ کی حکمت مین ظاہر ہوتا ایک اوتار کا ضرور ہوا سو دو صورتین بشن کی ظاہر ہوئین ایک پانڈ کے گھر مین اوسکا نام ارجن ہوا دوسرا بس دیو کے گھر مین اوسکا نام کرشن ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ ارجن بہی اوتار ہے فصل موجبہ دہرم سانت پرب مہابھارت مین ہی کہ جدہشتر نے کرشن کیطرف اشارہ کر کے بہیکم پتامہ سے کہا کہ بشن شاید یہی شخص ہے اونے کہا کہ آٹہوان حصہ اوسکے اوتار کا یہی شخص ہے اور سات حصے اوسکے تمام جہان کے عقلمند لوگ ہین ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ بشن اَللہ کے بندون مین سے ہین اور اوتار کے یہ معنی ہین کہ جن لوگون مین بشن کا نمونہ ہے اونکو اونکا اوتار کہا ہی اور کرشن جی مین بشن کے کمال کا آٹہوان حصہ ہی بن پربا رہوین فصل راج دہرم مہابھارت مین ہی کہ نارد نے راجہ جدہشتر سے کہا کہ کرن عقل مین اور رحم مین تیرے مانند تھا اور لشکر کی نگہبانی مین کرشن کے مانند تھا جو کچھہ ان دونون بھائیون اور کرشن مین تہا وہ اوس اکیلے مین تہا اس سے معلوم ہوا کہ نارد جی نے کرشن جی کو ہرگز خدا نہین سمجہا اسی فصل مین ہی کہ جمدگن کے بیٹے پرس رام سے کرن نے کہا کہ مین برہمن ہون

پرس رام نے اوسکو علم تیر کا سکھایا ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ کرن برہمن نہین تھا معلوم ہوا کہ پرس رام
ہرگز خدا نہین ہے اسی فصل مین ہی کہ رکہیشر ون نے سری کشن کو دعا دے کہ تمہاری قوت باہ زیادہ
ہوے سبھا پرب مہابھارت مین ہی کہ کرشن نے کہا کہ جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کھینچا مین متھرا کو چھوڑ
کر دوارکا مین گیا جدہشتر نے کہا جب تم ایسا شخص اوس سے ڈرتا ہی تو ہم کیا ہین اسی پرب مین ہی کہ
کرشن جی نے کہا کہ لڑائی کے وقت ایک شخص اوگرسین کا بھیجا ہوا تھا اوسنے مجھسے کہا کہ سال نے
دوارکا مین جاکر آپکے باپ بسدیو کو قتل کیا مین نہایت پریشان ہوا اور لشکر کو لڑائی پر چھوڑ کر
دوارکا کی طرف چلا راہ مین سوچا کہ میرا باپ میرے جانیسے زندہ نہین ہوجائیگا مین پھر لوٹا
اور سال سے لڑنا شروع کیا اوسنے جادو سے میرے باپ کی لاش کو زمین پر پھینکدیا جب مینے اوسکو
دیکھا کمان میرے ہاتھ سے گر پڑی اور مین بیہوش ہوگیا **فایدہ** جسکو اوروں کی دعا سے
فائدہ ہو اور وہ اپنی دشمنون سے ڈرے اور جسکو دوسرے کی خبر دینے سے خبر پہونچی اور جو پہلے
چلے اور پھر سوچے کہ میرا جانا بیکار ہے اور جسکے ہاتھ سے کمان چھوٹ پڑے اور بیہوش ہوجاوے
اوسکو خدا سمجھنا عقل والون کا کام نہین ورونہ پرب مین ہی کہ کرشن نے کہا کہ جان میری اور
جان ارجن کی ایک ہی وہ میرے بغیر کچھ نہین اور میرا اوسکے بغیر یہی حال ہے دوسرے پرب مہابھارت
مین ہی کہ بھیکم پتامہ نے پرسرام کو نہایت زخمی کیا اور اوس کے ہاتھ سے کمان پکڑلی اور وہ
بیہوش ہوگیا پرس رام کے بزرگون نے کہا کہ بھیکم کی لڑائی سے تو شرمندہ ہوگا اوس سے مت لڑ
پرس رام کو ہندو لوگ اللہ کا اوتار سمجھتے ہین سو وہ ہرگز نہین تھا بلکہ ایک بندہ عاجز تھا کرن
پرب مہابھارت مین ہی کہ پرس رام جو جمدگن کا بیٹا بھرگ رکھیشر کا پوتا تھا اوس نے بڑے
ریاضت کی اور مہادیو کو راضی کیا مہادیو نے کہا اے پرس رام اپنے تئین پاک کر اور ایسے لیاقت
پیدا کر کہ ہتیارون کا منتر مین تجکو دون پرس رام نے نہایت ریاضت کی **فایدہ** معلوم
ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین مہابھارت مین ہی کہ بعد فتح کے راجہ جدہشتر نے کہا کہ فتح خدا اور
کرشن کی عنایت سے ہوئے تو ارجن جو بڑے دوست اور رفیق کرشن کے تھے اونکو یہ بات
بہت ناگوار ہوے کہ اگر مین مرین تو ہم اور فتح مین نام کرشن کا ہو معلوم ہوا کہ ارجن نے کرشن
کو خدا نہین سمجھا کرن پرب مہابھارت مین ہی کہ راجہ پانڈ سے کہ پانڈون کے لشکر مین تھا
اپنے تئین بھیکم اور ارجن اور کرشن سے کم نہین جانتا تھا معلوم ہوا کہ وہ بھی کرشن کو خدا
نہین جانتا تھا استری پرب مہابھارت مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے کرشن سے کہا کہ ہم آپکا

شکر ادا نہین کرسکتی کرشن جی نے کہا کہ میرے ہاتہہ سے کچہہ نہین ہوا تم اللہ تعالی کا شکر بجالاؤ کہ یہ سب
اوسکا فضل ہے مَین کیا ہون کہ تم میرا احسان مانتی ہو پہر سب لوگ اللہ تعالی کا شکر بجالائے بہاگوت
مین لکہا ہی کہ برہمنون کی عورتین جو کرشن جی کو پوجنی کا ارادہ رکہتی تہین اون سے فرمایا کہ تم مجکو مت
کرو بہر نام مین ہون نند مہر کا ست سیام یعنی مجکو مت پوجو مَین فقط نند کا بیٹا ہون اور نام میرا سیام
ہے جو لوگ برہمنون کی عورتون سے اپنی تئین پجواتے ہین بھلائی نہین پاتے ہین مہابہارت کی
بارہوین پرب سے ثابت ہی کہ سری کرشن جی کو لڑائی مین تلوے مین تیر لگا اس صدمی سی اونکی روح
قالب سے جدا ہوئی ہندو لوگ جن لوگون کو اللہ کا اوتار نہیں جانتے ہین اونکی حق مین بھی لفظ اوتار
کا لکہا ہی مفصل موجہہ ہرم مہابہارت مین لکہا ہی کہ کپل ایک اوتار ہے دردونہ پرب مین لکہا ہے کہ
راجہ پرتبت جو راجہ بین کا بیٹا ہے ایک اوتار ہے بہاگوت کے دوسرے اسکند مین چوبیس اوتارون
کا حال لکہا ہی وہان صاف لکہا ہے کہ برہما نے فرمایا کہ جس شخص کو گیان یعنی پہچان اللہ کی نہین
ہے وہ ان چوبیس اوتارون کا قصہ بیان کیا کرے اور یہان اونکی صورت کا کیا کرے اور یہہ
چوبیس اوتار مین نے اپنی سمجہہ کے موافق بیان کئے ہین نہین تو جو کچہہ مخلوق دیکہائی دیتا ہے یہہ
سب سروپ یعنی قدرت کا ظہور نارائن کا ہی نارد بشن اور برہما اور مہادیو بہی اوتار نارائن کے
ہین کیونکہ نارائن نے اونہین اپنے قوت دی ہی دیکہو صاف فرما دیا کہ اللہ کے قدرت کا ظہور سب شے
مین ہے اسی راہ سی سب اوسکا اوتار ہین اور جو خاص بندے ہین اونکا تصور جمانا نوسکہون کیواسطی ہے
جو اللہ کو اچہے طرح نہین پہچانتے ہین اور جو خوب پہچانتے ہین وہ اوسی ذات پاک مین غرق رہتے
ہین **بیان آواگون کا** مولانا عبد الرحمن چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالی مین جہان
قول مہادیو کا لکہا ہے کہ زمانہ کل جگ کا تمام ہو جائیگا وہان لکہتے ہین کہ مہادیو کے اس قول سے
تناسخ یعنے آواگون والون کا قول رد ہو گیا کیونکہ آواگون کی کہین تمامی نہین ہے اور یہان
زمانہ تمام ہو گیا بعضے اس قوم کے بحث کرنیوالے کم عقلی سے آواگون کے قائل ہین اور بیاس جو اس قوم
کے امام اور پیشوا ہین انہون نے آواگون کو دلیلون سے رد کیا ہی اور رکہیسر بھی اون کے موافق ہین
چنانچہ ترجمہ تینون اشلوک کا مَین لکہتا ہون پہلا اشلوک یہہ ہی کہ جو کتاب بہشت سمنا مین اوتار
یعنی آواگون ثابت کرتا ہے وہ یہ دلیل لاتا ہی کہ جہان مین ایک بادشاہ ہوتا ہی ایک غریب ایک اندہا
ہوتا ہی ایک لنگڑا ایک عاجز ہوتا ہے ایک طاقت والا پس ان باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی
دنیا مین جیسا کام کرتا ہے اوسکے موافق دوسری بار اوتار پاتا ہے تاکہ لوگ اپنا بدلہ پاوین اور

اور اگر یہہ نہو تو اللہ تعالی پر ظلم ثابت ہو جاوے کہ بیگناہ بے تقصیر ایک کو بادشاہ کرتا ہی ایک کو غریب عاجز
کرتا ہی شنکراچارج بیاس کے کلام کو دلیل لاتا ہے اور کہتا ہے کہ اوتار نہین ہے اور جواب دیتا ہے کہ اللہ
تعالی قدرت والا حکمت والا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو نہین دیکھتا کہ بڑہئی ایک درخت کی ایک لکڑی
سے بادشاہ کا تخت اور تابوت کا تختہ اور دروازہ کا تختہ بناتا ہے اور کمہار ایک مٹی سے بادشاہ کا
پیالہ اور فقیر کا پیالہ بناتا ہے پہر اُس لکڑی نے اور اُس مٹی نے کیا نیکی اور بدی کی تہی جسکا بدلہ پایا
کہ وہ بادشاہ کا تخت ہوا اور اِس لکڑی نے کیا بدی کی تھی کہ تابوت کا تختہ اور دروازے کا تختہ ہوا
اور اُس مٹی نے کیا نیکی کی تھی کہ کوزہ بادشاہ کا ہوا اور اِس مٹی نے کیا بدی کی تہی کہ پیالہ فقیر کا ہوا
اور اُس تختہ نے کیا نیکی اور بدی کی تہی جسکا بدلہ پایا اور یہ بہی کہتا ہے کہ اول پیدایش مین جب کوئی
موجود نتہا لوگون نے کیا نیکیان بدیان کی تہین کہ ایک انسان ہوا اور ایک فرشتہ ایک جانور اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آواگون اپنی عقل سے کہتے ہین اُنکو کچہہ خبر نہین ہے دوسرا اشلوک کتاب کمانجال مین
اوتنان چارج جمن کی بات کو رد کرتا ہے جمن کہتا ہے کہ ہم پیدا ہونا نہین مانتے روح ہمیشہ سے ہی
اوسکو کسی نے پیدا نہین کیا ہے خود بخود آتی ہے اور جاتی ہے اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ تو بولتا ہے مخلوق آتما اور پرم آتما سو مراد آتما سے روح ہی اور پرم آتما سے مراد خدای
قدیم ہے اور تو کہتا ہی کہ جہان مین جو چیز ہے ظاہر مین ایک چیز سے پیدا ہوتی ہے اور ہمکو اور تمکو یہہ
قدرت نہین ہی کہ تمام جہان کو یا اپنے تئین پیدا کرین اور اگر تو کہے کہ ہر چیز خود بخود پیدا ہوتی ہے
یہہ بہی غلط ہی کیونکہ اگر خود بخود پیدا ہوتی کسی چیز کا حال بدل نجاتا ہر چیز اپنے تئین قائم رکھتی
اور فنا نہوتی اور جب اوسکا حال بدلتا ہی اور فنا ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ایک پیدا کرنیوالا ہی کہ جو سبکو
پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اگر تو کہے کہ ہر چیز کا بدلنا زمانے کی تاثیر سے ہی ہم کہتے ہین کہ جو شخص کہ
پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اُسکو علم اور قدرت چاہیئے اگر زمانہ مین یہ بات نہین ہے تو وہ پیدا
کرنیوالا کیون ہوگا اور اگر ہے تو تو نے نام مین غلطی کی ہے ہم اوسی کو پیدا کرنیوالا کہتے ہین جسکو
تو زمانہ کہتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ اوتار نہین ہے اشلوک تیسرا قول جاپال کہیسر اور بیاس کا
بیدانت مین تیسرے جزن مین پایا جاتا ہے اور جمن اور گوتم کا رد کرتا ہے یہہ لوگ آواگون والے
مین اوتار ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بدلا نیکی اور بدی کا دنیا مین ہوتا ہی اس وہم سے انہون نے
مذہب آواگون کا اختیار کیا ہی اور جیپال اور بیاس کہتے ہین کہ انہون نے غلط سمجہا ہے بدلا
نیکی اور بدی کا سرگ اور نرگ ہی یعنے بہشت اور دوزخ جب اللہ نیکی اور بدی کا وہان پاوے گا

تو اس جہان مین اُس رُوح کو دوسرے قالب مین آنا کسو سطح سے ہوگا یقین ہے کہ نیکی اور بدی کا بدلا پانا بہشت
اور دوزخ مین ہی جب ہان بدلا پایا تجم موقوف ہوگیا اور بے تجم کوئی چیز نہین اوگتی ان باتون مین
آواگون کو خورد کیا ہی اور اونکی قوم مین بیاس اور جیپال مجتہد بھی تھے اور اللہ کی راہ کے چلنے والے
بھی تھے تمام ہوا کلام مولانا عبد الرحمن چشتی کا **فائدہ** جو کوئی آواگون والا یون کہے کہ بدلہ نیکی
اور بدی کا فقط دنیا ہین ہی ہے بہشت اور دوزخ کچھہ نہین ہے وہ بیشک کافر ہی اور جو کوئی کہے کہ آواگون بھی
ہے اور پہر قیامت مین بہی بدلا ملیگا تو یہ بات ہو سکتی ہے مرزا مظہر صاحب نے اپنے مکتوب مین لکھا ہی
کہ آواگون کے عقیدے سے کفر نہین لازم آتا ہے جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مکتوب
مین لکھا ہی کہ تناسخ کے یعنی آواگون کے ثابت کرنیکی دلیلین کہی ہین اور اُسکے انکار کرنیکی دلیلین
بہی کہی ہین **فائدہ** قرآن اور حدیث مین آواگون کا کہین بیان نہین ہے اور صاف صاف
انکار بہی نہین ہے اسکی حقیقت اللہ ہی جانے **بیان جہاد کا** جاپال اُپنکہد اتہربن بید مین ہے
کہ چہتری کا کام ہے سلیشر باندھنا اُنکو واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہوا وس سے سنمکہہ ہو کر جدکرے
اور رہتی اور حق کو کسی حال مین ہات سی نہ دے اس حالت مین جو زخم اوٹھائے یا جان سی مارا جاوی
سبب نجات کا ہی کرشن گیتا کے دوسرے ادہیا مین ہی کہ جب ارجن الفت اور شفقت سی چشم نم ہوا
کرشن نے کہا کہ کدورت سے کمبختون کی یہ حالت ہوتی ہی ایسی سمجھہ سے نہ بیکنٹہہ ملتا ہی نہ ایمان
ہوتا ہی اگر اپنے دہرم کو نگاہ کرے وقت جنگ کے میدان مین پیٹھہ دکھانا بیجا ہے اس وقت تجھی
بہشت بے طلب ملتی ہے غنیمت سمجھہ اس فعل سے تنزل نہ ہوگا اور نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سے
آزاد ہوگا اور مہابھارت پرب بارہوین مین حال مرتھہ کا لکھا ہے کہ ہوا سے دیوتون نے فریاد
کی اور کہا کہ نام اوسکا مرتھہ ہے اللہ کے حکم سے تجھکو زمین مین حکومت کرنا چاہیئے کہ تو ظالمون
کے شر کو دفع کرے اور خلق کو اللہ تعالی کی تابعداری کی راہ بتاوے اور جو کوئی اوسکے کہنے سی
منھہ موڑے تو اسکا سر تن سے اُتارے اوسی پرب مین ہی کہ راجہ بھرتھہ کے باپ نے جب خدائی کا دعوی
کیا اپنی تصویرین بنا کر لوگون کو دیدین کہ ان مورتون کو وہ پوجین ایک مدت کے بعد راجہ
بھرتھہ حاکم ہوا اوسنے تمام خلق کو اللہ کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اسبات کو نہ مانتا تھا
اُسکو وہ قتل کرتا تھا اور فرما دیا کہ اون تصویرون کو جہان پاوین توڑ ڈالین اور جلاوین
مہابھارت کے سانت پرب وو ازدہم مین لکھا ہی کہ راجہ بھرتھہ کو اللہ تعالی نے حکم عام دیا
کہ لوگون کو میرے پوجنے کیلئے بلاؤ اور جو نمانے اُسے قتل کرا ور شنکر اچارج جو بکرماجیت کے بعد

ہوا اُسنے پوتھی مین صاف لکھا ہی کہ توحید یعنی اللہ کا اکیلا ہونا اس بات کے نہ ماننے پر آدمیون کا مار ڈالنا
درست ہے **بیان جانورون کے ذبح کا** مہابھارت مین تیسری فصل سانت پرب ۱۲ مین
لکھا ہی کہ گوشت جانورون کا جنکے قتل کرتے وقت بید پڑہتے رہین وہ پاک ہی جو کوئی اُسکو
کھاوے وہ اُنمین داخل ہے جنہی جانورون کا کہانا چھوڑ دیا اور جن جانور پر بید نہ پڑہا ہو اُس کا
گوشت درست نہین ہی اسرپ اونپکہد رکھہ بید مین ہے کہ جن جانورون کے تالی کے دانت مین
اور اوپر کے نہین وہ خوراک ہین جن جانورون کے دونون طرف کے دانت ہین وہ کہانیوالے
ہین مہابھارت اسمید پرب مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے اسمید جگ کیا تہا اُسکے مہتمم سری کشن جی
تھے اونہون نے بیاس جی کے مشورے سی اور بہی رکھیشرون کے مصلحت سی گھوڑا قتل کیا اور کباب
بھونے اور کھلائے اور مہابھارت کی فصل تیسری پرب ۱۲ مین ہی کہ بھیکم پتامہ نے جانورونکا
مارنا اور اُنکا گوشت کھانا درست کہا ہی بن پرب مہابھارت مین ہی کہ پانڈو لوگ جنگل مین شکار
کرتے تھی اور ہرن اور خرگوش اور دراج وغیرہ کو شکار کرتے تہی اور پرب ۱۲ مہابھارت مین ہی
کہ یہ جو لوگ کہتے مین کہ جانورون کو ایذا دینا منع ہی ایسا نہین ہے جو جانور جگ مین مارا جاتا
ہے وہ جانور صاحب جگ کے ساتھہ سرگ مین جاتا ہے اور اجنبی عورت سے صحبت کرنا اور شراب
کا پینا صاف صاف بید مین حرام ہے مہابھارت پرب اول سے ثابت ہی کہ شراب پینا اول او
برہمنون کے واسطے درست رہا شکر دیوتا نے اُسکو حرام کر دیا اور کہا کہ یہ شراب جو کوئی کہاتا ہی
اوسکی عقل جاتی رہتی ہے بعد اسکے جو برہمن شراب پیئے گا اُسکا کیا سب اکارت جائیگا اور وہ دوزخ
مین جائیگا **بیان نکاح کا** کرشن جی نے میرانند سے نکاح کیا جو راجہ دردی کی بیٹی
تھی اور سورسین جو کرشن کا دادا تھا اُسکی بیٹی سے نکاح کیا اور ارجن نے کرشن کے حکم سے
سبھدرا سے نکاح کیا جو بسدیو کی بیٹی تہی جو ارجن کی مان کنتی کا حقیقی بھائی تھا اور کرشن
کی بیٹی پردمن نے کرشن کے حکم سے رکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور رکم رکمنی کا بھائی تھا اور
رکمنی پردمن کی مان تہی اور ورچہ جو برہما کا بیٹا تھا اوسکی تیرہ بیٹیان کشب کے نکاح مین آئیں
جو مریخ کا بیٹا برہما کا پوتا تھا یعنے چچازادون مین نکاح ہوا مہابھارت کے بارہوین پرب
فصل راج دہرم مین لکھا ہی کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے
اچھی طرح گذران نہ کرے تو بادشاہ شوہر سے کہے کہ اُسکو چھوڑ دے اددم پرب
مہابھارت مین ہی کہ بسوامتر نے گنہور اپنے شاگرد سے کہا کہ آٹھہ سو گھوڑے ایسی

ایسی صفت کی لائق شاگرد نے سونچا اوّل راجہ ججاٹ کے پاس گیا جو جد نیون اور گورون اور پانڈوون کے بڑے پردادا ہین اور کرشن جی اونکی اولاد مین ہین اُسنے عرض کیا راجہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے گہوڑے نہین نہ اتنا خزانہ ہے مگر میری ایک لڑکی خوبصورت ہی اوسکو راجہ ہرجس کے پاس لیجاؤ اور گہوڑے اوس سے لیکر اُسکے بدلے مین اُسکو دیدو گہنور نے یہی کیا راجہ ہرجس کے پاس گیا اور یہ حال کہا راجہ کے طویلہ مین دو سو گہوڑے اسطرح کے تہے راجہ سے اقرار ہوا کہ لڑکی کی عوض دو سو گہوڑے دے جب ایک لڑکا پیدا ہو جاوے تب لڑکی کو پہیر دے راجہ ہرجس اس لڑکی کو نکاح مین لایا اور ایک فرزند کے پیدا ہونیکی بعد اوسکو پہیر دیا گہنور نے دو سو گہوڑے لیکر اور لڑکی کو لیکر راجہ دیوداس کے پاس گیا راجہ دیوداس سے بہی وہی معاملہ ہوا پہر یہی معاملہ راجہ بہوج سے ہوا پہر چہہ سو گہوڑے اور لڑکی کو بسوامتر کے پاس لے گیا بسوامتر نے چہہ سو گہوڑے لے لئے اور باقی دو سو گہوڑون کے بدلے اوس لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا جب ایک لڑکا پیدا ہوا تب لڑکی گہنور کو دی گہنور نے راجہ ججاٹ کے پاس پہنچا دی راجہ نے چاہا کہ کسی راجہ سے اوسکو بیاہ دے لڑکی نے قبول نکیا اور کہا کہ مینے چار شوہر کئے اب مین تنہائی مین بیٹھہ رہونگی اور مہابہارت سے ثابت ہی کہ یہ پرن شوہر کو چاہر دو بیٹی جاوسنی پیدا ہوئی اور خود راجہ ججاٹ بڑے گیانی اور بیددان تہے دیکہو یہ چہوڑ دینا طلاق تہا اور دو سو گہوڑے مہر تہا مہابہارت مین رام اور راون کے قصہ مین لکہا ہی کہ جب راون سیتا سے صحبت کا طلبگار ہوا تب سیتا نے جواب دیا کہ اگر میرا شوہر زندہ نہوتا تب بہی غیر جنس ہونیکے باعث سے میری اور تیری صحبت ٹہیک نہتی چہ جائیکہ رامچندر زندہ ہین اس بیان سے معلوم ہوا کہ اوسوقت ہنود مین بہی شوہر کے مرنے کی بعد دوسرا شوہر کرنا درست تہا اودم پرب مہابہارت مین ہی کہ کنتی نے کرشن سے کہا کہ مین سورسین کے گہر مین پیدا ہوئی اُسنے مجہی راجہ بہوج کو دیا وہان سے مین راجہ پانڈ کے گہر مین پڑہی پراسر جی کا مچہودری سے نکاح ہوا اور بیاس جی اوس سے پیدا ہوئے اور مہابہارت سے ثابت ہی کہ وہی مچہودری راجہ سنتین کے نکاح مین آئی **کاملون کا آسمان پر جانا** مہابہارت پرب تیسرے مین ہی کہ ارجن آسمان اور سرگ مین گئے اور فصل موجہہ دہرم مین ہی کہ ایک برہمن نے تہوڑی فرصت مین تمام ملک اور جہان کی سیر کی اور ایک دفعہ آفتاب مین وطن لیا اور لکہا ہے کہ سکیندپوران نے آکاس کے سیر کی اور چشمہ گنگ کا جو ہوا مین جاری ہے اُسکو طے کیا اور اللہ تعالی تک پہنچا آدیرب مین ہی کہ ایک برہمن تہا گنگم نام اگر ارادہ کرتا تہا آسمان پر جاتا تہا۔

جوگ بشست مین ہی کہ بشست نے کاک بھسنڈ سی کہا کہ اب تمسے رخصت ہوتا ہون اور آسمان کو جاتا ہون کاک بھسنڈ ایک جوجن راہ بشست کے ہمراہ پہنچانے کو گئے یہان سے ہندوؤن کا جواب ہوگیا جو ہمارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کو محال جانتے ہین **ذکر طوفان کا** مہابہارت کے بن پرب مین ہی کہ راجہ منؔ اللہ کی عبادت مین رہتے تہے ایک دن کسی پانی کے کنارے پر نہانے کو تشریف لیگئے ایک مچھلی آئی اُسکا بڑا قصہ لکھا ہے اوسنے کہا کہ بڑی کشتی بناؤ ایک سال کے بعد دنیا مین بڑا طوفان ہوگا راجہ منؔ نے ہر جانور کا ایک جوڑا کشتی مین بیٹھالیا اور پودے درختون کے ساتھ لیئے لیئے سانت پرب فصل دہرم پرب مین ہے کہ راجہ منؔ کی دہ مین جنگلی نسل مین آدمی ہین دیکھو یہہ تہا صاف حضرت نوح علیہ السلام کا ہی کہ بعد طوفان کے پہر اونکے سوا کسی کے نسل باقی نہین رہی اب سب آدمی اونہین کے نسل مین ہین **قصہ راجہ رامچندر جی کا** اس قصہ مین کئی مطلب ہین بہت بڑا مطلب یہ ہے کہ ہندو لوگ دل کی آنکہین کہول کر دیکہین کہ راجہ رامچندر اللہ کے بندے تہے خدائی کی کوئی بات اُنمین نہین تہی کوئی بات جانتے تہے کوئی بات نہین جانتے تھے جو کام اللہ اون کے ہاتہہ سے لیتا تہا وہ کام کرتے تہے اور جو کام اللہ اُن کے ہاتہہ سے نہین لیتا تھا اوس کام مین عاجز تہے ظفر مبین مین ہے کہ مہابھارت درونہ پرب مین لکہا ہے کہ بیاس نے جدہشتر سے کہا کہ ابہمن اگلے راجاؤن سے کیا نسبت رکھتا تھا جب انکو اللہ نے دنیا مین نہین رکھا تو اور کون رہ سکتا ہی اون راجاؤن مین سے راجہ رام ہین جسنے راون کو مارا سوط اللہ الجبار مین مہابہارت سی قصہ رام اور راون کا یون لکہا ہی کہ راون نے نارنج سے کہا کہ تو سونیکے ہرن کی صورت بنجا جب وہ عورت یعنی سیتا تجکو دیکہیگی اپنے خاوند سے کہیگی کہ اس ہرن کو پکڑ لے جب اُس کا خاوند اُس کے پاس سے جاوے گا مین اوس وقت اس عورت کو پکڑ لونگا نارنج ہرن کی صورت بنکر سیتا کے سامنے گیا سیتا نے رامچندر سے کہا کہ اس ہرن کو پکڑ کر مجہے دے رامچندر نے لچھمن کو سیتا کی نگہبانی کے واسطے چہوڑا اور آپ ہرن کے پیچہے روانہ ہوئے ہرن نے فریاد کی اور نام سیتا اور لچھمن کا زبان سے لیا اور فریاد سیتا اور لچھمن کے کان تک پہونچی سیتا نے لچھمن سے کہا کہ اپنے بہائی کی خبر لو لچھمن نے کہا تہوڑا صبر کرو مگر عورتون پر نادانی غالب ہی سیتا نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤگے تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی لچھمن رام چندر کے ڈھونڈہنے کو روانہ ہوئے اوسی وقت راون ایک فقیر کی صورت

بنکر سیتا کے پاس آیا سیتا فقیر جان کر اُسکے پاس کچھہ لیگئی اُسنے کہا کہ مَین لنکا کا راون ہون اور اپنی اصلی صورت دکھا کر فریب کی باتین کین سیتا نے کہا کہ اگر آسمان زمین ہو جاوے اور زمین آسمان ہو جاوے تو بھی یہ نہین ہوتا کہ مَین رامچندر کے سوا کوئی اَور خاوند کرون راون اوس کے بال پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال کر لنکا کی طرف روانہ ہوا اتنے مین لچھمن راجچندر سے ملے راجچندر نے اونکو بہت ملامت کی کہ اس جنگل مین جو دیو اور دیتون سے بھرا ہوا ہے سیتا کو تمنے اکیلا کیون چھوڑ دیا راجچندر کے دل مین پریشانی اور بیقراری پڑی اور دل مین سونچا کہ سیتا پر کچھہ مصیبت پڑے گی جب منزل پر پہونچے سیتا کو نہ دیکھا لچھمن کو جھڑکا اور ہر طرف دیکھا ایک گدہ کو دیکھا اونکو گمان ہوا کہ شاید یہی گدہ لیگیا ہو اوس گدہ نے کہا کہ راون سیتا کو لی گیا اور مین اپنی طاقت بھر اوس سے لڑا اوسنے مجکو تلوار سے مارا اور یہ حال کر دیا جب رام اور لچھمن آگے چلے لبوالنس گندہرپ سے یعنی فرشتے سے ملے فرشتے نے فرمایا کہ مَین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ آگے جو آپ جاتے ہین وہان ایک تالاب ہے اور اوس کے پاس ایک پہاڑ ہے وہان ایک بندر ہے سکریو نام اوس کی عورت کو اوس کا بھائی لے گیا ہی اوس بھائی کا نام بال ہے آپ اُس کی عورت کو اسکے بھائی سے چھین کر اوسکو دیدیجئے اوسکے پاس زبردست بندرون کا لشکر ہے وہ اونکو بلا کر راون سے لڑیگا اور آپ کی بی بی کو چھوڑا لیگا راجچندر اور لچھمن دونون تالاب کی طرف روانہ ہوئے راجچندر راستہ مین سیتا کو یاد کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے جو درخت اور پہاڑ سامنے آتا تھا اوس سے کہتے تھے بھلا سیتا یہان آئی ہوگی اوس پہاڑ اور اوس درخت سے پوچھتے تہی کہ تجکو کچھہ سیتا کی خبر ہے لچھمن نے راجچندر سے کہا کہ آپ راجہ جسرتھ کے بیٹے ہین اگر ان مختنون کی طاقت نہ تھی تو جسوقت بھرتھ اور سب بزرگ آپ کو بلاتے تھے اوس وقت اون کی نصیحت ماننے چاہیئے تہی اَب وقت بیطاقتی اور بیقراری کا نہین ہے جب آگے بڑھے سکریو آگے بڑہ کر لینے کو آیا اور بڑی تعظیم سے اپنے مکان پر لے گیا اور احوال پوچھا راجچندر بولے کہ میری بی بی سیتا کو راون لیگیا ہے مَین چاہتا ہون کہ لنکا مین جاؤن اور اپنی بی بی کو چھوڑاؤن سکریو نے کہا کہ مجکو بھی یہی حال درپیش آیا ہے میری بی بی کو بھی میرا بھائی بال لیگیا ہے راجچندر بولے کہ مین تیری بی بی کو بال سے چھڑا لونگا سکریو نے کہا کہ اگر آپ یہ کام کرین گے تو

مین سارے لشکر سمیت آپکے ساتھہ رہونگا کہ آپ کی بی بی کو اوس سے چھڑاؤن جاسوسون نے بال کو خبر پہونچائی کہ رامچندر آئے ہین اور سکریو کو بادشاہ بنایا ہے سکر تو بال کے ساتھہ لڑنے لگا آپسمین اتنے لڑے کہ خون مین ڈوب گئے رامچندر پہچانتے نتھے کہ بال کون ہے اور سکریو کون ہی جب ہنونت نے جانا کہ رامچندر بال کو اور سکریو کو نہین پہچانتے ہین سکریو کے پاس ایک کمند تھی کہ وہ بال کی گردن مین ڈالدی اوس وقت رامچندر نے جانا کہ یہہ بال ہے ایک تیر بال کو مارا بال گر پڑا اوسوقت وہ رام رام کہتا تہا اوسوقت رامچندر کو معلوم ہوا کہ بال میرے خالص دوستون مین سے تہا اوس کے مار ڈالنے سے نہایت پشیمان ہوئے

پھر موسم برسات کے آجانے کے باعث سے رامچندر اور لچھمن وہان ٹھہرے رہی اور جب راون سیتا کو لنکا مین لیگیا سیتا نہایت غم مین رہتی تھی سونا اور کھانا چھوڑ دیا تھا دیوون کی عورتین سیتا سے کہتی تھین کہ تو اون سے کیون نہین راضی ہوتی اور چین کیون نہین کرتی سیتا کہتی تہی کہ اپنی خوشی سے تو سوا رامچندر کے مین کسی سے راضی نہین ہون گی راون اچھے اچھے کپڑے پہن کر سیتا کے سامنے آیا اور کہا کہ میری تمام عورتون کی سردار مندوری ہی اب مین دل وجان سے تجکو چاہتا ہون اگر تو تابعدار ہو جاوے تو تیرا رتبہ مندوری سے زیادہ ہو جاوے گا سیتا نے کہا کہ تیرا باپ بسروا نواسہ برہما کا ہے اور زمانے کا پاکیزہ شخص ہے اور تیرا بھائی کبیر بھی نیک بخت ہے سب کو پاک نگاہ سے دیکھتا ہے تو باپ اور بہائی کی راہ چھوڑ کر مجکو بری نگاہ سے دیکھتا ہے پس تو کس راہ سے اپنے تئین حکومت والا کہتا ہے بھلا یہہ درست ہے کہ بادشاہ لونڈی اور لوگون کے گھر والون کی طمع کرین اوسوقت سیتا دامن کو منہہ پر رکھکر ہاے ہاے کرکر روئی اور فریاد اور شور مچایا اس چار برس کی مدت مین راون ہر روز سیتا کو پیغام بھیجتا تھا اور اوس کو فریب دیتا تہا کہ شاید تابعدار ہو جاوے وہ کسیطرح نہین مانتی تہی بعد اوسکے ہنونت سیتا کی تلاش مین لنکا مین پہونچا اور سیتا کے پاس آیا اور سیتا کو رامچندر اور لچھمن کی اور لڑائی کے ارادے کی خبر پہونچائی سیتا نے اپنی پیشانی سے ایک لعل ہنونت کو دیا کہ یہہ لعل رامچندر کو دیجیو کہ میری نشانی رکھے پھر رامچندر نے بال کے بیٹے کو ایلچی کرکے کسیطور پر راون کے پاس بہیجا اور بال کے بیٹے نے راون سے کہا کہ سیتا جو رامچندر کی بی بی ہے تو اوسکو زور سے اور

دغا سے لایا ہی اگر تو سیتا کو ہیجدے تو مجکو تجہسی کچہہ کام نہین ہے اور نہین تو تجکو اور تیرے
لشکر کو ہم تلوار سے قتل کرینگے جب راون سیدھی راہ پر نہ آیا دونون طرف سے
لڑائی کی فوجین درست ہوئین لڑائی مین میگناد جو راون کا بیٹا تھا لگاہ سے غائب
ہو گیا اور ہوا مین چلا گیا وہان سے رامچندر کے لشکر پر تیر پہینکتا تھا رامچندر کی فوج مین
سے بہتون کو قتل کیا اُسکو کوئی نہین دیکہتا تھا جب رامچندر اور لچہمن پر ہر طرف سے
تیر برسنے لگے تو اور بہبکن اور اور بہادر بندر راون کے آس پاس ہوکر نگہبانی کرتے تھے
اور جب اُنہون نے رامچندر کو گہبرایا ہوا پایا سب سرداروں نے رامچندر کو تسلی دے
اتنے مین میگناد نے تیر پہینکا کہ سوا بھبکن کے سب بیہوش ہو گئے بھبکن نے رامچندر
سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تم آور دن کی طرح پر نہین ہو تم اپنے ہوش درست رکھو رامچندر
اوس کی بات سے ہوش مین آئے جس طرح کوئی سوتے سوتے جاگتا ہے بھبکن نے ایک
تیر اوٹھایا کہ اس تیر مین یہہ خواص تھا کہ اگر اُسکو پہینکین تو جو چیز چھپی ہو وہ ظاہر
ہو جاوے رامچندر نے اوس تیر کو لیا میگناد نے جب دیکھا کہ مین چھپا نہین رہ سکتا
ہون اوس جگہ سے ہٹ گیا جب رات ہوئی میگناد نے ایک نیزہ لچہمن کے سینہ پر
پہینکا لچہمن بیہوش ہوکر گر پڑے راجہ رامچندر نے لچہمن کا سر گود مین رکھکر رونا
شروع کیا اور کہا کہ مین اب مرتا ہون کیونکہ اوسکی جدائی سے مر جاؤنگا اور
سیتا میرے فرق مین جان دیگی اور یہہ بندر پہاڑون مین اور مضبوط جگہون مین
پناہ پکڑینگے افسوس بھبکن پر کہ میرے واسطے اپنے رشتہ دارون سے جدا ہوا مجکو
یہ غم ہی کہ اوس کا حال کیا ہوگا دو شخص بندرون مین سے کہ علم طب سی خوب خبردار تھے
اونہون نے لچہمن کے پاس آکر کہا کہ ایک دوا ہے مرت سجیونی اگر اس رات مین سورج
نکلنے سے پہلے اس دوا کو لاوین اور لچہمن کے زخم پر چھڑکین اوسی وقت بحال ہو جاوین
ہنونت اوس کو لایا اور لچہمن کے زخم پر چھڑکا لچہمن اوسی وقت زندہ ہو گئے۔
رامچندر نے ہنونت کی بہت تعریف کی بعد اوس کے لچہمن اور میگناد مین بڑی لڑائی
ہوئی آخر کو لچہمن نے میگناد کو مار ڈالا راون خود لڑنے کو آیا اور اپنے لوگون سے
کہا کہ یہہ لوگ سیتا کے واسطے ہم سے لڑتے ہین اور سیتا کسی طرح تابعدار
نہین ہوتی تو ہم پہلے سیتا کو مار ڈالین تب وہ سیتا کے مار ڈالنے پر مستعد ہوا

سیتا مین یہہ خواص تھا کہ جو کوئی بدنیت سے اوس کے آگے جاتا تھا جب اوس کو دیکھتا
تھا اوس کو اتنی طاقت نہین رہتی تھی کہ اوس سے بدی کرے راون جب اوسکے نزدیک
گیا اوس کا ہاتھہ نہ چل سکا کہ اوس کو قتل کرے انند دیو نے راون سے کہا کہ سیتا صورت
دیوتا کی ہے اوس نے اس بھیس مین ظہور کیا ہے تو ہرگز نادان اور بے عقل مت بن اگر
تجھہ مین کچھہ مردانگی ہے تو اوس کے خاوند کو قتل کر پھر تو جو چاہے اوس سے کر تب اون
خود لڑنے کو آیا اودہر سے دونون شہزادے خود لڑائی کے میدان مین آئے اور اپنی
بہادری دیکھلائی اتنے مین اندر کا پہلوان اندر کے حکم سے ارابہ رامچندر کے پاس
لے گیا رامچندر نے سوچا کہ شاید یہ فریب راون کا ہو بھیکن نے کہا مین سب کام
راون کے جانتا ہون یہہ ارابہ اوس کا نہین ہے آپ اسپر سوار ہون پھر لڑائی مین
راون نے رامچندر پر ایسا تیر پہینکا کہ سردارون کے سوا سارا لشکر رامچندر کا بھاگا
آخر کار رامچندر نے ایک تیر راون کے سینہ پر مارا تو اوسکو ارابہ اور تمام اسباب
سمیت جلا دیا اور اوس کا کام تمام کیا جب راجہ رامچندر راون کو قتل کر کے لنکا
مین گئے سیتا کو دیکھا کہ میلے کپڑون سے خاک مین بھری ہوئی ہے نشانیون
سے پہچانا کہ کسی نے اوس مین دخل نہین کیا ہے اور انند دیو سے بھی اوس کے
پاکی کا حال سُنا مگر آزمانے کے واسطے سیتا سے کہا کہ اگرچہ مین نے تیرے واسطے
اتنی محنت کی اور اتنے لوگ مارے گئے ہین مگر تو دیوؤن کے گھر مین گئی مجھکو
تجھہ سے کچھہ کام نہین سیتا نے جب یہہ سُنا بیہوش ہو کر گر پڑی پھر تھوڑا
ہوش آیا اور اوٹھی اور کہنے لگی کہ مین تمہارے سوا دوسرے کو نہین جانتی
ہون رامچندر نے کہا کہ تیرے اس کہنے سے میرے دل کو تسلی نہین ہوتی مگر یہہ
کہ تو قسم کھاوے کہ تو سچی ہے سیتا اس بات سے خوش ہوئی اور کہا کون سی
قسم کھانا چاہیئے جس مین تمہارے دل کو تسلی ہو راجہ رامچندر نے کہا کہ اگر تو آگ
کے اندر جاوے اور آگ تجھکو نہ جلاوے تب میرے دل کو تسلی ہو بعد اوس کے
آگ بھڑکائی اور سیتا نے آگ کے کنارے پر آ کر کہا کہ اے سورج اور اے چاند اور
اے رات اور دن اور اے آسمان اور زمین اور اے وہ لوگو جو اس مین رہتے
ہو میرے گواہ رہو اگر رامچندر کے بعد مجھکو کسی کا خیال آیا ہو تو مین تم سے

چاہتی ہون کہ اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ آگ مجکو جلا دے پھر وہ آگ کے اندر آئی آگ
اس قدر سرد ہو گئی کہ اوس کی سردی سے بندرون کو ایذا پہونچی اور سیتا آگ
سے سلامت نکلی رامچندر نے سر آگے ڈال لیا اور سنتے تھے کہ لوگ سیتا کو کیا
کہتے ہین سنا کہ سب کہہ رہے تھے کہ سیتا کی پاکی پر رحمت ہو بعد اس کے ہوا آدمی
کی صورت بنکر رامچندر کے پاس آئی اور کہا کہ سیتا جو کچھ کہتی ہے اوسکی طرف سے کسی
طرح پر دل مین برا خیال مت کرو کہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین گنہگار ہو جاؤگے بعد اوسکے
برن جو پانی کا موکل ہے اوس نے بھی حاضر ہو کر سیتا کی پاکی پر گواہی دی پھر برہما
حاضر ہوئی رامچندر اور جتنے لوگ حاضر تھے سب تعظیم اور ادب سے اوٹھ کھڑے
ہوئے برہما نے رامچندر سے کہا کہ برا گمان سیتا پر مت لگاؤ مینے اللہ تعالیٰ سے
مانگا تھا کہ تمکو اللہ تعالیٰ توفیق دیوے کہ راون کے شر کو اللہ کے بندون پر سے
دفع کرو اور سیتا کو راون میری دعا سے لے گیا تھا کہ لنکا مین تمہارے آنے کا یہہ
باعث ہووے اور راون طرح طرح کے عذاب سے مارا جاوے بعد اس کے
راجہ جسرت اپنی صورت مین آئے اور کہا مجکو پہچانتے ہو رامچندر نے جب خوب
طرح دیکھا اپنے باپ کو پہچانا بس باپ کے قدمون پر گر پڑے راجہ جسرتھ نے کہا کہ
اس عورت کی برکت تھی کہ مجکو بہشت مین لے گئی خبردار سیتا پر برا گمان مت کیجیو
مارکنڈی نے جب یہہ قصہ تمام کیا راجہ جدہشتر سے کہا کہ جو محنت راجہ رامچندر پر
آئی ہے تم اوس کی بہ نسبت راحت اور فراغت مین ہو جان لو کہ محنت کے بعد
راحت بھی ہے پھر لکھا ہے کہ رامچندر نے ایک شخص سے کہا کہ لوگ ہم کو کیا کہتے
ہین وہ بولا کہ لوگ کہتے ہین کہ سیتا کو راون پکڑ لے گیا اور رامچندر نے بے تحقیق
پھر اوس کو اپنے گھر مین رکھ لیا یہہ سنکر رامچندر نے سیتا کو نکال دیا وہ حمل سے
تھی اوس کو ایک جنگل مین چھڑوا دیا ایک درویش نے اوس کی خدمت کی اوس سے
دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوئے اون کو سپاہ گری سکھلائی پھر جب رامچندر نے
اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اوس جنگل مین ہو گذرا وہان دونو شہزادے شکار
مین مشغول تھے اونہون نے اوس گھوڑے کو پکڑ لیا اور تمام فوج کو شکست
دی جب راجہ بھرتھ اور لچھمن اور سردار اس گھوڑے کے لینے کے واسطے

فوج لیکر آئے اون دونون بہادرون سے سامنا دکر سکے اور اونکے ہاتہون سے قتل ہو گئے اور راجہ رامچندر بھی اون کے ہاتہون قتل ہوئے اور فوج بھاگی آخر کو سیتا نی دریافت کیا کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تو وہ بہت غمگین ہوئے اور بیٹون کو ملامت کی دوسرے جگہ اون دونون بیٹون کا نام لَوْ اور کش لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ ایک رکھیشر نے دُعا کی اور پانی پڑہ کر سب لاشون پر چہڑکا اوس کی دُعا سے وہ زندہ ہوئے پہر اُن بزرگ نے رامچندر اور سیتا مین صُلح کروانا چاہا سیتا کو نہایت رنج تھا وہ راضی نہ ہوئی تب اون بزرگ نے فرمایا کہ اگر تو نہ مانے گی تو ابہی تجہہ کو بد دُعا دون گا لاچار ہو کر سیتا راضی ہوئی اون بزرگ نے فرمایا اے رامچندر یہہ بات ہمکو بہت بُری لگی تمہاری عقل پر کیا آفت آئی تہی کہ تمنے سیتا کو بے قصور نکالدیا راجہ صاحب سمجھی کہ مجھسے یہہ حرکت بیجا ہوئی سیتا کو نہایت عاجزی اور خوشامد سے منالے گئے اب سمجھنا چاہیئے کہ اس قصّہ مین ہر ہر جگہہ پر ظاہر ہے کہ راجہ رامچندر کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے اور لوگون کے سمجہانے سے سمجھتے تھے بار بار بہت کامون مین عاجز ہو جاتے تھے جب قتل ہوئے دوسرے شخص کی دُعا سے اللہ نے اون کو زندہ کیا بیشک وہ اللہ کے بندے تھے **فائدہ** مسلمانون کو لازم ہے کہ راجہ رامچندر اور کہنیاجی وغیرہ اگلے بزرگون کے بُرا کہنے سے توبہ کرین اور کچھ جو ہندو لوگ یہن یہہ اونکو خدا سمجھ کر پوُجتے ہین ان کی میلون سے اور ان کے تماشون سے اور انکی رسمون سے لاکہون کوس بھاگین۔ یا اللہ جو تیرے بندون کو تجہہ سا سمجھتے ہین اور یہہ سب نشانیان دیکھ بھال کر اپنی جہالت پر اڑے ہوئے ہین اونکو ہدایت دے اور دین محمدی کی راہ پر اون کو قائم کر دے کہ تجھکو اکیلا سب کا مالک جانین اور سب کو تیرا بندہ اور غلام سمجھین یا اللہ ہم سب کو محمدی دین پر ثابت رکھ اور اسی دین پر دُنیا سے اوٹھا آمین یا ارحم الراحمین

راجہ رامچندر کی زبانی محمدی بشارت

شاہ عبدالحق صاحب کانپوری جو مولانا شاہ غلام رسول صاحب کے فرزند ہین اونہون نے حیدر آباد مین مجھہ سے بیان فرمایا کہ دو جوڑہ ندی جو دھ سیان

رام پور اور بریلی کے ہی وہان ایک ہندو تھا جو اپنے علوم کا عالم تھا مینے جوانی کے دنون
مین انھین علمون سے فراغت حاصل کر کے رام پور سے واپس آتے وقت اوس سے ملاقات کی
اور اوس سے کہا کہ کچھہ مجکو آپ سے پوچھنا ہے اوس نے کہا کچھہ دینی بات ہے یا دنیاوی
مینے کہا دینی تب اوس نے اپنی لوگون کو ہٹا دیا اور کہا کہ پوچھئے مینے کہا کہ ہماری حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کہین تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اور یہہ پوچھنا ہمارا اسواسطے
نہین ہے کہ ہمکو معاذ اللہ اون سے اعتقاد کم ہے بلکہ غیر مذہب والا اگر ہمارے دین کی گواہی
دے تو ہمکو ایک لطف زیادہ حاصل ہوتا ہے اوس نے کہا کہ تمہاری عمر تھوڑی ہی جوانی
کا وقت ہی تم سے یہہ بات پوشیدہ نہین رہ سکے گی اور مین اوندنون مین سترہ برس کا
تھا مینے کہا مین تم سے عہد کرتا ہون کہ جبتک تم زندہ رہوگے اور تمہاری زندگی کی
خبر پاؤنگا تو سوا اپنے باپ کے اور اوستاد کے کسی سے نہین کہونگا یہہ بات سنکر اوسنے
کہا اچھا مین تم کو بتلاتا ہون جو ہے بید مین اشارہ ذکر تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کا ہے کہ رامچندر سے کسی نے پوچھا کہ کتنے درجے ہین جن کے طے کرنے سے بندہ اللہ
سے ملتا ہے اونہون نے کہا کہ چودہ درجے اوس نے کہا کہ وہ چودہ درجے آپ نے
طے کیئے ہین رامچندر نے کہا نہین کہا تم طے کروگے کہا نہین ہم اس سے آگے نہین
بڑہینگے جتنے ہین اوس نے کہا کوئی تم سے پہلے گذرا ہے جسنے یہہ چودہ درجے طے
کئے ہین کہا نہین اوس نے کہا کوئی آپکے بعد ایسا ہوگا کہ ان درجون کو طے
کریگا کہا ہان ایک شخص آنے والا ہے وہ یہہ سب درجے طے کریگا مگر اب سے
بہت دور ہے اوس نے پوچھا کہ نام اوس کا کیا ہے رامچندر نے کہا کہ نام اون کا محمدؐ
ہے اوس نے کہا وہ کہان پیدا ہونگے رامچندر نے کہا کہ ایک تھہرون کے ملک
مین پیدا ہونگے اور کھجورون کے شہر مین جاکر رہینگے اور وہین ہی اونکا دین
ساری دھرتی پر پہیلیگا اور جو کچہ وہ کہینگے اللہ وہی کریگا جو انکی دین کو پکڑیگا وہ بیکنٹھ مین جائیگا
اور جو اون کے دامن کو نہ پکڑیگا یا پکڑ کے چھوڑ دیگا وہ نرگ مین جائیگا اوس نے
کہا اون کا لباس اور خوراک کیا ہوگا رامچندر نے کہا اون کی خوراک دودہ اور گوشت
اور شہد اور سرکہ ہے اور پوشاک اونکی دھوتی اور لنگیا ہے اور اپنے دین کے پھیلانے
کے واسطے برچھی اور تلوار کے ساتھہ منکرون سے لڑینگے اور بد دعا سے ملک فتح کرینگے

مَین نے اوس سے کہا جب تم کو ایسی معتبر خبر پہونچی تو تم مسلمان نہین ہو جاتے اوس نے کہا مسلمان ہونا دل پر موقوف ہے مَین نے کہا کہ تمہارے دل پر ہے کہا ہے مَین نے کہا ظاہر کیون نہین کرتے کہا تم بچے ہو اس مصلحت کو نہین جانتے ہو پھر مَین اوس سے رخصت ہوا اور وہ ہندو غدر سے پہلے مر گیا پھر بعد غدر کے دس برس کے بعد میرا گذر اس گانو فتح پور ہنسوہ مین ہوا کہ میری بہن وہان بیاہی تھی وہان ایک شخص کو دیکھا اوسی ہندو کی وضع کا اوس کا نام ستیل تھا اوس سے اوسکا ذکر آیا اوس نے اوسکی تصدیق کی اور یہہ بھی کہا کہ اوس بید مین اس سے زیادہ حضرت صلے اللہ علیہ و سلم کی تعریف ہی اوس نے کچھہ کم تم سے بیان کی اور تعریف اون کی بہت سے یہہ کہہ کر اوس نے بید کی عبارت پڑھی کہ وہ ہماری سمجھہ مین نہ آئی اوس کا خلاصہ اوسنے یہہ بیان کیا کہ پیدا کرنے والے نے اپنا سارا کمال اوسی پر ختم کیا ہے اور کوئے اوتار یا دیوتہ اوس سے آگے بڑھ کر کھڑا نہین ہو سکتا سب اوس سے نیچے ہین یا اللہ تیری اس نعمت کا شکر کس زبان اور کس دل سے ادا کرین کہ ایسے ہی پیارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و سلم کی اُمّت مین پیدا کیا جس کی تعریف ہمیشہ سے ہر قوم کے سیانے لوگ بیان کرتے چلے آئے یا اللہ ہمکو اونکی اُمّت مین داخل رکھیو اور اونکے دین پر دُنیا سے اوٹھائیو آمین یا رب العالمین ۔ ۃ ۔ ۃ ۔ ۃ ۔

تمت

اعلان

ازانجا کہ حق تالیف و تصنیف کتاب بشارت احمدی کا جناب مولوی عبد العزیز صاحب مصنف کتاب مسطور نے معرفت سید محمد تقی صاحب خلف سید بخش علی صاحب بعد اخذ کاپی رائٹ کے راقم کو ہبہ فرما دیا ہے لہذا اہل مطابع و تاجران کتب دیار و امصار کی خدمت مین گزارش ہے کہ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین ورنہ نقصان عظیم اوٹھائین گے کیونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کے رجسٹری ہو چکی ہے ۔

المشتہر سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

فہرستِ کتبِ مصنّف

اس مصنّف کی تصانیف سے اور کتابین بہی ہین بعضی چہپ چکین اور بہت باقی ہین
دین محمدی ۲ جزو کلمہ آمنت باللہ کے بیانمین - ایمان محمدی ڈیڑہ جزو اُن لوگونکی ردمین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور انجیل کو بُرا
کہتے ہین تعلیم محمدی بہت مختصر ایمانکی سکہانیکی تاکیدمین تحفہ محمدی ایک جزو نکاح کیوقت ایمان کے کلمی ترجمہ سمیت یا فقط ترجمہ پڑہانے
کی تاکیدمین رسالہ ردکفر ۱ ورق کفر کی باتون کے ردمین مولود شریف دس جزو اسمین اصول ایمان کا صاف صاف بیان ہے
قصیدے اور غزلین حضرت صلے اللہ علیہ سلم کی تعریف مین مسمّیٰ بہ نیّر محمدی ساڑہے تین جزو صلح المومنین ۲ جزو اسلامی فرقونکی صلح
کی تاکیدمین پیغام محمدی اسمین بیانمین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ سلم پر اللہ نے قرآن پاک کس طرح اوتارا اور آپنے اللہ کے
پیغام خلق پر کیونکر پہونچائے پچاس جزو اسکا حصّہ اوّل ساڑہے ۱۲ جزکا چہپ چکا ہے دوسرا حصّہ باقی ہے بشارات محمدی ۲ جزو
توریت اور انجیل سے محمدی بشارتونکی بیان ہین - وہ کتابین جو ابہی نہین چہپین وہ یہ ہین رسالہ حفاظت قرآن [illegible]
کی ایک کتاب کی جواب مین رسالہ عصمت محمدی ۲ جزو ایک پادری کی جواب مین تعظیم التورات والانجیل ۲ جزو اسمین بیانمین کہ کہین کہین تحریف ہو
ساری کتاب نہین بدلی گئی ان کتابونکی تعظیم بدستور باقی ہے جیسا کہ مولانا محمد امین شامی نے درمختار کی شرح مین بیان فرمایا اعجاز مسیحائی ہے
اسمین قرآن اور حدیث مین سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انکی حواریونکی تعریفین جمع کی ہین آئینہ سکندری نو یا دس جزو اسمین بیان
ہین کہ قرآن مجید مین جو ذوالقرنین بادشاہ کا ذکر ہے اوس سے مراد حضرت سکندر رومی ہین اس بات کو بہت روایتون سے ثابت کیا ہے
رد نیچری ۹ جزو شرح تقویت الایمان اس کتاب کے ماننے والے کہتے ہین کہ اول سے آخر تک ہر قول مصنف کا آیت حدیث ہے اور منکر کہتے ہین کہ
اول سے آخر تک سب غلط ہے اس شرح مین ایسے قول کا ذکر کر صحیح باتونکی تقویت کی ہے اور غلط باتونکی غلطی ثابت کی ہے رد شرک پندرہ جزو چہپ چکی مین ابہی
کچہ مضمون باقی ہے اسمین چہوٹے اور بڑے شرک کا ذکر ہے اور جن باتونمین شرک نہین ہے اور زبردستی لوگ اوسکو شرک سمجہتے ہین اُن
باتونکا بہی بیان ہے مذہب ابو حنیفہ رح بڑی بڑی ۸ جزو اسمین امام ابو حنیفہ کا کلام اور اونکے شاگردونکا کلام اور انصاف والے حنفیونکا کلام جمع
کیا ہے تجلّی رحمانی اس آیت کی بیانمین کہ الرحمن علی العرش استوی کے ٹہیک معنی جو جناب محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ
الطالبین مین ارشاد فرمائے ہین اسکے موافق بڑے بڑے اولیا کا کلام جمع کیا ہے معجزۂ محمدی تیس جزو کی قریب ہو چکی ہے ابہی بہت مضمون
باقی ہے [illegible] اور نظر بد کا ثبوت قرآن اور حدیث سے اور انکا علاج بہی قرآن و حدیث سے اور صحابون اور مجتہدون اور اولیا کے کلام
سے بیان کیا ہے حج مقبول یہ رسالہ چہوٹا سا ہے جو بیس جزو کا ہے اسمین یہ بیان ہے کہ جناب سرور عالم صلعم ارکان حج کی کسطرح ادا فرمائے اور کیا کیا دعا
[illegible] بیان فرمائی وسیلۃ الرزق یہ رسالہ چہوٹا سا ہے اسمین اوس رسالہ کا ترجمہ کیا ہے جسمین مولانا جلال الدین سیوطی رح نے وسعت رزق کے دعائین
جمع کی ہین فضیلت فاطمہ ۱۲ جزو اسمین حدیث کی سندی کتابونسے احوال جناب سیدۃ النساء علیہا السلام کا اور آپکے فضائل کا بیان ہے - فضائل
علی ۱۰ جزو اسمین ایک شخص کا جواب ہے جسنے جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے سخاوت اور شجاعت اور شب بیداری وغیرہ فضائل کا انکار کیا ہے
شہادت حسین [illegible] جزو اسمین احوال شہادت کا ابن کثیر محدث کی کتاب سے اور ابو مخنف کی کتاب سے اور اور محدثین کی کتابوں سے لکہا ہے شمشیر محمدی
اسمین احوال [illegible] سالار مسعود غازی اور جناب معین الدین چشتی رح اور جناب سید اشرف جہانگیر رح کی جہاد ظاہری اور باطن کا بیان ہے جس سے ملک ہند

اشتہار

معیار الہدیٰ یہ کتاب مستطاب بجوابِ اظہار الہدےٰ مصنفہ خانصاحب جہانگیر خان جیو کے جناب زبدۃ الحکماء و خلاصۃ الاطباء فخر المتکلمین سالکِ مسالکِ ہٰذا بین مقبول بارگاہِ لم یزلی جناب حکیم السیّد افتخار علیصاحب دامت فیوضہم نے کمال متانت و ذہانت اور تحمّل و وقار کے ساتھ تحریر فرمائی ہے حتی المقدور صبر و شکیبائی کو باتباع ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھ سے نہین دیا گو صاحبِ اظہار الہدےٰ نے جنابِ فاطمہ زہراؑ دخترِ رسول خدا صلعم کو معاذ اللہ کافرہ تک لکھا ہے ہان بعض مواقع پر بقول آنکہ۔ کلوخ انداز را پاداشِ سنگ است۔ بدین خیال کہ حضرت خانصاحب عجز پر محمول نفرمائین۔ جواب ترکی بترکی دیا ہے تاکہ یہ مقولہ بھی صادق آجائے۔ اے ترکِ من مناز کہ ترکی تمام شد۔ یہ کتاب ولایتی کاغذ پر کمال صحت و صفائی سے چھاپی گئی ہے با اینہمہ قیمت صرف دسؔ آنہ قرار پائی ہے اِس کتاب مین کتب متقدمین فریقین سے جا بجا حوالے دیگئے ہین تحقیقِ انیق مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا گیا جن صاحبونکو مناظرہ کی کتابون کے ملاحظہ کا شوق ہو اُن صاحبان کی بصیرت اور آگہی واسطے نہایت ہی عمدہ اور بے نظیر دستور العمل ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ جسوقت منصف مزاج ملاحظہ فرمائینگے خود بخود دادِ انصاف دینگے بقول آنکہ۔ **مصرع**

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دل آرام را

المشتہر

سید علی حسین مالک مطبع۔ یوسفی شہر دہلی

Author
Title
C3 .A1

3343996